ھو العزیز

مناظر کارزارِ طرابلس باتصویر

یعنی

وودِی ٹرکس اِن ٹریپولی

کا

مکمل اور بامحاورہ اردو ترجمہ

مترجمہ

جناب منشی محمد عبد اللہ خان صاحب

رئیس خورجہ ممالک متحدہ

باہتمام خاکسار فضل حسین بماہ نومبر ۱۹۱۲ء

ہلالی پریس دار الخلافہ دھلی میں چھپا

بار اول

قیمت فی جلد ۱۲

تمہید از مصنف

اس سیدھی سادی تصنیف کا بڑا حصہ ایسی حالتون مین تحریر کیا گیا ہے جبکہ عربی کیمپ کے اونٹون اور آدمیون وغیرہ
کے شور و غل کی وجہ سے سکون طبیعت حاصل نہونے کی حالت مین مجھے اپنے چھوٹے سے عربی
خیمہ پر ٹھہرنے کا تھوڑا بہت وقت میسر ہو جاتا تھا اور کبھی کبھی سواری اور پیدل دونون صورتون کے
طولانی سفرون کے اثنا رمین اس کتاب کو لکھنا پڑا ہے جو پہلے سے بھی زیادہ پریشان حالت مین تحریر کیا جانا
متصور ہو سکتا ہے مزید بران میرے دامان طرابلس چھوڑنے کے بعد کچھہ عرصہ تک وامن گیر رہا اور کوئی
پرسکون موقعہ اس کتاب کی تصنیف کے متعلق نصیب نہو سکا حتی کہ نظر ثانی پروف بھی بیرون از امکان
ہوگئی ظاہر ہے کہ ایسی صورتون کی کوئی تصنیف بحیثیت ادبی دعوی وقعت نہین کر سکتی لیکن صرف
اس غرض سے یہ کتاب ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے کہ اگر ان کو کوئی جھلک ان امیدون - وقتون اور
کامیابیون کے متعلق محسوس ہو جو انصاف کی خاطر ہر ایک امکانی شریفانہ قربانی پر کمر بستہ
قلیل التعداد مگر کثیر الشہامت فوج سے وابستہ ہین تو مجھے میری محنت کے ضایع نہ جانے پر اطمینان ہو جائیگا
میرا ذاتی تجربہ مدافعت کی لائنون اور ان قصبات تک محدود ہے جو سر دست ترکی مقبوضات مین داخل
ہین اور ان اطلاعون کی بابت جو سرچ لائیٹ سے منور ہونیوالے حصہ زمین کے متعلق مجھے حاصل ہوے
ہین مین اخبار ٹیمس اور دوسرے اخبارات کا جو میدان جنگ مین بھی داخل اسباب دلبستگی رہے و نیز اڈیٹران
اخبارات متذکرہ کا ممنونیت کیساتھ شکر گذار ہون جنگ ہنوز ابھی پہلی ہی منزل پر جاری ہی لہذا غیر مناسب ہے کہ ترکی
افواج کے رجحان طبیع تعدادا رادون اور تدبیرون کے متعلق اپنے طرز عمل کے خلاف کوئی ایسا اشارہ کیا جائے
جسکے بنظر احتیاط میدان جنگ سے بھیجے ہوئے خطوط مین بھی حذف کیا گیا ہو۔ مگر اسکے ساتھہ ہی استدر عرض کرنیکی
جرأت پر آمادہ نہین ہون کہ ترک صدمقامات کے حالات اور ان واقعات سے بالکل بے خبر نہین ہین
جو ان کے زیر اثر ملکون سے باہر واقع ہوتے رہتے ہین۔

ای - این - بی - (مصنف)

معذرت مترجم

سب سے بڑا نقص یا کمی اس ترجمہ مین یہ ہے کہ بجائے ایک کے دو شخصون نے اردو مسودہ صاف کیا ہے۔ چنانچہ یہ دورنگی صاف نمایان ہے گو ناظرین کو اس سے مطالعہ مین کوئی دقت محسوس نہین ہوسکتی تاہم کسی کتاب مین اس قسم کی کمی ضرور قابل گرفت ہے ناظرین معاف فرمائینگے۔ جب انھین یہ معلوم ہوگا کہ یہ فروگذاشت محض بدینوجہ قصداً عمل مین لائی گئی ہے کہ جہان تک ممکن ہو اس ترجمہ کو جلد شایع کیا جائے۔ کیونکہ بصورت تاخیر ناظرین کو مطالعہ سے وہ لطف حاصل نہین ہوسکتا جو ہر ایک چیز کے برمحل تازہ ترین حصول سے مخصوص ہے بہرحال آیندہ اڈیشن مین اس نقص کے بھی دور کرنے کی کوشش کیجائیگی مین اپنے مکرم جناب **ایاز محمد خان** صاحب کا کسی طرح شکریہ ادا نہین کرسکتا جنہون نے کمال بے غرضی سے اپنی اہلیہ صاحبہ کی دیرینہ تیمارداری اور خود اپنے جسم پر آپریشن کرانے کی پریشان کن حالتون مین میرے مسودے کو شاندار بنانے مین بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے مقرر کو تردگلو اور مصنف مترجم یا مؤلف کو عدیم الفرصتی اور غیر ولجمعی کی بسا اوقات شکایت ہوتی ہے چنانچہ مجھے بھی کم فرصتی کی واقعی شکایت ہے علاوہ ازین چونکہ مجھے ترجمہ کرنیکا پہلا اتفاق ہے لہذا اجنبیت اور ناواقفیت بھی قابل سماعت عذر ہین۔

احقر

عبداللہ خان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

بعض واقعات موجودہ اور ممکنات آئندہ

یہ تقریباً ناممکن ہے کہ اس چھوٹی سی کتاب مین موجودہ جنگ اٹلی وٹرکی کے وجوہات کی نسبت کسیقدر مفصل بحث کیجا سکے۔

تاہم یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت سے فرانسیسیون نے ٹیونس پر قبضہ کیا اوسی وقت سے اطالیون نے بزعم خود اپنے آپ کو ولایت طرابلس کا آخری قابض وحقدار سمجھنا شروع کردیا۔

کرسپی سابق وزیر اعظم اٹلی یہ دیکھکر کہ سلطنت جمہوریہ فرانس نے ایک ایسے صوبہ مین جہان بہ نسبت فرانسیسیون کے اطالیون کی تعداد زیادہ ہے اپنی حکومت قائم کر رکھی ہے نہایت بیچین ہوا اور طرابلس الغرب پر

قبضہ کرنے کے لیے طرح طرح کی تدبیرین کرنے لگا اگر اس کی وزارت چند ماہ اور قائم رہتی تو یہ جنگ آج سے بیس سال قبل شروع ہوگئی ہوتی ۱۸۵۷ء مین بمقام آزبرن نپولین سوم شہنشاہ فرانس نے اثنار گفتگو مین سے کہا تھا کہ طرابلس الغرب کا کچھ حصہ سارڈینیا[۲] کو دیا جا سکتا تھا۔

بعدازان جب کریسپی کو موقع ملا تو اُس نے بہت کوشش کی کہ دول عظام اٹلی کے حقوق کو طرابلس مین تسلیم کرین۔

فرانس کی سرپرستی ٹیونس کا اعلان ایک ایسا امر تھا جس نے کریسپی کی امیدون کو کم اور خوف کو زیادہ کر دیا کہ مبادا سلطنت جمہوریہ اپنی الحاقی کارروائی کو شمالی افریقہ مین زیادہ وسعت دے کر بحر متوسط کو فرانسیسی جھیل نہ بنا لے بعض اقتباسات جو کریسپی کی خط و کتابت سے اخذ کیے گئے ہین وہ کریسپی کی اُمیدون اور اندیشون کو نہایت وضاحت سے ظاہر کرتے ہین مثلاً وہ اطالین سفیر متعینہ برلن کو لکھتا ہے کہ اب جبکہ ٹیونس مین فرانسیسی اثر متحدہ فوجون کی مخالفت کے بغیر قائم ہو گیا ہے تو ہمارا طرابلس پر قابض ہونیکا ارادہ ایسی مشتبہ حالت مین زیادہ عرصہ تک ملتوی نہین رکھا جا سکتا۔ اس لیے ہمکو ایسے وسائل معلوم کرنے چاہئین جن کی وجہ سے ٹیونس پر فرانس کا کامل اقتدار قائم نہ ہوسکے یا ایسے انتظامات کیے جانے چاہئین جن کی رو سے طرابلس الغرب کے ہم بلاخدشہ مالک بنجائین۔ کیونکہ صرف یہی ایک صورت بطور قابل اعتبار ضمانت کے ایسی ہوسکتی ہے جس کے ذریعہ سے آئندہ فرانس کی بری و بحری قوت کی ترقی مین مزاحمت کیجا سکے۔

سلہ[۱] مراد بہ شوہر ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصرہ ہند ۱۲ سلہ[۲] مراد بہ سلطنت اٹلی ۱۲

کرسپی نے لارڈ سالسبری وزیر اعظم برطانیہ کو بھی لکھا کہ سرحد طرابلس پر فرانس کی دست دراز کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت جمہوریہ طرابلس پر بھی قبضہ کرنے کے لیے تلی بیٹھی ہے ایسی صورت مین ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم طرابلس پر پیشتر اسکے کہ فرانس اور کوئی مزید کارروائی کرے قابض ہو جاوین تاکہ بائیزرٹا سے اٹلی یا برطانیہ عظمی کو کوئی خدشہ باقی نہ رہے۔

اس کا جواب اطالین سفارتخانہ لندن کی معرفت دیا گیا یور ایکسیلنسی کی تحریر نے لارڈ سالسبری پر گہرا اثر کیا ہے چنانچہ مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ مین بذریعہ تار اطلاع دون کہ جب بحر متوسط مین جلد یا بدیر کسی تبدیلی کا وقت آوے تو طرابلس پر اٹلی کو بطور لازم قبضہ حاصل کرنا چاہیے۔ مگر لارڈ موصوف آپ کے اس خیال سے متفق نہین ہین کہ قبضہ کرنے مین عجلت سے کام لیا جاوے کیونکہ انکا خیال ہے کہ طرابلس پر قبضہ کرنیکا وقت ابھی تک نہین آیا ہے چنانچہ وہ آخیر مین کہتے ہین کہ اٹلی کی گورنمنٹ طرابلس کو حاصل کرے لیکن اُس شکاری کو جو بارہ سینگے کا شکار کرنا چاہتا ہے اُسوقت تک صبر سے انتظار کرنا چاہیے جب تک کہ شکار پورے طور پر بندوق کی زد مین نہ آجاوے ایسی صورت مین عموماً شکاری کامیاب ہی ہو جاتا ہے ورنہ کم سے کم شکار زخمی ہوئے بدون نہین بچ سکتا۔

یہ بات نہین بھولنی چاہیے کہ جب کرسپی اور اُس کے ہم نوا دوست باہم یہ مشورے کر رہے تھے اُسوقت سلطنت عثمانیہ کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی اور ٹرکی کا بڑے سے بڑا دوست بھی سلطنت کے جلد پُرزے پُرزے ہو جانے کی علامات بین طور پر دیکھ رہا تھا اور یورپ مین مرد بیمار

۱؎ نام بندرگاہ تیونس جو بحر متوسط پر واقع ہے ۱۲

کی میراث کی تقسیم قریب تر دکھائی دے رہی تھی اس حالت مین شمالی افریقہ کی
دُور اُفتادہ ولایت قدرتی طور پر یورپین صوبجات سے پہلے حصہ بخرے
ہو جانے والی متصور ہو سکتی تھی گزشتہ چند سالون مین ترکون کی ترقی نے
دُنیا کو حیران کر دیا ہے ۱۸۹۷ء مین باب عالی نے یونان کی جنگ اور
دوسری ضروریات کی سرانجام دہی کے لیے باوجود استبدادی حکومت کے
پانچ لاکھ سپاہی ایسی سہولیت اور خاموشی سے جمع کر لیے کہ یورپ کی دوسری
سلطنتین حیران رہ گئین۔ اور اب تو سلطنت عثمانیہ کا فوجی بازو اسقدر زبردست
ہے کہ جس کی قدر ہر ایک شخص کو سنجیدگی سے کرنی چاہیے۔ علاوہ ازین نیابتی
گورنمنٹ پوری قوت سے قائم ہو چکی ہے اور باوجود بہت سی دقتون اور چند
بُرے نتائج پیدا کرنیوالی غلطیون کے ایسی اصلاحات عمل مین لائی جا چکی
ہین جنکا اثر دور تک پہونچنے والا ہے۔ یورپ کے اعلی محسوسات نے
ترکی رجال سیاست کی شریفانہ کوششون کو قدر کی نگاہون سے
دیکھا ہے اور اسوقت تُرک ہر طرح تعریف اور حوصلہ افزائی کے مستحق ہین
مگر عین اُسی وقت مین جبکہ ترک ترقی کا پہلا مرحلہ طے کر چکے تھے یورپ کے
سیاسی حلقون نے اُن کے مقبوضات مین سے بوسینیا اور ہرزیگونیا
ہضم کر کے اُن کے مفید اصلاحات کو بیکار کرنے کی کوشش کی اور اسی
ضمن مین اٹلی کو اسکے بے شرمانہ ڈاکہ طرابلس مین بڑھا دیا گیا ہے ایک ترکی
افسر نے مجھسے کہا کہ عین اُسیوقت جبکہ ہمنے اصلاح کی تحریک کو آگے بڑھایا
یورپ نے اُسے کمزور کرنے کی کوشش کی۔ یورپ مچہ کا پیدا ہوتے ہی۔

ل یہ وہ دو صوبے ہین جنھین سلطنت آسٹریا نے اپنی سلطنت مین ل سلطان عبدالحمید خان
کے عزل کے بعد ملحق کر لیے ہین ۱۲

گلا گھونٹنا چاہتا ہے اور اُسکو کوئی موقع ترقی کرنے کا نہین دینا چاہتا۔

اٹلی نے جنگ جاری کرنے کے لیے جو کمزور بہانے پیش کیے ہین میرے نزدیک اُنپر بحث کرنا ہی بیکار ہے۔ گو ہماری فارن پالیسی کم و بیش ہموار و مسطح ہے مگر انگریزی ٹیکس دہندہ بھی انگلستان کے تعلقات خارجہ کی نسبت اُس سے زیادہ واقفیت نہین رکھتا جو شام کا ایک جاہل کاشتکار باب عالی کی تجاویز کے متعلق رکھتا ہے۔ مگر ہم یہ کہے بدون نہین رہ سکتے کہ دول یورپ جس مین برطانیہ عظمٰی بھی شریک ہی صرف اٹلی کے قابل نفرت ارادون سے آگاہ ہی نہین تھے بلکہ خاموشی کے ساتھ اُسے اس ناپاک کام کی جرأت بھی دلائی گئی۔

یہ خیال کس قدر بدنما ہے کہ برٹش فارن آفس جس کو ایک لیبرل گورنمنٹ کی ماتحتی کا فخر حاصل ہے اس بین الاقوامی ڈاکہ کو جس سے نوے فیصدی آبادی نے نفرت کا اظہار کیا ہے بغیر کسی عذر و معذرت کے پسندیدہ نگاہون سے دیکھتا ہے۔ اسپارہ مین کاؤر[1] کا بیان کس قدر قابل قبول ثابت ہوتا ہے۔ جیساکہ اُس نے ایسے موقون کے واسطے کہا تھا کہ ہم سلطنت کی خاطر ایسے افعال قبیحہ کے مرتکب ہو جاتے ہین جن کو اپنی ذات کے واسطے بھی کبھی کسی حالت مین گوارا نہین کرسکتے۔

عہدناموں کی نسبت کچھ نہین کہا جا سکتا جو آج کل صرف اس غرض سے مرتب کیے جاتے ہین کہ جب وہ مقاصد مین حارج ہوتے ہوئے پائے جائین تو اُس سلطنت کے ہاتھ سے چاک کرد یئے جائین جو دست درازی

[1] اطالوی مدبر پیدائش ۱۸۱۰ء وفات ۱۸۶۱ء

کرنے پر آمادہ اور شرائط کے توڑنے کے واسطے کافی مضبوط ہو۔

۹ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو اٹلی کی پارلیمنٹ کے اجلاس مین مارکوئس سان گیولی سنیے وزیر خارجہ اٹلی نے ایک سابق وزیر خارجہ کی تقریر کو دُہراتے ہوئے بیان کیا کہ اٹلی کی ہمیشہ سے یہ پالیسی رہی ہے کہ نہ صرف یورپ مین بلکہ افریقہ مین بھی سلطنت عثمانیہ کی مضبوطی کی پاسداری کرے اور یہ پالیسی جن وجوہات کی بنا پر قائم کی گئی ہے اور جن کا اظہار میرے پیشرو نے کیا تھا اُن مین اب تک کسی قسم کی تبدیلی واقع نہین ہوئی ہے مگر تعجب ہوتا ہے کہ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو یعنی صرف سولہ ہفتہ بعد اُسی ایماندار وزیر نے اپنی دھوکا دینے والی تقریر کے خلاف ترکی کو بدین مضمون اعلان جنگ دیا کہ اٹلی کا پاک ارادہ صوبجات طرابلس و برقتہ الحمرا پر قبضہ کرنے کا ہے۔

آخیر سہ ماہی سنہ ۱۹۱۱ء کی ابتدا کو جنگی امتیاز ملنے کے اسباب مین علاوہ اُس دیرینہ آرزو کے جو زیادہ مستقل طور سے کرسپی کے زمانہ سے اہل اٹلی کو بطور سیاسی میراث کے ملتی چلی آتی تھی۔ اور چند امور بھی شامل تھے ایک طرف نو کنسرویٹو فرقہ اور طبقہ امرا سات کے خواہشمند تھے کہ گلیولٹی کی گورنمنٹ کی توجہ سوشیل ریفارم کے محتاج توجہ پروگرام سے ہٹا کر کسی دوسری جانب منعطف کرائی جا سکے چنانچہ شروع جنگ سے اب تک اٹلی مین سرکاری بیمہ اور پارلیمنٹ مین عام رائے کو وزن دار بنانے کے متعلق کوئی چرچا نہین سُنا جاتا۔

دوسری طرف پبلک کی اڈووا کا داغ بدنامی مٹانے کی شرمسارانہ خواہش مثل ہماری اُس ننھی سی آواز کے مشتعل تھی جو ہمنے لا مذہبی آ

لہ موجودہ وزیر اعظم اٹلی ۱۲ ہے اصلاح تمدن ۱۲ سے براعظم افریقہ مین ملک حبش کا ایک شہر ۱۲

طریقہ سے مجبور کے واقع کا بدلہ لینے کے لیے بلند کی تھی اس پر طرہ یہ ہے کہ ہمنے سوڈان کا بدلہ سوڈان سے لینا چاہا تھا لیکن اطالیون نے ابی سینیا کی کلونس کو طرابلس کے خون سے دہونے کی کوشش کی ہے۔

اور اسی موقعہ پر مہاجنوں نے طرابلس کے مفروضہ مال و دولت کے متعلق حریصانہ مقاصد کو چھپاتے ہوئے حب الوطنی کا اظہار کیا۔

طرابلس کی معدنی دولت اور زراعتی ذرایع آمدنی کی اٹلی مین بہت کچھہ تعریف کیجاتی ہے اور اس مضمون پر اٹلی کے اخبارون نے سالہا سال تک خامہ فرسائی کی ہے۔ اٹلی مین سب سے زیادہ ہر دل عزیز گیت جو گایا جاتا ہے وہ خوبصورت طرابلس کے نام سے مشہور ہے فی الحقیقت ایسے غیر آباد حصص اور بنجر کے بڑے بڑے قطعات رکھنے والے ملک کے لیے جیسے کہ طرابلس کے اندرون ملک مین واقع ہین خوبصورتی ہی ایک ایسی صفت ہے کہ ملک کو عزت دلانے کے لیے اس سے زیادہ اور کوئی موزون صفت نہین مل سکتی۔ مگر جنگ کا بخار اترتے ہی عام طور پر معلوم ہو جایگا کہ اٹلی کی آبادی کو شمالی افریقہ کی دولت کے باب مین مبالغہ آمیز حکایات کے ذریعہ سے بڑی بیدردی کے ساتھہ دہوکا دیا گیا ہے جیسا کہ اسوقت بھی علامات سے ظاہر ہو رہا ہے کیونکہ آبادی کے عقلمند حصہ نے ایسا ہی محسوس کرنا شروع کر دیا ہے۔

طرابلس کی دولت کے بارہ مین عام طور پر جو بیانات شایع کئے گئے ہین اُن مین سے مثال کے طور پر ایک طویل مضمون کا جو ۷، ۸ جنوری کو اٹلی کے اخبار موسومہ گیورنیل ڈی سیسیلیا مین شایع ہوا ہے ہم اقتباس پیش کرتے ہین۔ اِس کا مصنف سینٹر ڈی فیلس ہے جو پارلیمینٹ کا ممبر

سلہ جنوبی افریقہ مین نٹال کے شمال و مغرب مین ا سن نام کا ایک پہاڑ ہے جہان بوئرون نے انگریزون کو شکست دی تھی ۱۲

ہونے کے علاوہ مسلی کے مشہور فرقہ اشتراکیہ کا ممبر بھی ہے اور جس کے حملہ اورانہ جنگ کے جوش نے تمام سچے اشتراکی ممبروں کو نفرت آمیز حقارت سے بھر دیا ہے۔

حسب بیان مصنف سینٹر ڈی فیلس اور اُس کے تین دوست گذشتہ جنوری میں طرابلس پہونچے تاکہ زمین کی قوت پیداوار اور ترقی زراعت کے متعلق تحقیقات کریں اس ڈیپوٹیشن میں سینٹر ڈی فیلس۔لانگی۔گلونی۔ اور بولوگ نیسی شریک تھے جن میں سے کم سے کم دو شخص فرقہ اشتراکیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔سینٹر ڈی فیلس کے یقین دلانے کے مطابق ڈیپوٹیشن کے اور ممبروں نے بھی اپنا پورا پورا اطمینان ظاہر کیا کہ زراعت کی ترقی طرابلس میں کامیاب ثابت ہوگی۔چنانچہ یہ بھی جنگ کے طرفدار فرقہ کا ساتھ دینے کے لیے ہر طرح امادہ ہوگئے۔لیکن جنگ کے اخلاقی پہلو کی نسبت اپنے آپ کو غیر مکلف سمجھتے ہوئے فرقہ اشتراکیہ کے یہ عجیب ممبر بھی صرف اس اصول پر کاربند تھے کہ جنگ کے نتائج سے کیا مادّی فائدہ حاصل ہوگا؟ ایسی صورت میں کس قدر مشکل ہے کہ ان ممبروں کے اُس تیقن کی نسبت جو اُن کو فرقۂ اشتراکیہ کے عقائد کے متعلق ہے کوئی نیک رائے قائم کیجائے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس طریقۂ تحقیقات کی نسبت بھی جس سے اس ڈیپوٹیشن کو طرابلس کی زرخیزی کی نسبت اطمینان ہوا ہے کچھ عرض کیا جائے شکر کی جگہ ہے کہ اطالیوں نے جس ملک کے الحاق کا ارادہ کیا

۱؎ اشتراکیہ وہ فرقہ ہے جو دولت اور محنت کی منصفانہ تقسیم کا خواہشمند اور مساوات وانصاف کا سختی سے جانب دار ہے ۱۲

ہے اُس کا بہت ہی تھوڑا حصہ ان ممبرون کو چہل قدمی کے لیے میسر آیا اولاً ممبران ڈیپوٹیشن سیدھی مصری گئے اور اپنی خندقون سے تھوڑی دور آگے بڑھکر ریتیلے میدانون کا ملاحظہ کیا۔ اور اپنی گاڑی ہی مین سے اوچک اوچک کر آنکھین پھاڑنی شروع کین تاکہ دور تک نظر سے کام لے سکین اور انھون نے اُن ناہموار میدانون مین جسے اپنی تحریر مین ہموار بیان کیا ہے عجیب وغریب چیزین دیکھین مین بذات خود اُن گھاس دار جنگلون سے واقفیت رکھتا ہون ان وسیع خطون مین اٹھارہ انچ اونچی بکثرت ایک خاص قسم کی گھاس پیدا ہوتی ہے جسے اونٹ بھی بجز اُس حالت کے کہ بھوک سے اس کی جان نکل رہی ہو کبھی نہین کھاتا۔

ان عجیب وغریب اشیاء کے ملاحظہ کے بعد ممبرون نے آب رسانی کے سوال پر توجہ کی اور انھین اپنے رہنما سے معلوم ہوا کہ پانی کی قلت نہین ہے نخلستان مین ہر ایک عرب کے مکان مین کنوان ہے اور اس ضلع کے باہر قدرتی طور پر برسات کی کمی کا عوض شبنم کی کثرت سے ہوتا رہتا ہے اس احمقانہ بیان کے علاوہ ایک اور امر بھی ہے جسکی بنیاد پر وفد کا بظاہر اُس ملک کی آب رسانی کے متعلق اطمینان ہوگیا جو اٹلی سے پانچ گنا زیادہ وسیع ہے اور وہ امر یہ ہے کہ طرابلس کے نخلستانون مین پانی بافراط ہے اور پانی کے بے مثل ذخیرے موجود ہین کیونکہ گھاس دار جنگلون اور چٹانون کا پانی اُن بہت سے چکنی مٹی کے قطعات پر جانب سمندر بہتا ہوا پایا جاتا ہے جو اطراف شہر مین واقع ہین سینڈ ڈی فیلس پانی کی کثرت اس امر سے بھی ثابت کرتے ہین کہ الجیریا مین اوسط پیمانے والے کنوئون سے ایک منٹ کے اندر ایک لاکھ تیرہ ہزار رطل پانی حاصل کیا جاسکتا ہے

ف مساوی ہے ایک لاکھ تیرہ ہزار رطل کے۔ رطل ½ سیر کا ہوتا ہے۔

وہ اس موقعہ پر استثنا کو بالکل نظر انداز کر گئے ہین کہ شمالی افریقہ کا وہ حصہ جسمین مراکو ٹیونس اور الجیریا شامل ہین طبعی طور پر طرابلس سے مختلف ہے طرابلس صحرائے لیبان کے ایک کنارہ پر واقع ہونے کی وجہ سے اُس کی عام حالتون سے موثر پایا جاتا ہے چنانچہ بخلاف اسکے علم حیوانات کے ماہرون کے بیان کیمطابق کہا جاسکتا ہے کہ مراکو ٹیونس اور الجیریا اُسی سطح مین شامل ہین جس مین یورپ واقع ہے۔

میرے بیان کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ مراکو ٹیونس یا الجیریا کی بارش کا اوسط بیس انچہ سے چالیس انچہ تک ہے اور فرانسیسی سفیر متعینہ بنغازی کے سرکاری بیان کے مطابق برقتہ الحمرا مین جو طرابلس کا سب سے زیادہ زرخیز صوبہ ہے بارش کا اوسط گیارہ انچہ سے بھی کم ہے تاہم سینزڈی فیلس نے اپنی تحقیقات کے نتیجہ کو ایک دلکش تار مین اس طرح پر ادا کیا ہے کہ ریگستان کی ہمنے جانچ کی اور اسے قابل کاشت پایا۔

میرے نزدیک سینزڈی فیلس کی پارٹی کی تحقیقات جو طرابلس کی زمین سے تعلق رکھتی ہے الائس کی عجائباتی سرزمین سے زیادہ وثوق نہین رکھتی جب سے فرانس کا ٹیونس پر اقتدار قائم ہوا ہے اسوقت سے طرابلس اٹلی کے لیے نابطہ[1] کے انگور کا باغ ہو رہا ہے۔

متواتر تیس سال سے اسبات کی کوشش کی گئی ہے کہ جس طرح ممکن ہو ولایت طرابلس کی زرخیزی کے تیقن کو عام طور پر مستحکم کیا جاوے مسلسل یکے بعد دیگرے

---

[1] ملک فلسطین مین بیت المقدس سے ۴۵ میل شمال کی طرف ایک شہر آباد تھا جو خاندان اہب کے ماتحت اسرائیلیونکا دارالخلافہ تھا یہان ایک شخص نابطہ نامی رہتا تھا جس کے پاس علاوہ جائداد کثیر کے ایک انگورستان بھی تھا بادشاہ وقت نے نابطہ کو قتل کر کے اسکے مال و انگورستان پر قبضہ کر لیا۔ ۱۲

ایجنٹون نے عموماً طرابلس اور خصوصاً برقتہ الحمرا کے متعلق شاندار کیفیتین شایع کی ہین جو سب فرضی ہین۔ کیونکہ بقول ڈاکٹر گیبری گوری طرابلس مین زمین کی ناقابلیت پیداوار اور پانی کی قلت عام ہے مین اپنی ذاتی تجربہ سے کہہ سکتا ہون کہ زمین کا وہ حصہ جو جبل اور ساحل سمندر کے درمیان واقع ہے اسقدر بیکار ہے کہ اُس کے لیے کوئی ملک کسی طرح جان ومال کا نقصان گوارا نہین کرسکتا کیونکہ جنگ کا نتیجہ حسب مراد نکلنے پر بھی ایسے خوفناک بیابان دنیا ہون گے جن کی نظیر طرابلس کے علاوہ اور کسی سرزمین مین نہین مل سکتی اگر اٹلی کے ناتجربہ کار کاشتکار اخبار نویسون کی مبالغہ آمیز نظم ونثر سے متاثر ہوکر کبھی طرابلس کو جلاوطنی اختیار کرین تو مین بہت بڑے وثوق سے کہتا ہون کہ وہ بقول لارڈ سالسبری کے زمین کو بہت ہی کم قیمت پائین گے۔

ڈاکٹر گیبری گوری اپنے قابل تعریف اور پر معلومات مضمون مین جو دسمبر کے کان ٹمپوریری ریویو مین بعنوان ذرایع آمدنی طرابلس شایع ہوچکا ہے اطالیون کو اُنکے پر فضا خیالات مین کچھ مدد نہین دیتے۔

ڈاکٹر گیبری گوری بالکل غیر جانبدار اور طرابلس کے بارہ مین رائے دینے کی پوری پوری قابلیت رکھتے ہین کیونکہ وہ ۱۹۰۸ء مین بحیثیت اُس وفد کے ممبر ہونے کی طرابلس گئے تھے جس کو زانگ ول نے برقتہ الحمرا کی جانے کے لیے مرتب کیا تھا تاکہ دریافت کیا جائے کہ یہودیون کی نوآباد کے لیے یہ جگہ کسقدر موزون ہے اس وفد کے پانچون ممبر اس کام کے لیے ممتاز طریقہ سے موزون تھے ان مین ایک مسٹر ایم۔ بی۔ ڈف بھی شریک تھے جو آب رسانی کے کام کے ماہر ہین اور ڈاکٹر ٹرانڈنیرا سکے زراعتی کالج کے گراجوئیٹ جنہون نے سوڈان مین کاشت کا تجربہ عملی طور پر

حاصل کیا تھا ان لوگون کی تحقیقات کا نتیجہ بالکل مایوسی بخش ثابت ہوا ڈاکٹر گیری گوری کا بیان ہے کہ اگرچہ برقتہ الحمر اطرابلس کا سب سے زیادہ زرخیز حصہ ہے لیکن ہمین خلاف توقع رپورٹ کرنی پڑی کیونکہ یہ حصہ ہلاکت بھی اسوجہ سے کہ اسکا بڑا حصہ بیکار ہے آب رسانی کے وسائل ناکافی ہین اور زراعت کی ناقابل اطمینان حالت ہے لہذا زراعت کرنے والی بڑی بڑی نوآبادیون کے لیے بالکل ناموزون ہے۔

شمالی افریقہ مین زراعت اور خصوصاً آب رسانی کا مسئلہ بڑا دلچسپ ہے کہا جاتا ہے کہ اسکندریہ کے غلہ کا جہاز جو سینٹ پال[۱] کو روما کیطرف لے گیا تھا معہ کثیر تعداد جہازون کے بیڑے کے اٹلی کے شہرون کی آبادی کے لیے طرابلس سے غلہ مہیا کرنے کے کام پر مامور تھا۔ سیرین خصوصیت سے ایک مشہور غلہ کا گودام تھا جہان سے حسب ضرورت روما اور بزنطین کو غلہ بھیجا جاتا تھا۔

اور شہنشاہی افسرون کے لیے اس تجارت کی بندش کا خطرہ جبکہ شاہی قوت کی بنیاد غلہ کی درآمد پر مبنی ہو کچھ کم نہ تھا ایک مرتبہ جبکہ فلا سفر سوپارٹر پر یہ الزام لگایا گیا کہ اُس نے جادو کے زور سے غلہ کے جہازون کی آمد مین تاخیر کر دی ہے تو عقلمند قسطنطین نے فوراً اُس کا سر کٹوا لیا ایسے ہی ایک الزام پر اتھانا سی ایس گرفتار ہونے سے بال بال بچ گیا۔

لیکن یہ پرانے زمانہ کے کھیت اب کہان۔ کیا آب وہوا کے اندر کوئی عظیم تغیر شمالی افریقہ مین بیس صدی کے دراز زمانہ مین ہو چکا ہے؟

---

[۱] حواری پولوس ۲ سے ۵۲ مشہور و معروف عابد و زاہد پادری جو ۲۹۶ء مین پیدا ہوا اور ۳۷۳ء مین وفات پائی۔ ہر سال ۲ مئی کو اس کی یادگار ایشیائی اور لاطینی گرجاؤن مین منائی جاتی ہے ۱۲

سیاح کو پہلی ہی نظر مین اس امر کی صحت کا یقین ہو جاتا ہے کہ ایک صحرائی میدان مین تمغاد کے شکستہ و تباہ شدہ آثار نمودار ہین جس کا تھیٹر چار ہزار تماشیون کی نشست کی وسعت رکھنے کے لیے مشہور تھا اور اُسکے عبادت خانے اور بازار بھی اسی مناسبت سے وسیع تھے اور جس کے حمامون کو افریقہ مین سب سے بڑے ہونے کی حیثیت سے خاص برتری حاصل تھی۔

اسجگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی بڑی آبادی کے لیے جو کسی زمانہ مین ان شکستہ و خاموش دیوارون کے اندر سکونت پذیر تھی ان حمامون کے لیے پانی کے فراہمی کے سوال کو بھی نظر انداز کرتے ہوے تعجب معلوم ہوتا ہے کہ صرف پینے کے لیے پانی کہان سے میسر آتا ہوگا۔

تقریباً چھہ سو میل جانب جنوب طرابلس مقام غات واقع ہے و نیز رلیپا جو کسی زمانہ مین رومیونکا تجارتی اور فوجی مرکز رہا ہے کیا فوج اور اُن شہریون کی جوان بڑے بڑے شہرون مین آباد تھے ضروریات زندگی ان شہرون کے اندر ہی سے دستیاب ہوتی تھین جو اب پہلے سے زیادہ سادہ طریقہ بود و باش رکھنے والی آبادی کو بھی بسر نہین ہوتی ہین۔

یہ مسلمہ ہے کہ زمین کے بعض حصون مین عظیم الشان تغیر آب و ہوا مین ہو چکا ہے۔ عربیبا فللکس ایک زمانہ مین اسم بامسمیٰ شہر تھا اور وسط ایشیا کے ریتیلے میدانون کے وہ نیم دفن شدہ امصار جنھین ڈاکٹر سیون ہیڈن نے حال ہی مین دریافت کیے ہے آج سے سات سو سال قبل ان مین آدمی آباد تھے اور کافی طریقہ پر ان شہرون مین آب سانی کے ذرایع کی موجودگی بھی مسلمہ ہے مگر اب بجز عبرت کے دہان پانی ہے نہ آدمی۔

کیا ہمارا کرۂ ارض بتدریج سوکھتا جاتا ہے ؟

اور ہماری آئیندہ نسلین ایسے ہی خوفناک اسباب کا مقابلہ کرنے کے لیے
پیدا کی جائین گی جیسے اسباب کہ پروفیسر لاول کے اصول کے مطابق سیارہ مریخ کے
باشندگان کی قوتون کو برابر سلب کر رہے ہین۔

بہر حال مقامی اور تحریری شہادت سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ سرزمین طرابلس
پر گزشتہ دو ہزار سال کے عرصہ مین بہت بڑے تغیرات آب و ہوا کے اندر پیدا ہو چکے
ہین مجھے خود ایک مرتبہ سے زیادہ دفعہ بنجر قطعات ہین رومیون کے بنائے ہوے
حوض دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور ڈاکٹر گیری گوری بھی بیان کرتے ہین کہ قدیم
زمانہ مین ساحل سمندر پر ایک شہر بھول لٹا نامی آباد تھا جس کی آبادی کی آبی
ضرورتون کے کفیل وہ راجبھے تھے جو اندرون خطۂ ارض سے لائے گئے تھے کچھہ
شہادتین ایسی بھی ہین جو تصویر کے تاریک رُخ پر روشنی ڈالتی ہین اور ہمارا فرض
ہے کہ ہم ہر قسم کے قدیم بیانات کو ناظرین کے روبرو پیش کرین کسی زمانہ مین
طرابلس کی غیر معمولی حالت کا اندازہ جو اوپر کے بیانات سے کیا جا سکتا ہے
اس کی حقیقت اس امر سے مشتبہ ہو جاتی ہے کہ یہی مصنف اسٹریبو کے
حوالے سے نقل کرتا ہے کہ مارکس کیٹو کے زمانہ مین شمالی طرابلس کے اندر ٹھیک
ایسے ہی جغرافیائی حالات موجود تھے جیسے کہ آج موجود ہین یعنی تودہ ہائے ریت
اور جھلس دینے والی گرمی معہ کہین کہین نخلستانون مین کنوؤن کے۔

اسی تصنیف مین ایک اور بیان بھی پایا جاتا ہے جو ہیروڈوٹس کے زمانہ
سے بہت پہلے کا ہے اور جس کا صحیح خلاصہ یہ ہے کہ شمالی افریقہ کے شمالی
حصہ مین درندے بڑی کثرت سے ہین اور اسکے پرلی طرف صرف غیر آباد
ریتیلے میدان ہین جہان پانی کی خوفناک کمی ہے مصنف موصوف نے مشتبہ
حالت مین کچھہ بیانات شمالی افریقہ کے باشندون کے بھی نقل کئے ہین جنہین

قوم پسیلی کی ایک عجیب حکایت مشہور ہے کہ جس نے جنوبی ہوا سے جس کیوجہ سے تمام پانی کے تالاب خشک ہوگئے تھے لڑنیکا ارادہ کیا اور جبکہ وہ لوگ ریت پر پہونچے تو یکایک جنوبی ہوا چلی اور اُنھین ڈھک دیا۔

مختصراً یہ قیاس مین آسکتا ہے کہ بے انتہا محنت اور مصارف برداشت کرنے کے بعد زمانہ حال کے رومی بڑے بڑے تالابون اور پمپ دار کنوؤن وغیرہ پانی کی مناسب تقسیم کے ذریعہ سے طرابلس کے بعض قطعات کو ایسا زرخیز بنا سکتے ہین جیسے کہ پہلے کبھی تھے لیکن موجودہ حالت مین باربرداری کی کمی اور مصارف کی زیادتی کی موجودگی مین ایسے خطۂ ارض پر جہان مصنوعی اور بیش قیمت ذرایع آبپاشی کو ملکی آب و ہوا کی مخالفت اور تلون کا مقابلہ کرنا پڑے کیا سرسبزی حاصل ہوسکتی ہے اور اُس کا زیادہ خوش قسمت ممالک سے کس طرح مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

طرابلس کی زیتون کی کاشت کے متعلق اٹلی مین مبالغہ آمیز مضامین شایع کئے گئے ہین لیکن بارآور زیتون کے درختون کی تعداد طرابلس مین بہت ہی کم ہے زیتون کا درخت سالہا سال مین جوان ہوتا ہے اور اسپر بھی اس کے تیل کی خالص قیمت فی درخت بارہ ۱۲ آنہ سالانہ سے زیادہ نہین ہوتی۔

ڈاکٹر گیری گوری کی رائے مین اس بدنصیب ملک کی بڑی سے بڑی تعریف جو کیجا سکتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ اس صوبہ مین کسیقدر جو کی پیداوار مین اضافہ کرنے کی گنجایش ہے موجودہ حالت مین اس غلہ کی پیداوار آبادی کو کافی ہوکر اسکاٹ لینڈ مین وسکی بنانیوالون کے کام آتی ہے۔

دسمبر کے مہینے مین دو ایسے واقعات ظہور پذیر ہوے جنکی وجہ سے

دارالسلطنت روما مین بڑی پریشانی پھیل گئی یکے بعد دیگرے اٹلی مین اطلاعین پہونچین کہ فرانیسی فوجون نے نخلستان جنات پر قبضہ کر لیا ہے اور خلیج و بندر سولم کے الحاق کا اعلان جائز طریقہ سے مصری گورنمنٹ نے سلطان کی پوری پوری رضامندی حاصل کرکے کر دیا ہے فرانس اور برطانیہ کے اس دو رخے پن سے اٹلی والے غصہ سے دیوانہ ہو گئے کیونکہ ایک طرف تو یہ دیکھنے مین آیا کہ جس ملک پر اٹلی نے دندان آز تیز کر رکھے تھے اسکے دو چھوٹے حصون پر خاموشی سے بلا استمزاج دیگر دو یورپین سلطنتون نے قبضہ کر لیا جبکہ دوسری طرف معلوم تھا کہ اٹلی کا قزاقانہ ارادہ ایک حد تک دول عظام کی منظوری کے بعد عمل مین لایا گیا تھا وہ قوم جو کہ سراسر قزاقانہ جنگ کو خود پسند کرتی تھی ایک ایسے ہی کم درجہ کے بے اصول پن سے غصہ مین از خود رفتہ ہو گئی بہت سے مضامین و خطوط اخبارات مین غصہ کا اظہار کرنے کے لیے شایع کیے گئے ازانجملہ ایک خط سینر ڈی سرنی کا ہے جو کہ اٹلی کا ایک مشہور مدبر ہے اُس نے لکھا ہے کہ سولم برقتہ الحمرا کا ایک حصہ ہے جس کے متعلق قبل ازین اٹلی نے اپنے شاہانہ حق کا اعلان کر دیا ہے تو پھر کس طرح جائز ہے کہ ایسی صورت مین مصر و انگلینڈ سولم کو سلطان سے بطور تحفہ کے قبول کر سکتے ہین۔ مصر کی سرحد کا متواتر رد و بدل جس کی غرض برقتہ الحمرا کی سرحد کو توڑنا ہے مصر اور سلطان کے درمیان اوسی وقت تک جائز تھے جبتک جنگ کا آغاز نہین ہوا تھا۔

نیز یہ کہ سب سے پہلے انگلستان نے اعتراض کیا تھا کہ ہمارے جنگی جہازون کی ناکہ بندی جو سرحد مصر تک پھیلی ہوئی تھی علیحدہ کر دی جاے اس وقت اس ناکہ بندی سے ہمارا منشا طرابلس کے اس حصہ کی نگرانی کرنا تھا جس پر

مصر کی طرف سے دست درازی کا اندیشہ تھا۔ پس ہمنے اعتراض مذکور کی بنا پر انگلینڈ کی حسب مرضی ناکہ بندی موقوف کردی جسکو نقشوں کے ذریعہ سے ظاہر کیا گیا تھا اور آج ہم دیکھتے ہین کہ سلطان کی عظیم الشان مہربانی اور رعایت سے حالانکہ اب سلطان ایسی رعایت کرنے کے مجاز نہین ہین مصری سرحد کو بندرگاہ سولم تک وسیع کردیا گیا ہے۔ ایسی صورت مین کہ ہمارے اور ٹرکی کے درمیان جنگ ہو رہی ہے انگلینڈ کسی قسم کے فائدہ اٹھانیکا مستحق نہین ہے۔

کسی ایک شخص کو بھی اٹلی کے اخبارات کی غصہ آمیز تحریرات سے اتفاق نہین ہو سکتا کیونکہ طرابلس کے اُن چند شہرون مین جو ساحل سمندر پر واقع ہین۔ اٹلی کی کثیر التعداد فوج پڑی ہوئی ہے اور باوجود کثیر جان و مال کے نقصان برداشت کرنے کے اُن مین ہل سے جہان تک کہ جہازی توپون کی زد مددگار ہے آگے نہین بڑھ سکتی ایسی صورت مین اس بیہودہ اعلان کی بنا پر جو الحاق طرابلس کے متعلق ہے اور جس پر تمام دنیا ہنس رہی ہے کسی قسم کا دعویٰ کرنا کس طرح حق بجانب ہو سکتا ہے اسکے برخلاف فرانس و انگلستان بلا وقت و حرج ٹھنڈے دل سے ایک ایسے حصہ کے مالک ہوگئے ہین جس کی پہلے سے کوئی حدبندی نہین تھی۔ فرانس کا حصہ جنوب مغرب مین واقع ہے اور انگلستان شمال مشرق مین دو سو میل ساحل سمندر کا مالک بنگیا ہے۔

نخلستان جنات پر ۲۷ نومبر کو ایک دیسی پلٹن نے جو الجیریا کے انتہائی جنوبی مرکز سے بھیجی گئی تھی۔ اور جس مرکز پر بیقاعدہ عرب کیولیری بطور زر و متعین تھے قبضہ کیا۔ اس خطہ ارض پر قبضہ کرنے کے سلیے فرانسیسی گورنمنٹ کا بہانہ کسیقدر کمزور اور معمول کے مطابق یہ تھا کہ

ملک مین بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ چونکہ ابتدائے جنگ سے ترکی فوج نے غات و غدامس چھوڑ دیے تھے۔ تاکہ ساحلی عثمانی فوج سے ملکر اٹلی کے مقابلہ مین کامیاب کارروائی کیجا سکے۔ اور جملہ حکام ایک عظیم مہم مین مشغول تھے لہذا فرانسیسیون کو نخلستان جنات پر اپنی قوت قائم کرنیکا ایک عمدہ موقعہ تھا جسکو اُنھون نے ہاتھ سے نہین کھویا۔

طرابلس کے سب سے آخری نقشہ کے مطابق جو نوارہ مین شایع ہوا ہے۔ واجنات کی فرزو عرض مین سو کیلومیٹر[۱] غات کے جنوب مغرب مین تصیلی پہاڑ کے نیچے واقع ہے گویہ ساٹھ میل کا وسیع قطعہ بڑے کاروان کے راستہ کے قریب ہے جو جنوب سے غدامس اور غات سے مغربی صحرا کو جاتا ہے مگر اسپر بھی اس کم آباد اور مرکز سے دور دراز واقع شدہ نخلستان پر فرانس کو قبضہ پانے سے جو فوائد مرکوز ہون گے اُن کا یقینی ہونا مشکل ہے۔

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مراکو کے اندرون ملک کی بردہ فروشی کا تعلق جنات سے وابستہ ہے اور اکثر جماعتین مراکو کو اسی غرض کی تکمیل کے واسطے بھیجی جاتی ہین بہ بہانہ ۱۹۰۵ء مین جبکہ فرانسیسی کپتان ٹوچارڈ نے نخلستان پر قبضہ کرلیا تھا پیش کیا گیا تھا اسی بنا پر ۱۹۰۶ء مین سُلطان نے ایک فرزانہ ارادہ کے ذریعہ سے مشروطی طور پہ جنات کو اسوقت تک کے لیے کہ مکمل طریقہ سے حدبندی نہو جائے غیر جانبدار قرار دیا مگر حدبندی کا کچھہ فیصلہ نہین ہوا تھا کہ ۱۹۱۰ء مین فرانسیسی ناراضگی کیساتھ اس امر سے متعجب ہوئے کہ ترکی پٹرول نے غات کے اطراف والی زمینون پر قبضہ کرلیا ہے۔ فرانسیسی زور دیتے ہین کہ خود ترکون نے ہی ارادہ

[۱] ایک کیلومیٹر مساوی ہے تین ہزار دو سو اسی اعشاریہ آٹھ فٹ کے ۱۲

مذکورکے شرائط کی خلاف ورزی صرف ۱۹۰۲ء مین ہی نہین بلکہ ۱۹۰۸ء
مین بھی کی تھی۔پس اُنہون نے ہمیشہ کے واسطے اس بحث طلب سوال
کا خاتمہ کر دیا ہے۔

فرانس کی اس مشتبہ کارروائی کے مقابلہ مین جو اُس سے جنات
کے متعلق سرزد ہوئی ہے ہمارا الحاق سولم سراسر انصاف پر مبنی ہے کیونکہ
یہ خود سُلطان نے برٹش گورنمنٹ کو دیا ہے۔معاملہ دراصل یہ ہے کہ
سلطنت عثمانیہ نے برٹش گورنمنٹ کو صلاح دی تھی کہ تمام طرابلس کو مصر سے
ملحق کرلے لیکن یہ ذمہ واری شکریہ کے ساتھ واپس کردی گئی۔زمانہ دراز سے
خلیج سولم باب عالی اور مصر کے درمیان دوستانہ شکوہ شکایت کا باعث
رہا ہے حتیٰ کہ طرابلس اور مصر کے درمیان کی سرحد ابھی تک مکمل طور سے
واضح نہین ہوئی ہے۔

۱۸۴۱ء کے اُس شہنشاہی ارادہ مین جس کی بنا پر مصر مین محمد علی
کی گورنمنٹ تسلیم کی گئی ہے مسطور تھا کہ منسلکہ نقشہ مین سرحد دکھائی جائے گی
مگر ایسا کوئی نقشہ ارادہ کے ساتھ نہین پایا گیا بہرحال سلطنت ترکی سے
اب تک زور دیا ہے کہ سرحد راس الکناس کی اونچی سرزمین سے شروع ہوتی
ہے برخلاف اس کے مصر کہتا ہے کہ خلیج سولم اس ملک کی مغربی حد ہے۔اس
مابہ البحث اراضی کا رقبہ تین سو کیلومیٹر ہے۔

مصر کی نظر مین سولم کی قدر اسوجہ سے بڑھی ہوئی ہے کہ سولم کے سوا باستثنار
طبروق اور کسی جگہ اس غیر آباد و ناقابل کاشت طولانی اور بیابانی ساحل
سمندر مین اچھا بندرگاہ قائم نہین کیا جا سکتا۔اور موقعہ کے لحاظ سے معلوم
ہوتا ہے کہ ایک کارآمد بندرگاہ کی جس کی حفاظت صرف ایک ہی قلعہ سے

بآسانی ہو سکے تعمیر کے لیے سولم بہت موزون جگہ ہے۔ اگر اسّی میل کے فاصلہ کے اندر برطانیہ کے مضبوط جہاز بلا اندیشہ سولم کے گہرے پانی مین سفر کر سکین۔ تو طبروق جس کی بہت تعریف کیجاتی ہے اپنی قدر و قیمت مین بحیثیت جنگی اغراض کے آدھا رہ جائیگا۔

اس سوال کے دوسرے پہلو پر غور کرنے سے مصر کی آئندہ سرسبزی اس نئے ملک کے لحاق سے جو خلیج سولم کے اطراف مین واقع ہے ترقی کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اُدہر مالٹا کی بڑہتی ہوئی آبادی کا مسئلہ مدت سے قابل اندیشہ بن رہا ہے اس نئے حصہ ملک کے مصر سے متعلق ہو جانے کے بعد کوئی وجہ مخالف نہین معلوم ہوتی کہ یہ نیا بندرگاہ مالٹا کی حد سے بڑہی ہوئی آبادی کے قبول کرنے کا کافی طور سے کفیل نہو جائے۔ گو ابھی تک سولم کاروان کی گذرگاہ ہونے کے اعزاز سے محروم ہے لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ وہان تازہ پانی بکثرت ہے اور یہ ممکن ہے کہ کامیاب طریقہ پر تجارت کیجا سکے اسلیے یہ اغلب ہے کہ رفتہ رفتہ خلیج کے اطراف و جوانب مین مالٹا کے پرہیزگار اور محنتی باشندون کے لیے جنھین اُن کے حد سے زیادہ بڑہے ہوے آباد ساحل سے بھیجا جاوے معاش کے لئے ذرایع دستیاب ہو سکین۔

خدیوکی ساحلی ریل کو نو بلا شبہ سولم تک وسیع کیا جائیگا اور اگر ایک دوسری ریلوے لائن مصر کو عبور کرتی ہوئی بندرگاہ سولم و بندرگاہ سوڈان کو ملانے کے لیے نکالی گئی تو بہت بڑی تجارتی سرسبزی اُس نئے شہر کو حاصل ہو جائے گی۔

سلطنت ٹرکی جنگ کے لیے بالکل تیار نہین تھی اور اس الزام کی بڑی ذمہ واری حقی پاشا کے سر ہے جبکہ بیرونی قوت کے مقابلہ مین بحری طاقت

کا عمدہ رکھنا ٹرکی سے زیادہ مالدار دول کے واسطے بھی ناقابل برداشت بوجھ ہو رہا ہے تو ٹرکی نے مناسب سمجھکر ہی ایک وسیع بحری بیڑے کے خیال کو ترک اور اپنی تمام قوتوں کو ایک عظیم اور قابل بری فوج کی تیاری پر مجتمع کر دیا ہے۔ اِس فوج کا خاص مقصد یورپین ترکی کی حفاظت ہے جسکی ضرورت کا روس اور بلغاریہ سے لازمی جنگ کی صورت میں قریباً یقینی ہے۔ یہ ہی وجہ تھی کہ ابتدائے بغاوت یمن مین عرب کے باغیوں کی سرکوبی کے لیے شوکت پاشا وزیر جنگ نے ایڈریا نوپل اور قسطنطنیہ سے فوجوں کا بھیجا جانا پسند کیا طرابلس کی پندرہ ہزار فوج مین بہت سے سپاہی عربی بولنے والے تھے اور تمام فوج ایسی رائفلوں سے مسلح تھی جو یورپین ترکی کی فوج کے رائفلوں سے مختلف تھین انھین وجوہات کی بنا پر طرابلس سے عرب کو فوجوں کا پہنچانا ضروری معلوم ہونے لگا۔ مگر اسپر بھی بغرض اطمینان ایک مشہور گفتگو کے درمیان مین وزیر جنگ نے حقی پاشا سے دریافت کیا کہ آیا وہ کسی ایسے خطرہ کی عدم موجودگی کی ذمہ واری کرتے ہین جس کے اٹلی کی طرف سے طرابلس مین پیدا ہونیکا احتمال ہو۔

حقی پاشا نے جو حال ہی اٹلی کی تاش کھیلنے والی پارٹیوں کی صحبت سے علحدہ ہوا تھا اور جس کے ذاتی تعلقات اٹلی مین موجود تھے بیان کیا کہ شوکت پاشا بلا خدشہ طرابلس کی فوج کی بڑی تعداد کو عرب منتقل کر سکتے ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا مزید بران زاید کمک بعض فوجوں کی جگہ پُر کرنے کے لیے اُس فوج کو بھی بھیجی گئی جو یورپین ٹرکی مین تعینات تھی۔ اور اس طرح طرابلس کی فوجی قوت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ البتہ ترکی کی خوش قسمتی تھی کہ جو فوج طرابلس سے منتقل کی گئی تھی اُس نے اپنا گولہ بارود طرابلس مین ہی چھوڑ دیا جو لڑتے وقت

ین خاطر خواہ کار آمد ثابت ہوا علاوہ ازین رائفلون اور کارتوسون کے اور نئے ذخیرے اعلان جنگ سے صرف چند ہی روز پیشتر ورنہ نامی جہاز کے ذریعہ سے طرابلس مین پہونچ گئے تھے کہ اٹلی کی شیخی بگھارنیوالی بحری فوج نے دو بڑی بھاری غلطیون سے جنگ کی ابتدا کی۔ اولاً۔ تو ترکی کے ادنیٰ درجہ کے جنگی جہازون کو اجازت دی گئی کہ بیروت سے دردانیال کو بحفاظت پہونچ جائین۔ دوم رسد رسانی کے جہاز درنہ کو اجازت دی گئی کہ بندرگاہ طرابلس مین داخل ہو جائے حالانکہ یہ امر اٹلی کے قزاقانہ اصول کے عین مطابق تھا کہ وہ درنہ کو گرفتار کر کے جنگ کا جلد خاتمہ کر دیتی۔

موجودہ صورت مین فی الحقیقت مشکل ہے کہ اس ہیبتناک لڑائی کے نتیجے کے لیے کوئی پیشین گوئی کیجا سکے کیونکہ اٹلی کی ایک لاکھ بیس ہزار فوج طرابلس مین موجود ہے۔ اس صورت سے کہ اپنی خندقون کو چھوڑ کر کوئی جنگی کاروائی نہین کر سکتی ایسی صورت مین ترکی کی طرف سے ایسی شرائط پر صلح کی خواہش ظاہر کرنے کی توقع نہین ہے جنہین اٹلی منظور کر سکے۔

اٹلی کی خاص مشکلات مین ایک یہ بات بھی ہے کہ جلد یا بدیر طرابلس کے بیابان مین اس کی حالت منحوس نہو جائے۔ اس کے علاوہ ایک طولانی جنگ کے اخراجات غالباً مالی ذرایع پر ایسا اثر ڈال سکتے ہین کہ بصورت جنگ کے بے نتیجہ رہنے اور غیر ضروری طول کھینچ جانے کے عام رائے مخالفت مین بھڑک اُٹھے۔

اس کے مقابلہ مین ترکی کے سامنے بھی ایک اہم سوال درپیش ہے۔ وہ یہ ہے کہ آیا عرب وفادار رہین گے۔ حقیقتاً موجودہ حالت مین اس قسم کے علامات نہین پائے جاتے ہین جن کی وجہ سے عربون کی وفاداری مین

ذرہ بھر بھی شک کیا جا سکے بخلاف اسکے طرابلس کے مصروف پیکار عربون کی وفاداری کا سخت امتحان گذشتہ نومبر مین ہو چکا ہے جبکہ کثرت بارش نے تمام ملک کو سیراب کر دیا تھا۔ اور جبکو ذرا تفصیل کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ۱۹۰۸ء مین قلت بارش کی وجہ سے فصل بالکل تباہ ہو گئی تھی۔ بہت عرب قبائل نے فاقہ کشی سے بچنے کے لیے ٹیونس نارک الوطنی اختیار کی اب جبکہ نومبر مین مردہ قالب مین روح پھونکنے والی بارش کافی مقدار مین ہوئی تو مصروف کارزار عرب اپنے چھوٹے چھوٹے کھیتون سے میل ہا میل دور تھے بعض نے تھوڑے عرصہ کیواسطے اپنے کھیتون کو واپسی اختیار کی مگر کثیر التعداد نے حُبّ الوطنی کو مالی فائدہ پر ترجیح دیکر اور یہ گوارا کر کے کہ اُن کے اور اُن خاندانون کے لیے ایسے سنہری زمانہ کو ہاتھ سے چھوڑ دینے پر فاقہ کشی کا بھی خطرہ ہے۔ اپنی اپنی جنگی ڈیوٹی پر بھی ثابت قدم رہے۔ بلاشبہ اٹلی والے رشوت کے ذریعہ سے اُس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرین گے جو بزور تلوار ان کو میسر نہین ہوئی ہے لیکن جیسا کہ مین خیال کرتا ہون بہ نسبت عربون کی خودغرضانہ چال چلن کے اسلام کی قوت زیادہ مضبوط ثابت ہوگی۔

سلطنت عثمانیہ کی مخالفت مین جو امور پیش کئے جا سکتے ہین اُن مین سے ایک اندرونی اختلاف ہے۔ اگر ترک صرف اپنی پولیٹیکل سازشون اور اُن اختلافات کو جو اُن کے وطن مین موجود ہین ترک کر دین اور دشمن کی مدافعت مین متفقہ کوشش کرین تو ایسی جنگ سالہا سال تک جاری رہ سکتی ہے جو اطالیون کو بمقابلہ ترکون کے جلد تھکا دیگی۔

غالباً اسوقت تک اٹلی پورے دس[۱] ملین یعنی ایک کروڑ جنگ پر خرچ

---

[۱] یہان مصنف نے سکہ ظاہر نہین کیا ہے لیکن قیاس یہ چاہتی ہے کہ مطلب ایک کروڑ پونڈ سے ہے۔

کر چکی ہے اور باوجود اسکے کہ سرکاری رپورٹین دلخوش کن ہین حال ہی مین قرضہ حاصل کرنے کی پیرس مین ناکامیاب کوشش کی گئی تھی۔ اس کے مقابلہ مین ترکون کا ابھی تک بہت ہی کم صرف ہوا ہے مصر و ٹیونس سے جو بڑی بڑی مقدار کے چندے موصول ہوئے ہین وہ اسوقت تک کیواسطے کافی ہین۔ کیونکہ عربون کی روزانہ خوراک اور تنخواہ کا خرچ چھہ پنیس فی کس سے زیادہ نہین ہے۔

بیکار قلعون پر گولہ باری کرنے اور کسی جزیرہ پر قبضہ کرلینے سے ترکون کی ہمت پر کوئی بُرا اثر نہین پڑ سکتا جبکہ اٹلی کی فوج یورپ یا ایشیا مین سلطان کی سرزمین پر قدم دھرنے کی بھی جراءت نہین کرسکتی بخلاف اسکے یہ ممکن ہے کہ اس بدقسمتی کا جو بحر احمر مین ترکون کی اکثر دامنگیر رہ چکی ہے فقدان ہو جائے تو صرف چند بٹالینون کے پہونچ جانے پر ہی آرتھیریا اور اسکے ساتھ اٹلی کی حالت بدلجائے گی اور پھر اٹلی کی اس نوآبادی کی حالت مین سلطان کے با اثر الحاق سے کیسا عجیب و غریب تغیر واقع ہوگا۔؟

جنگ کے نوایجاد پہلو یعنی ہوائی جہازون کے ذریعہ سے بھی بجز اسکے کہ غبارون کی سراغرسانی بیش قیمت ثابت ہوئی ہے اطالیون کو اور کسی قسم کی کامیابی حاصل نہین ہوئی گو ان بیلونون مین بڑے تیز بھک سے اڑجانیوالے مادہ سے بناے ہوئے ڈھائی سو فولادی گولے جنکا قطر $\frac{1}{2}$ ۳- انچہ ہوتا ہے رکھے جاسکتے ہین مگر ان مین سے صرف چند ہی گولے ایک نال کے ذریعہ سے جس کو ہوا باز اپنے گھٹنون کے درمیان دبائے رکھتا ہے نیچے پھینکے جاسکتے ہین کیونکہ ہوا باز کا ایک ہاتھ تو مشین کو درست حالت مین رکھنے

ف ایک پنیس مساوی ہے ایک آنہ کے ۱۲

کے لیے وقت ہوتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے بم کے گولے کو دونون بازوون مین دباکر نشانہ لگانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے زیادہ گولے نہین پھینکے جاسکتے۔ اس پر گولیون سے بچنے کی خاطر اور بعض اوقات بڑی بڑی توپون کے چلنے کی وجہ سے فضا مین گرمی بڑھکر جو ہوا مین زبردست لہرین پیدا ہوجاتی ہین اسکے باعث ہواباز کو بمجبوری زمین سے دو ہزار فیٹ بلندی پر رہنا پڑتا ہے علاوہ ازین ہوابازون کی ناکامیابی کے لیے طرابلس اس لیے بھی خصوصیت رکھتا ہے کہ اسکے ریگستان مین جہان شناخت کے ذرایع معدوم ہین سمت کا پہچاننا مشکل ہے گو یہ صحیح ہے کہ آئندہ جون جون ہوابازون کی تعداد اور تجربہ بڑھتا جائے گا یہ ہوائی جہاز اور کارآمد عنبارے زیادہ خوفناک ثابت ہوتے جائین گے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ ترک اپنے دشمن سے جنگ کے اس نئے پہلو مین مقابلہ کرنے کے لیے جلد یا بدیر ہوائی جہاز حاصل کرنے کی کامیاب کوشش نہین کرسکتے جنگ کے موجودہ اور بیہودہ قوانین مین پھٹنے والی گولی کا استعمال ناجائز ہے۔ لیکن پھٹنے والے بمب کے گولے ایسی سرزمین پر جہان عورتین مرد بچے اور اسپتالون کے مریض موجود ہون عام طور پر پھینکنے کی اجازت ہے اس قابل مضحکہ قانون جنگ سے اطالیون نے جو فائدہ حاصل کیا ہے اس سے اسقدر بھی فائدہ حاصل نہین ہوا کہ عرب ہوائی جہازون سے صرف ڈرنے ہی لگتے۔

لڑائی کا ایک اور پہلو جو ممکن ہے کہ اخیر مین فیصلہ کن ثابت ہو شیخ سنوسی کا رجحان ہے افواہ ہے کہ اٹلی والون نے ایک بڑا ڈپیوٹیشن مذہبی آزادی انعامات اور مخصوص حقوق شیخ سنوسی کو دیے جانے کے وعدہ

کے ساتھ بشرطیکہ شیخ موصوف ترکوں کے خلاف مدد دیں شیخ سنوسی کی خدمت میں بھیجا تھا۔ مگر یہ سفارت اگر فی الحقیقت کبھی روانہ بھی کی گئی تھی۔ اپنے مقصد میں ناکامیاب رہی کیونکہ بقول ڈاکٹر گیری گوری وہ پرانا اختلاف جو کفرہ اور قسطنطنیہ کے درمیان بوجہ شیخ سنوسی کی جماعت کے پرجوش عقاید کے موجود تھا اب عام خطرہ کی حالت میں کافروں کا مقابلہ کرنے کے لئے علیحدہ رکھدیا گیا ہے۔

دو مختلف خیال شیخ سنوسی کی قوت کے بارے میں ظاہر کئے جاتے اول تو وہ رپورٹیں جو فرانس کے محکمہ جنگ کی خبر رسانی کے صیغہ نے بھیجیں ہیں فوجی حیثیت سے اس فرقہ کی جنگی قابلیت کی رفاقت کو کم قیمت و بے قدر ظاہر کرتی ہیں جسکی بنا پر یقین کیا جاتا ہے کہ کفرہ میں کثیر التعداد مسلح اور قابل فوج موجودگی کی حکایت بہت مبالغہ آمیز ہے اس کے مقابلہ میں عرب خصوصیت سے معاملہ کو اخفار کہنے میں ماہر ہیں جس کا تجربہ نخلستان میں گران قیمت پر اٹلی والوں کو حاصل ہوا ہے۔ وہ ہتیار جو حال میں فرانسیسیوں کے خلاف وادی میں استعمال کئے گئے تھے کفرہ سے آئے تھے اس کے ساتھ ہی یہ بہت ممکن ہے کہ کثیر التعداد گولہ باروت سنوسی آبادیوں میں مخفی رکھا گیا ہو۔

مجھے خود یہ خصوصیت حاصل ہے کہ میں ایک ایسے مسلمان سے لمبی چوڑی گفتگو کر چکا ہوں جو سنوسیوں میں رہ چکا ہے اور غالباً اُن کے متعلق اُن تنخواہ دار ایجنٹوں سے زیادہ معلومات رکھتا ہے۔ جو اجنبی دولتوں نے مقرر کر رکھے ہیں۔ گو میں اپنے آپ کو موجودہ حالت جنگ میں شیخ سنوسی کی واقعی قوت کے ظاہر کرنے میں آزاد نہیں سمجھتا ہوں مگر یہ ضرور کہونگا کہ یہ زبردست فرقہ

طرابلس کو حملہ آور کی دست برد سے بچانے میں سلطنت عثمانیہ سے پوری ہمدردی رکھتا ہے مجھے شبہ ہے کہ ہلکے توپخانہ کا کچھ حصہ بنغازی کے مقابلہ میں موجود ہے اونٹوں کے ذریعہ کفرہ کے نخلستانوں سے بھیجا گیا۔ ہے اور یہ امر تو مسلم ہے کہ یہ فرقہ برنتہ الحمرا میں انور بے کو کافی مدد دیچکا ہے۔

اب یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ آیا شیخ سنوسی ایک بڑے پیمانہ پر آخری مدد دیں گے یا نہیں دو قباحتیں مدد نہ دینے کے خیال کو تقویت دینے کے لئے کہی جاسکتی ہیں ایک تو یہ کہ سمندر سے کفرہ کا فاصلہ لامتناہی کہنے کے قابل ہے بنغازی سے سنوسی کا ہیڈکوارٹر ہزار کیلومیٹر کے فصل پر واقع ہے اور نشأط پاشا کے کمپ سے المضاعف دوسرے یہ کہ عربوں پر فوجی قواعد کے مطابق حکومت نہیں کیجاسکتی اس کے خلاف یہ امر واقعی ہے کہ اسوقت جو عرب باضابطہ طریقہ سے ترکوں کی ماتحتی میں مصروف پیکار ہیں وہ اُن جنگجوؤں کی تعداد کثیر کے مقابلہ میں جو اندرون ملک سے حاصل کئے جاسکتے ہیں قلیل التعداد کہے جاسکتے ہیں میرے نزدیک جبکہ ایسے وسیع ذرایع کی قیمت سے گورنمنٹ عثمانیہ پوری طرح خبردار ہے تو اس بیان میں کچھ مبالغہ نہیں ہے کہ طرابلس میں اخیر اپیل پر ہتھیار اٹھانے کے قابل ایک لاکھ عرب باسانی جمع ہو جائیں گے۔

فی الحال عربوں کی بڑی بڑی اور بجو بی مسلح جماعتیں میدان جنگ میں آرہی ہیں اور متواتر حملوں میں حصہ لیتی ہیں جس کی وجہ سے اٹلی والے ساحلی شہروں میں بطور محصور کے بند ہیں اور جب ایسی ہی اور دوسری جماعتیں شریک جنگ ہونے کو ہوتی ہیں تو پہلی آئی ہوئی جماعتیں کچھ عرصہ کے لئے

اپنے مواضعات کو واپسی اختیار کرتی ہین تاکہ کچھ عرصہ اپنے کھیتون اور گلون اور خاندانون کی نگرانی کر سکین ۔

اس نظام کی کم وبیش کامل مطابقت بوئیرون کے اُس دستور العمل سے پائی جاتی ہے جو انھون نے ایک جنرل کی تدابیر بگاڑنے کے لیے مقرر کیا تھا اور جو آخر تک کامیاب ثابت ہوتا رہا اسی طرح بوئر جماعتین ایک دوسرے کو سبکدوش کرتی رہتی تھین تاکہ چند ہفتون کے لیے مصروف پیکار جماعتون کو اپنے کھیتون مین کام کرنیکا موقعہ ملتا ہے اس کامیاب اور غیر ضرر رسان طریقہ کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہین کہ علاوہ اُن لوگون کے جو سنوسی برقتہ الحمر ابھیج چکے ہین باقیماندہ سنوسی رزرو مین شمار کئے جا سکتے ہین جو کسی روز طرابلس کی حفاظت کے لیے صف آرا کئے جائینگے ۔

کسی وقت مین شیخ سنوسی کی ہمدردی ترکون کے حق مین تقریباً لامحدود قدر و قیمت کی ثابت ہوگی جیسا کہ میرے اطلاع دینے والے کے بیان کے مطابق جو شیخ سنوسی کے متعلق ذاتی معلومات رکھنے کے علاوہ صدر مقام کفرہ اور افریقہ کے بہت سے سفر کر چکا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے خلاف شیخ سنوسی کا فرمان جنگ مصر و ٹیونس کے علاوہ جنوب کے دوردراز حصص سے جنگجو مسلمانون کو جمع کرنے مین کامیاب ثابت ہوگا کیونکہ اس جماعت کا مذہبی اثر بہت وسیع ہے اور اُن کے مشنری مشرقی مغربی اور شمالی افریقہ کے علاوہ نائجریا اور یوگنڈا مین بھی پھیل چکے ہین ۔

ایک اور مسئلہ یورپ کے نقطۂ نظر سے دیکھنے کے قابل ہے جس کی بناء پر خیال کیا جاتا ہے کہ اٹلی کی اخباری شہنشاہی پسند جماعت جنگ کے خلاف قبل اسکے کہ اس کی قوم نہ ختم ہونیوالی دقتون مین بالکل غرق ہو جائے جلد

آواز بلند کر کے جنگ کو روک دیگی ۔ کیونکہ اگر اٹلی کو طرابلس کے بیابانو نیز بہت سی جان و مال کے نقصان کے بعد اقتدار بھی حاصل ہوگیا تو وہ اس نئے صوبہ پر تصرف رکھنے مین انگلینڈ اور فرانس کے لیے باعث دقت ثابت ہوگا اس لیے یہ خوف ہمیشہ دامنگیر رہنا چاہیے کہ جب دول یورپ ایک ہنگامہ عظیم مین مبتلا ہون گے ۔ تو یہ دونون قومی ہمسایہ سیپیو[ا] کے فوجی ورثا کو معہ یوریبہ بدہنے کے باآسانی شمالی افریقہ سے باہر نکال دین گے ۔ مصر برقتہ الحمرا پر قابض ہو جائیگا اور فرانس اپنی سرحد کو غدامس سے آگے بڑھا کر معربی طرابلس تک وسیع کر دیگا ۔ کیونکہ اس صورت مین سولم اور بانزرٹا بحیثیت بحری پوزیشن کے اٹلی کو باآسانی افریقہ بدر کر سکتے ہین مزید بران فرانس کے وہ فوجی ذرایع جو اسے ٹیونس مین حاصل ہین اور رویال جان ہون گے ۔

[ا] رومیون کا جنرل جس نے افریقہ پر حملہ کیا تہا اور ہنی بال کو شکست دی تھی ۔ پیدائش ۲۳۷ قبل مسیح ۔ وفات ۱۸۳ قبل مسیح ۱۲

باب دوم

میدان جنگ کو روانگی

طرابلس کا اندرونی حصہ ابھی تک زیادہ تر ایسے راز سربستہ زمین کی صورت میں کتابی دنیا کی علمی نظرون سے پوشیدہ ہی جس سے عام طور پر جغرافیہ دان اور سفرنامون کے ناظرین واقفیت نہین رکھتے۔ کیونکہ اولاً تو اندرون ملک کا کوئی ایسا صحیح نقشہ دستیاب نہیں ہوتا جس پر پورا پورا وثوق کیا جا سکے ثانیاً بہت سیّاح ایسے ہیں جنہون نے ساحل سمندر کے شہرون سے آگے اپنی سیاحت کے دائرہ کو وسیع کرنے کی تکلیف گوارا کی ہو۔ حتی کہ رالف۔ بارتھ۔ ڈکسن اور ڈاویریر جیسے جہان گشت سیاحون نے بھی صحرا اور سوڈان کے ان معمولی راستون سے جو کاروان کے بڑے راستون سے ملتے ہیں علیحدہ ہونے کی جرات نہین کی اس لئے گذشتہ اکتوبر میں جبکہ مجھے مانچسٹر گارڈن کے ایڈیٹر کی مہربانی سے یہ حق حاصل ہو چکا تھا کہ میں اس کے نامہ نگار کی حیثیت سے ترکی فوج کے ساتھ رہونے طرابلس جانیکا مصمم ارادہ کیا تو مجھے اندرون ملک کے راستون ذرایع نقل وحرکت اور وہان کی ضروریات زندگی کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں بڑی دقت محسوس ہوئی۔

طرابلس لندن سے چھ روز کی مسافت پر بحر متوسط کے کنارہ ایک ایسے ملک کی حیثیت میں واقع ہے جس کے حالات مثل لیریڈیرا اور اندرونی حصہ جزیرہ

نمائے عرب کے خفیہ اور پُر اسرار ہیں۔ لیکن میں اُس تجربہ کی بنا پر جو مجھے ذاتی طور پر دُور افتادہ عرب فرقون کے متعلق حاصل ہے اور جس کی سفارتی اور اور رپورٹون سے جو اس غیر معلومہ ولایت کے صرف ساحلی خطون کی بابت شایع ہوچکی ہین تائید ہوتی ہے یہ یقین رکھتا ہوا کہ اس بیابانی جنگ میں مجھے تکالیف اور دقتون سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ طرابلس کو روانہ ہوگیا اور فی الحقیقت جیسا کہ مینے خیال کیا تھا ہمیں یعنی عثمانی لشکر کو ایک غریب بدو سے لیکر نشاط بے تک کو مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

اُن صاحبون کے لئے جو طرابلس براہ مارسیلز اور ٹیونس جانا چاہین یہ ظاہر کرنا مفید ہوگا کہ ایسے اصحاب جمعرات کو سفر شروع نکریں کیونکہ اس دن لندن سے روانہ ہونیوالے مسافروں کی کثرت کے باعث پلیٹ فارم پر تل دھرنے کو جگہ نہین ملتی۔ مزید بران اُن کے ساتھ اسباب بھی اس کثرت سے ہوتا ہے کہ بلا مبالغہ اُسکے ڈھیر چھوٹے چھوٹے ٹیلے معلوم ہوتے ہیں اُن معمولی دقتون سے جو بصورت اژدہام ہر ایک مسافر کو جہاز اور ریل کے سفر میں پیش آتی ہین ہین سولر اینڈ اورین ٹل وہبی اور ریوتین نیل کے جہازون پر مارسیلز مین سوار ہونے کی تکلیفین بہت بڑھی ہوئی ہین جمعرات کے روز سفر شروع کرنے کے پاداشس مین علاوہ ان تمام دقتون اور تکلیفون کے جو ناگزیر تھیں ایک اور ہلکی سی مصیبت مجھپر نازل ہوئی یعنی اُس بڑی بے ترتیبی کے باعث جو ہمارے کیلیے جانے والے جہاز کو مجبورا بولون مین داخل کرنے کے سبب پھیل گئی تھی مجھے اپنی مرضی کے خلاف بغیر رجسٹری شدہ اسباب کے ٹیونس تک سفر کرنا پڑا جو مجھے چوتھے روز ٹیونس جاکر ملا۔ یہ ہی ہلکی سی مصیبت اُس شخص کے لئے جو جاپان یا ہندوستان جارہا ہوتا

کسی بھاری مصیبت ثابت ہوتی جبکہ اُسکا ضروری اسباب ہفتوں کے
بعد دستیاب ہوتا۔ ہمارے ہمسفروں میں مشرق جانیوالے کچھ ایسے اصحاب
بھی تھے جن کے اسباب سفر میں صرف ایک ایک گرم سوٹ اور ایک ایک
چھوٹا سا کپڑے رکھنے کا بکس تھا۔ مجھے اُن کی بے سروسامانی پہ ہمدردانہ
افسوس محسوس ہوتا تھا۔ یوگنڈا جانے والے آٹھ ایسے نوجوان ریلیز تک ہمارے
ہمسفر رہے جو اپنے اپنے اسکولوں کے نشانات پہنے ہوئے تھے اِن میں
ایک اخلاقی قوت جو برطانیہ عظمیٰ کے ہر ایک نائب میں ہونی چاہیے یعنی
مستقل مزاجی موجود تھی اور اُن خیالات سے متاثر معلوم ہوتے تھے۔ جو
کالجوں کی مباحثہ کرنے والی سوسائٹیوں اور لندن کلب سے تعلق رکھنے کی
صورت میں گوش گزار ہوتے رہتے ہیں باوجودیکہ اس سے پہلے ان میں سے
کبھی کسی ایک نے بھی عملاً رود بار انگلستان کو عبور نہیں کیا تھا اور وہ سب
کے سب ایک زیتون کے درخت کو دیکھکر یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ کیا درخت ہے،
مگر وہ تنقیدی خیال رکھتے تھے اور ہر ایک معاملہ میں فیصلہ کُن رائے پیش
کرتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ کالے آدمیوں پہ مہربانی کرنا عبث ہے اور اسی
بنا پر اُنکی رائے تھی کہ نوآبادیوں کے معاملات میں گورنروں کو بالکل خودمختار
ہونا چاہیے۔ علاوہ اسکے وہ اِرسیات کو سخت ناپسند کرتے تھے اور توہین
سمجھتے تھے کہ غیر سرکاری اسٹیمروں کی رقم کثیر ادا نکرنے کے باعث برٹش ٹیکس
دہندگان کے مقابلہ میں جرمنوں نے شرقی افریقہ کے ساحلوں پر ایک
تجارتی راستہ قائم کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے وہ مسٹر گالیرتھ پول کی
جلاوطنی کے بھی مخالف تھے۔ اِن نوجوانوں کی بابت میری تمنا ہے کہ یہ
عمر کے ساتھ عقل میں بھی ترقی کریں۔ کیونکہ ایسے خیالات سے ہماری

وسیع سلطنت کو بہت نقصان پہونچتا ہے اور ہمارے بعض نوجوان سپاہی اور سول سرونٹ اصحاب کا اپنی غیر انگریز رعایا سے حقارتانہ برتاؤ اگر خطرناک نہیں تو بیہودہ ضرور ہے۔

سنا جاتا ہے کہ کسی زمانہ مین اُس باغ ہسپرایڈرس کی حفاظت کے لیے جس کی شادابی اور سرسبزی برمحل وقوع ہونے کے باعث ساحل سمندر کو بھی ناز تھا خوفناک درندے تعینات تھے اسی طرح اب شمالی افریقہ کے اطراف برقہ اور اُسکے جانب غرب پھیلے ہوئے قطعات کی نگرانی پر زمانہ حال کی فوجی قوت تعینات ہے۔ اطالین کروز رمصری پولیس اور فرانس کی الجیرین فوج کی حاسدانہ نگرانی کے باعث فریقین کی کسی ایک حلقہ تک رسائی دشوار ہورہی ہے اور فرانسیسی افسرون نے اٹلی کی پیہم شکایتون سے متاثر ہوکر بغرض بندش سامان ممنوعہ جنگ اپنی نگہبانی کو اور زیادہ کردیا ہے جس کی وجہ سے بعض حالتون مین جنگی نامہ نگارون کو بھی تکلیف دہ دیر برداشت کرنی پڑتی ہے۔ مجھے قبل روانگی ہی اس قسم کی شکایتین ایک نامہ نگار کی تحریر سے جس نے فرانسیسی افسرون کے مشورہ کے خلاف کہلا ہوا راستہ اختیار نہین کیا تہا معلوم ہوچکین تھین اس لیے مین ایسی دشواریون کے برداشت کرنے کے لیے بالکل تیار تھا مگر مین بخلاف اس کے فرانسیسی افسرون کی ہر ایک ممکن خوش اخلاقی کے برتاو کا معترف ہون۔ خوبی قسمت سے جنوبی سفر مین مجھے تین معقول ہمراہیون کی لطف صحبت سے مستفیض ہونیکا موقعہ ملا جن مین ایک ٹیونس کے مسٹر ہرٹل دوسرے مسٹر بورس امرکین جو ٹیونس کے جنوب مشرق کو بغرض شکار جانا چاہتے تھے تیسرے ایک مصنف مسٹر ایبٹ جو مثل میرے طرابلس جارہے تھے اور جن کی رفاقت مجھے ترکی کیمپ تک میسر رہی۔ البتہ ہمین ٹیونس کے بنکون سے غائب

شدہ ٹیونسی سکہ کی فراہمی مین کسی قدر ضرور تردد کرنا پڑا کیونکہ نوٹ اور ہنڈی
طرابلس مین بیکار چیزین ہین اور طلائی سکہ فرانس کی مسلمان رعایا ٹیونس کی
اُس فیاضانہ دلی ہمدردی کی نذر ہو چکا تھا جو اُنھون نے سلطنت عثمانیہ کو
ترکی افسرون کی معرفت ستر ہزار پونڈ گرانقدر چندہ کی صورت مین بطور فرید عملی
ثبوت دلی تعلق کے پیش کیا تھا۔

میرے زمانہ قیام ٹیونس مین پانچہزار ایسے خاندان برباد باشندگان مالٹا پناہ گزین
تھے جو غریب اٹلی کی گولہ باری اور ساحل سمندر پر قبضہ کرنے کے ایام مین طرح طرح کے
مصائب و شدائد کا شکار ہو چکے تھے۔ اُن کی دکانین لوٹی گئین مکانات برباد کیے
گئے اور اُن مین سے کم سے کم آٹھ شخص اٹلی کے پھٹنے والے گولون کے نذر ہو چکے
تھے۔ مجھے اکثر مالٹیون سے ملنے کا اتفاق ہوا جو برٹش گورنمنٹ کے تغافل شعارانہ
برتاؤ سے سخت ناراض تھے اُن کا بیان تھا کہ ایسے سخت وقت مین جبکہ یہودیون
نے بھی اپنے ہم مذہبون کی مدد کی برٹش گورنمنٹ نے ہمین ہمارے ہی حال پر
چھوڑ دیا اور اُن پناہ گزینون مین سے بعض نے جو زیادہ غصہ مین بھرے ہوئے
تھے بیان کیا کہ اُنھین کس مپرسی کی حالت مین چھوڑ دینے کا اسقدر افسوس نہین
ہے جسقدر اسکا کہ کیون کبھی ایسا انگریزی جھنڈا سایہ افگن ہوا تھا میرے خیال
مین اُن کی تمام ناراضی اور اعتراضات بالکل حق بجانب تھے اس پر خطرناک طرہ
یہ ہے کہ دارالعوام مین برٹش فارن آفس کا لہجہ باشندگان مالٹا کے
حق بجانب غصہ کو کم کرنیوالا نہین تھا۔

ٹیونس سے مدنین تک ہمارا سفر پر لطف رہا۔ جونئی ریلوے لائن
شوشہ سے سفاکس تک جاری کی گئی ہے اس نے ہمین آرام کے علاوہ
الدجیم کے اُس برباد شدہ ایمفی تھیٹر کے جو انوٹھا این طرز کا بہترین نمونہ ہے

دیکھنے کے لیے کافی وقت بھی دیا گو انگلستان مین ہمین ٹیونس کے متعلق کافی
معلومات میسر نہ ہو نگر دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ بعض لحاظ سے مصر کے مقابلہ مین
جہان بغرض سیر و تفریح یورپین اصحاب جاتے ہین ٹیونس کی دلچسپیان بہت
بڑھی ہوئی ہین - آب و ہوا خوشگوار آثار قدیمہ کی دلچسپی بیمثل اور
انتظام اچھا ہونے کے علاوہ ٹیونس مین ریلوے لائن بھی بڑے رقبون
پر پھیلی ہوئی ہے -

وبائی ہیضہ تھوڑی ہی سی پھیلنے پائی تھی کہ اپنی ابتدائی حالت مین دبا دی
گئی اور موجودہ حالت مین یہ خطرہ بالکل بے بنیاد ہے مگر اس کی وجہ سے ٹیونس
کے بہت سے آینوالے اصحاب رُک گئے - سفاکس سے مدنین تک - جن
گڑگڑاتی ہوئی چھ پہیہ گاڑیون کی آمد و رفت جاری ہے وہ معمولاً مسافت جلد
طے نہین کر سکتین -

اِس لیے ہمنے سفاکس سے بنی غردان تک چھ چھ پونڈ کرایہ کی موٹر کارون
پر بیٹھکر ایسی سرعت سے اُن فرانسیسی سڑکون پر جنھین طرابلس مین آنکھین
ڈھونڈھتی تھین گذرنا شروع کیا غبیض مین ناشتہ کرنے کے بعد جہان
ہیضہ پھوٹ پڑا تھا رات کے کھانے کے وقت مدنین پہونچ گئے یہان
ہمنے عربون کا اوسی قسم کا ناچ دیکھا جیسا کہ قبل ازین بسکرہ مین جہان بعد
آدمیون سے بھرے ہوئے عربی قہوہ خانون مین - بدنام کنندہ نکونامی چند
انگریزی سیاح معہ اپنی اُن بیٹیون کے جنھین یورپ میں بغرض تحفظ منظر بد
نقاب پوش رکھا جاتا ہے طبقہ والدینل کی بدنام عورتون کے دوش بدوش
بیٹھے ہوئے عربون کا ناچ دیکھنے مین جو مشرقیون کی منظر مین خواہ کتنا
ہی پر لطف کیون نہ ہو مگر مغربی اُسے بیہودہ حرکات سے زیادہ معزز خطاب

نہین دیسکتے۔

مدنین پہونچنے سے ذرا پیشتر سرحد عبور کئے ہوئے اور براہ سفاکس قسطنطنیہ جانیوالے تین ترک جو بیہ گاڑی مین بیٹھے ہوئے ہمین ملے جو میدان جنگ سے تابنی گردان پچیس روز کے عرصہ مین براہ دیہیات دوری کے راستہ سے پہونچے تھے گو جنگ اٹلی کے باعث بظاہر ہر ایک چیز سے جو دولت مین شمار کیجا سکے محروم ہو چکے تھے مزید برآن دو شخصون کی ٹانگون مین زخم بھی موجود تھے مگر اس پر بھی باوجود حفظ مراتب کی پابندی کے اُن کی ہر ایک بات سے زندہ دلی مترشح ہوتی تھی اور وہ یہ سُنکر بہت خوش ہوئے کہ مین اُنکی قوم سے ہمدردی رکھتا ہوا طرابلس جا رہا تھا۔ سفاکس سے تا اختتام سفر تمام عرب اس سے مطلع معلوم ہوتے تھے کہ ہم کہان جا رہے ہین کیونکہ اُنکا ہمارے ساتھ غیر معمولی دوستانہ برتاؤ رہا اور حتی المقدور اُنہون نے ہر ایک ممکن موقع کو اپنی دوستی کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔

ہم سے کچھ فاصلہ پر وہ خوبصورت جبل متمتہ کی پہاڑیان سینہ اُبھارے میدان مین کھڑی دکھائی دیتی تھین جن کی ابلغدیون پر سایون کی کثرت مشرقی شاعرانہ نکتہ منظر سے چوٹیون کا کام کرتی ہے اور جن کی وجہ سے سیاحون کو رہبری کے لیے مقامی عربون کا حاصل کرنا دشوار ہو رہا ہے یہ وہی پہاڑیان تھین جہان پر مسٹر بورس بہت سے بارہ سنگون کے شکار کرنے کی اُمید رکھتے تھے مگر باوجود تکمیل جملہ انتظامات متعلق بہ شکار اُنکی رائفلین ابھی تک نہین آئی تھین اس لیے اُنہون نے تابنی غردان بطور مزید عنایت لطف صحبت سے ہمین محروم نہین کیا۔

دو ترکی افسر بہ تبدیل لباس غیر مضرت رسان سیاحون کی وضع سے

مدین کی ایک گلی مین کھڑے ہوئے سرحد عبور کرنے کے موقع کا انتظار کر رہے تھے میرے خیال مین تقریباً ساٹھ افسر اسی ترکیب سے نکلکر اپنے رفقا کے شریک حال ہو چکے ہین۔ ہمنے سرحد کے قریب ایک چھوٹا سا ڈھیر اُن یورپین ٹوپیونکا دیکھا جنھین عثمانی سپاہیون نے اپنی سرزمین کا یقین ہوتے پر اپنی جیبونسے چھپی ہوئی طربوش نکالکر پہنتے اور اپنی کارروائی کے بخیر وخوبی انجام پانے کی مسرت مین قہقہہ لگاتے ہوئے پھینکدیا تھا۔

مین خصوصیت سے اُس عجیب اور زیر تربیت جائیو فوج کے دیکھنے کا متمنی تھا جس کا ایک حصہ مدین کے قریب تعینات ہے اور جس کے سپاہیون کے زیب تن ہونے سے اُس معمولی آسمانی و سُرخ وردی کو جو فرانس کی عام پلٹنون مین مروج ہے اسوجہ سے عار ہے کہ اسکے سپاہی چور اوچکے اور قاتل ہونے کے سبب قواعد وغیرہ کے بعد شام کو حفاظت سے مقفل کردیے جاتے ہین۔

اس جائیو فوج سے وہ فارن لیجن (غیر ملکی) فوج متعینہ جنوبی الجیریا جس مین کسی زمانہ مین ایک بشپ معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھرتی ہوا تھا اور بالفعل نصف جرمن اور نصف باستثنا انگریزی قوم کے دیگر اقوام کے سپاہی ملازم ہین مختلف ہے۔

آج کل جنوبی ٹیونس مین یہ پرنتائج حکایت بہت مشہور ہو رہی ہے کہ ایک شریف علم حیوانات کے شایق انگریز سیاح نے غفسہ کے غارون مین رہنے والی چمگادڑون کے نمونے لانیوالون کو فی چمگادڑ پچاس سانٹیم انعام دینے کا اعلان کیا تھوڑے ہی عرصہ بعد ایک عرب زندہ چمگادڑون کی چار بھری ہوئی بوریان لے آیا جنھین دیکھکر یہ نادان سیاح بہت گھبرایا

اور اُس وقت سے بچنے کی کوئی سبیل نہ معلوم ہونے پر اُسکو مجبوراً حسب وعدہ آٹھ پونڈ کی گرانقدر رقم ادا کرنے پڑی۔

بنی غردان کو جانیوالی سڑک سرکاری طور پر لیبیٹ کھلاتی ہے جسکی شکستہ حالت دیکھکر میرا موٹر کار ونکو زیادہ کرایہ پر حاصل کرنے کا افسوس جاتا رھا کیونکہ مالکان کے لیے اپنی مشین اور ٹائٹر دان کو ایسے ناہموار سڑک پر لیجانا خالی از خطرہ نہ تھا۔

طغیانی کے آثار سے جو ہر ایک جانب نمایان تھے ظاہر ہوتا تھا کہ زمانہ برسات مین یہ سڑک تقریباً ناقابل گذر ہوتی ہوگی۔ راستہ مین ہمین ایک ایسی خشک ندی بھی ملی جس مین کماحقہ طغیانی کے آثار پائے جاتے تھے اور جو سڑک کے ایک پُل کے نصف حصہ کو بہالے گئی تھی جس کی وجہ سے پانی کو دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑا تھا۔

بنی غردان کے جسپر شیوخ حکومت کرتے ہین ایک فوجی حلقہ مین واقع ہونے کے باعث جہان ہم دوپہر کو پہونچ گئے تھے۔ گھوڑون اور اونٹون کے لیے کمان ڈینٹ سے احکام حاصل کرنے پڑے یہان خوش قسمتی سے انجمن ہلال احمر کے چھ ترکی ڈاکٹرون کی ایک ایسی جماعت سے ملاقات ہوئی جو معہ بہت سے شفاخانہ کے اردلیون ذخیرون اور تیمار دار مردون کے بسرکردگی نہایت ملنسار اور ذی علم ڈاکٹر عبدالکریم سا طیر بے پروفیسر طب استنبول یونیورسٹی جلد میدان جنگ کو روانہ ہونیوالی تھی۔ زمرۂ ملازمان مین پیرٹ فیشن کی اونچی ہیٹ او دبکری کی کھال کا کوٹ پہنے ہوئے ایک البانی عثمان نامی شخص بھی تھا جو مستعد اور شہسوار ہونے کے ساتھ یونانی اور ترکی زبانین جانتا اور مجسم تمسخر ہونے کی وجہ سے سب کی دلبستگی کا باعث

تھا۔ اسی ہلال احمر کی پارٹی کے ساتھ میرے لندن کے متعارف کپتان ٹبلیھم بھی تھے جو قبل ازین بماتحتی جنرل فرنچ جنوبی افریقہ کی جنگ مین شریک ہو چکے تھے انکو دوبارہ اور پھر ایسے موقعہ پر دیکھنا بہت زیادہ پرمسرت تھا۔

اِس پارٹی کو بہت دقتین برداشت کرنے کی وجہ سے سرحد تک پہونچنے مین ایک ماہ کا عرصہ صرف کرنا پڑا اور جبکہ سفر کی ابتدا بر آرام اور بینٹ ایکسپریس ریلوے سے کی گئی تھی تو اس کی انتہا ذلیل اور تکلیف دہ کاروانی طریقہ پر طے مراحل کی صورت مین ختم ہونیوالی تھی یہ جماعت قسطنطنیہ سے براہ مارسیلز جب ٹیونس پہونچی تو تیمارداروں کی تعداد مین زیادتی کا شبہ ہونے پر سرکاری کاغذات کی گہری جانچ پرتال کے بعد تقریبًا ایک درجن نرس روک دئے اور واپسی پر مجبور کئے گئے۔

ہماری انجمن صلیب احمر کو بھی براہ انسانی ہمدردی قابل ڈاکٹرون اور تیمارداروں کا انگریزی اسٹاف طرابلس ضرور بھیجنا چاہیے جبکہ ایسی مدد عثمانیون کے حق مین نعمت غیر مترقبہ اور ہماری کروڑون مسلمان رعایا ہند کی منظر مین مستحسن قرار پائیگی۔

غبیض مین ایک عرب رہنما محمد کا چھوٹا سا مکان سر راہ واقع تھا جسکی وجہ سے مکین کو اپنے پیشۂ رہنمائی کی ضرورت یعنی مسافرون کی آمد و رفت کی خبرگیری مین خاص سہولیت حاصل تھی محمد اپنے چست لباس مین خوبصورت معلوم ہوتا تھا اور حسب بیان نامبردہ اس کی پھندنے دار ٹیونس کی ٹوپی ساڑھے چار فرانک اور ریشمی لبادہ معہ ٹوپ جو باہم سلے ہوئے تھے ساٹھ فرانک کی قیمت کے تھے۔

رہنما مذکور عزیزیہ تک میری اور مسٹر ایبٹ کی خدمتگاری کا معاملہ طے

کرکے اپنی بیوی اور رشتہ کے بھائی سے رخصت ہوئے اور سامان سفر درست
کرنے کے لیے اپنے مکان مین چلا گیا جہان سے وہ الوداع کہہ کر تھوڑی دیر
مین معہ اپنے روزانہ پہننے کے کپڑون کی گٹھری کے واپس آکے ہمارے اسباب
کی بوری پر سفر کرنے کے لیے تیار ہو کر بیٹھ گیا۔ ہم معہ اُس سنے طازم کے سرحد
کے قریب ہوتے جارہے تھے جس کی بابت مجھے بہت اندیشہ تھا کہ بدون
صریح اجازت کے سرحد کیونکر عبور کرسکیگا۔ لیکن اُس نے مجھے یہ کہکر مطمئن
کردیا کہ اگر محافظان سرحد اُسے واپسی پر مجبور کرین گے تو وہ بظاہر رنجیدہ حالت مین
اُن کے احکام کی تعمیل کریگا مگر رات کو خرگوش کی طرح پوشیدہ طور سے سرزمین
طرابلس کے کسی قریبی مقام پر آکر ہم سے ملجاویگا۔

پانچ دن کے سخت سفر کے بعد مسافر بنی غردان سے عزیزیہ تک پہونچ
سکتا ہے یہ امر آسان نہین ہے کہ کوئی شخص یکے بعد دیگرے منازل کی ٹھیک
ٹھیک کیفیت بیان کرسکے کیونکہ جہانتک مجھے معلوم ہے طرابلس کا کوئی قابل
اعتبار اور صحیح نقشہ موجود نہین ہے یہنی کہ جو نقشے دستیاب ہوتے ہین اُن مین
باہم مختلف مقامات کے نامون مین بھی اختلاف ہے حال ہی مین جو دو نقشے
لندن اور فرانس مین مرتب ہوئے ہین اُن مین بنی گردان تک کا پتہ نہین
حالانکہ یہ شہر سترہ سال سے آباد ہے بہرحال اُس شخص کی رہنمائی کے لیے
جو براہ سمندر ٹیونس پہونچے یہ ظاہر کرنا مفید ہوگا کہ اسکے واسطے سب سے
سیدھا وہ راستہ ہے جسکا طول دو سو چالیس کیلومیٹر یا ڈیڑھ سو میل ہے
اور جو شوشہ بوقماش زوارہ اور زاویہ ہوتا ہوا بنی گردان جاتا ہے۔

دوسری سمت کے متعلق مجھے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ جو شخص براہ
مصر شرقی سرحد کو عبور کرکے ولایت طرابلس مین داخل ہونا چاہے اُسے

بہت زیادہ وقت کا مالک ہونے کے علاوہ ایسے تکلیف دہ بیابانی سفر کے واسطے تیار رہنا چاہیے جبکہ سلسلہ باشندا سفر یا محتاج زندگی کی عزو ستیابی کی صورت مین کم سے کم چھ ہفتہ تک جاری رہیگا

یہ امر تقریباً ناممکن ہے کہ نشا طبے کی فوج کا تعلق بیرونی دنیا سے کسی وقت مین بھی منقطع کیا جا سکے کیونکہ ایک تو ٹیونس کی تمام مسلمان آبادی دوسرے باشندا ایک لاکھ اطالیون کے برعظم یورپ کے ہر حصہ کے اُن کثیر باشندگان کا بہت بڑا حصہ جو ٹیونس مین اقامت پذیر ہین ترکون سے اُن کی موجودہ کوششون مین دلی ہمدردی رکھتے ہین - اور ایسے ہی محسوسات مصر کے طول و عرض مین پھیلے ہوئے پائے جاتے ہین اس صورت مین اگر ٹیونس اور مصر کی گورنمنٹین ھر ایک قسم کی احتیاط عمل مین لاتے ہوئے بھی اپنے تمام یورپین سپاہی صرف اسی خدمت کی انجام دہی کے واسطے مامور کردین تو بھی ان وسیع اور ناقابل تسخیر سرحدونکا بہت چھوٹا سا حصہ کسیقدر قابل اطمینان نگرانی کے تحت مین داخل فرض کئے جانے کے قابل ہوگا اور بہت بڑے حصہ کے واسطے انھین مصری سوڈانی اور عربون کی ضرورت واقع ہوگی جن کی اپنے ہم مذہبون سے گرم جوشانہ ہمدردی مسلمہ ہے -

بخلاف اسکے فرانس کو خود شیمی خور مقامی اطالیون نے اپنے سفیہانہ چال چلن سے اس قابل نہین چھوڑا کہ وہ بخوف بدامنی اپنا ایک سپاہی بھی زیادہ عرصہ کیواسطے سرحد پر بھیج سکے - کیونکہ مقامی اطالیون نے اپنے ہموطنون کی بآسانی حاصل ہونیوالی ابتدائی فتوحات کی تقریب پر برانگیختہ کن طریقون سے اظہار مسرت کیا جس کی وجہ سے قصبات و مواضعات کے عربون مین سخت اور نفرت آمیز اشتعال پیدا ہوگیا -

یٹونس کے حکام پر بالکل بیخبری اور لاچاری کے عالم مین اُس قومی تنفر کے نتیجہ کا اظہار ہوا جبکہ وہ اپنی عربی لباس رکھنے والی فرانسیسی زواوفوج کو بتعداد کثیر مراکو اور ٹیونس کے ہیضہ سے متاثر ہونے کے سبب دیگر قسم کی تمام فوجون کو بطور عارضی دارالحکومت سے دُور دراز فاصلہ پر پہنچ چکے تھے چنانچہ عربون اور اطالیون کے درمیان تشویش ناک ہنگامہ برپا ہونے پر صرف ڈھائی سو زواوفوج کے سپاہی میسر آسکے اور بغیر بندش ظلم وقتل تمام دن جاری رہا۔ بائنرٹا سے بذریعہ تار مدد طلب کی گئی اور چار سو زواوفوج کے اور سپاہی بہم پہونچنے پر شہر مین معمولی امن قائم کیا جا سکا۔ لیکن اسپر بھی۔ یورپیون کو مقررہ وقت کے خلاف دیسی حلقون مین جانے کی اجازت ہفتون نہ دیجا سکی۔

طرابلس کے متعلق عام طور پر گفتگو کرنیکا اشتیاق تمام سرحدیون مین پایا جاتا تھا۔ کیونکہ آج کل جنگی کاروائی بالکل بند تھی اور اس کے ساتھ ہی یہ بات صاف نظر آتی تھی کہ اطالیون کو بڑی دقتون کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اُنکے کمانڈرنے ہر ایک ممکن کوشش اِس امر کی کی تھی۔ کہ عام طور سے یورپ اور خصوصیت سے اٹلی مین اِس کی دقتون کی خبرین نہ پہونچنے پائین۔

طرابلس کا ہیضہ اور پانی کا قحط اطالین حکام کی بڑی پریشانی کا باعث ہو رہے تھے حتی کہ شمالی افریقہ مین اِس صلیبی جنگ کرنیوالی کثیر التعداد فوج کو بناچاری سرزمین اٹلی سے پینے کا پانی منگانا پڑا۔

فریقین کی فوجون کے باہمی فرق کے متعلق کوئی اختلاف نہین ہے ایک ترک خواہ نظام سے تعلق رکھتا ہو یا ردیف سے حتی کہ ایک بیقاعدہ عرب بھی اٹلی کے کمزور اور جلد گھبرا جانے والے سپاہی سے ہر طرح برتر ہے۔

ایک مسن ترکی جنرل نے اعلان دیا تھا کہ اطالین اپنی جس فوج کو پسند کریں لے آویں اور ایک مقررہ میدان میں مساوی التعداد عثمانی بہادروں سے نبرد آزما ہوکر جنگ کا فیصلہ کرلیں۔ اگرچہ یہ طریقہ جنگ فی زمانہ بیقاعدہ ہے مگر اس کے اندر ایک ایسی خوبصورتی پنہاں ہے جس کی قدر سچا بہادر ہی جان سکتا ہے۔

اٹلی کی طرابلس میں غیر حالت ہونے پر فرانسیسیوں کے علاوہ یہودیوں بحر روم والوں اور نامعلوم القوم کے بہت سے باشندوں نے جو ٹیونس اور الجیریا میں سکونت رکھتے ہیں کھلے طور پر اٹلی کی جانب داری شروع کردی ان لوگوں کی جانب داری بعض حالتوں میں خودغرضی اور لالچ سے پاک بتلائی جائے مگر مصلحت اور موقع کا خیال اُنکے طریقہ عمل کو اسکے خلاف ظاہر کرتا ہے کیونکہ اول الذکر یعنی فرانسیسی حکمران جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور موخرالذکر تمام اقوام تجارتی جماعت سے جبکہ ایک طرف فرینچ افسر ترکوں کی ہمدردی پر ملکی مصلحت کو ترجیح دینے پر اس لیے مجبور تھے کہ انھیں دیسی عربوں سے کسیقدر خوف آمیز بے اعتباری ہے تو دوسری طرف اطالین فوجی ضروریات کے باعث ٹیونس الجیریا کی تجارت کو کثیر التعداد جانوروں اور کثیر المقدار گوشت و ترکاریوں کی گرانقدر قیمت پر برآمد کا زرین موقع ہاتھ آیا ہے اس لیے لامحالہ ٹیونس کی حکمران اور تجارت پیشہ جماعتیں خوف زدہ ہوئیں کہ اٹلی کو مبادا طرابلس میں ناکامیابی نہو جائے۔

آج کل ٹیونس و مصر میں یہ اہم سوال درپیش ہے کہ اگر عرب یورپ کی ایک دول عظام میں شمار ہونیوالی طاقت کے حملہ کو غیر موثر ثابت کردیں۔ تو اس حالت میں اُن کے لکھوکھا شمالی افریقہ کے ہم مذہبوں پر جو صرف

تلوار کے زور سے مطیع رکھے جاتے اور مختلف مقدار مین اپنے عیسائی حاکمون سے نفرت کرتے ہین کیا اثر پڑیگا۔

ایبٹ اور مجھ سے ایک عرب نے اولاً بار برداری کے دو اونٹون کا کرایہ بارہ بارہ فرانک طے کیا بعد ازان صرف ایک ہی اونٹ پر ہمارا سب اسباب بار کر کے چوبیس فرانک کا طالب ہوا مگر یہ عربی وضع کا دہوکا ہم پر کارگر نہو سکا۔

گھوڑون کی سواری پر ہمنے صحرا کا کاروانی سفر شروع کیا ہمارے پیچھے سواری کو تیز رفتار و پر آرام موٹر کارین شہر نبکو زمانہ حال کے خوش اسلوب مسافر خانے اور کھانے پینے کو لذیذ و لطیف غذائین قسم قسم کے پانی اور شرابین غرضیکہ یقینی بآسانی حاصل ہونیوالے اور آرام دہ سامان موجود تھے لیکن ہمارے سامنے صرف بظاہر نہ ختم ہونیوالا صحرا تھا سامان راحت کو چھوڑ کر تکلیف دہ صحرائی سفر اختیار کرنے کا باعث اُس نئے علم کو حاصل کرنیکا شوق تھا جسے بصورت سوال اس طرح کہہ سکتے ہین کہ وہان ہم کیا دیکھین گے اُس کے ساتھ ہی دو اور سوالات وجہ پریشانی ہو رہے تھے کہ کس طرح سے زندگی بسر کرین گے اور کب واپس ہون گے اُسوقت ان تمام سوالات کے جوابات طاقت بشری سے باہر تھے اور اُن کی نسبت صحیح حالات آیندہ کا علم رکھنے والا خدا ہی خوب جانتا تھا۔

ہمارا بڑا قافلہ بی عروان سے شام کے تین بجے روانہ ہوکر تقریباً آٹھ بجے شوشہ پہونچا جہان ہمنے نکھری ہوئی چاندنی مین اپنے سامان کا انتظار کیا یہ فرانسیسی آخری مقام ایک محفوظ پڑاو و تار گھر رکھتا ہے جہان ایک ٹھیکہ دار اور ایک عرب محرر تار سے ملاقات ہوئی یہین ہمین یہ افسوسناک واقعہ پیش

آیا کہ یکایک چھ عرب افسر ایک جرمن ڈاکٹر کو جو انجمن ہلال احمر کے پردہ مین
سفر کر رہا تھا اور جس کی نسبت جرمنی فوج کے طبی اسٹاف سے تعلق رکھنے
کا شبہ تھا روکدینے کے احکام لیے ہوئے نمودار ہوئے جبکہ یہ قلیل رقم اور ایک
چھوٹے سے چرمی بکس کے ساتھ بلا کسی خیمہ یا کسی اور ضروری چیز کے بہزار
دقت سرحد تک پہونچ چکا تھا تو ایسی صورت مین احکام کی تعمیل کا زیادہ
گران ہونا ایک قدرتی امر تھا اور اُس سے ڈاکٹر کا پریشان ہونا فطرۃً لازمی
دُنیا کو یونانی زبان کے مٹی پر کندہ کیے ہوئے پُرانے الہامی الفاظ یاد ہین
جنکا لفظی ترجمہ بطریق تصرف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص طرابلس مین اتنی دیر کر کے
آئے کہ صلح کے شرائط پر بحث ہونی شروع ہو گئی ہو تو اسے اپنی غلطی کے لیے
افسوس کرنا پڑیگا۔ سب قافلہ والے اپنے سفر کو جاری رکھنے کے خواہشمند تھے
لیکن اسباب کا بہت پیچھے چھوڑ دینا بھی تکلیف دہ تھا مجبوراً شوشہ ہی مین
شب باش ہونا پڑا جب کوئی شخص جنگ کے جادو سے مسحور ہونے کیلیے
میدان جنگ کی طرف بڑھتا ہے تو اس کی اہلیت کا بڑی سختی سے امتحان
کیا جاتا ہے چنانچہ کاروانی طریقہ کی پہلی ہی منزل پر شوشہ بن مجھے معہ اور
آٹھ آدمیون کے ایک کمرہ کی زمین پر سونا نصیب ہوا جسکی وجہ سے صبح پانچ
بجے بیدار ہونے پر مجھے کپکپا دینے والی سردی معلوم ہوئی گو خوش قسمتی سے
بینے عزیزیہ مین ایک عرب سے سفری بستر خرید کر لیا تھا مگر بدقسمتی سے اسکے
اکثر پیچھے رہ جانے کی وجہ سے اس سفر مین مجھے بہت دفعہ زمین پر سونے
اور کبھی کبھی پڑ رہنے کا اتفاق ہوا کیونکہ زمین کے پتھریلی ہونے کیصورت
مین بخوبی نیند کا آنا دشوار ہے رات ہی کو روانگی کا وقت ساڑھے پانچ بجے
طلوع آفتاب قرار دیا گیا تھا۔ لیکن جہان عربون سے واسطہ ہوا وہان بہتر

سے بہتر تدابیر بھی کارآمد ثابت نہین ہوتین چنانچہ ساڑھے آٹھ بجے صبح سے پہلے
ہم روانہ نہو سکے۔

زمین کی نمی اور آسمان کا کہر مانع تیز رفتاری تھے ہی کہ شوشہ کی منظرون
سے غائب ہوتے ہی موسلا دہار مینہ برسنے لگا اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے کھائی
کھڈے اسقدر بھر گئے کہ ہم گھوڑون کو بخوبی پانی پلا سکین۔ عربون کی حالت بری
تھی گھوڑون کے قدم ہر قدم پر پھسلنے اور غریب اونٹ چپکنے والی ریت مین
دہنسنے لگے۔

سرزمین طرابلس پر بوقماش لب ساحل اتنگن آباد ہے جس جگہ پہلے کسی
زمانہ مین رومیون کا شہر پسپنڈن آباد تھا یہان پرانا ترکی قلعہ بھی ساحل کے
قریب پہاڑی پر واقع ہے اور ایک کم بلند چٹانون کا سلسلہ ساحل کے متوازی
دو میل تک پھیلا ہوا اور اُس جگہ کو گھیرے ہوئے ہے جہان ایک عمدہ بندرگاہ
تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ بحالت موجودہ چند کشتیان ترکی بلاک ہوس کے دائین
جانب پھیلی ہوئی تھین۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہ پرانی لنگر اندازی کی جگہ شمالی
افریقہ کے اور بندرگاہون کی بدقسمتی مین شامل ہو چکی ہے اور اُنکیین کی طرح
اُس ریت کی کیچ نے جو اس خطرناک کنارہ مین بکثرت پائی جاتی ہے اسجگہ کو
بھی خراب کر دیا ہے۔

یہ مجھے پہلا ہی موقعہ تھا کہ مینے بوقماش مین ترکون کے مقابلہ مین اٹلی
کی فوجی طاقت ان نیچی نیچی چٹانون سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک اطالین
کروزر کی شکل مین دیکھی جس کے دو دو کشون سے دہوان نکلتا ہوا ہمین دکھائی
دے رہا تھا ہمارے بوقماش پہونچنے سے پانچ دن پہلے پرانے ترکی قلعہ پر
اِس حالت مین کہ اُس کے محافظون مین صرف ایک ترک اور دو عرب

سپاہی تھے اطالیون کی اس تنگنظرفی کے باعث گولہ باری کی گئی تھی جس کی
نسبت اِس صورت مین کہ یہ قلعہ فوجی نظر مین کچھہ خصوصیت نہین رکھتا
تنگنظرفی کے سوا اور دوسرا خیال قائم نہین کیا جا سکتا۔ اِس گولہ باریکا فائدہ
صرف اسقدر ہوا کہ قلعہ کی عمارت مین دو یا تین سوراخ ہو گئے۔ مینے بچشم خود
بارہ پونڈ وزنی پھٹنے والے گولے کے اجزا اِدھر اُدھر بکھرے ہوے دیکھے
قلعہ کے محافظون کی یہ چھوٹی سی تعداد بظاہر جنگی جہاز کی موجودگی سے ہراسان
تھی نہ دوبارہ گولہ باری کے خیال سے خوف زدہ۔

انجمن ہلال احمر کی پارٹی جس مین اکثر اشخاص طربوش سے پہنے ہوئے
تھے بیس آدمیون پر مشتمل اور اٹلی کی بحری توپون کے لیے ایک للچانیوالا نشانہ
تھے اس لیے ڈاکٹر عبد الکریم بے نے ازراہ دانشمندی بوفماش سے روانگی
اور پھیر کا راستہ اختیار کرکے ہلال احمر کی پارٹی کے کاروان کو اطالیون کی نظر
اور توپون کی زد سے محفوظ کر لیا ورنہ وہ گولے جو بعد مین پھینکے گئے اگر طبی ذخیرہ
کے اونٹون کے قریب گرتے تو انکا راہ گریز اختیار کرنا بہت زیادہ باعث
نقصان و دلشکن ہوتا قبل روانگی ڈاکٹرون کو عربون سے معلوم ہوا تھا کہ زوارہ
پر بھی جو ہماری دوسری منزل مقصود تھا اکثر اوقات گولہ باری کیجاتی ہے۔
چنانچہ اُس معقول وجہ کی بنا پر جس کے باعث بوفماش ترک کرنا لازم تھا
وہ زوارہ سے سات میل جانب جنوب رگڈالن مین رات بسر کرنے اور صبح کو
جو راہ مناسب معلوم ہو اُسے اختیار کرنے کا ارادہ کرکے ہمارے جلد جمع کرنے پر
روانہ ہو گئے۔ کپتان ٹیلیہم مسٹر ایبٹ اور مین بلاک ہوس مین مقیم رہے
جس کی بوجہہ شکستگی و کہنگی آواز دینے والی چوبی دیوارون کے نیچے بیٹھکر ہم نے
ناشتہ کیا جہاز والون نے ہمین اچھی طرح دیکھا مگر گولہ باری نہین کی اسکا سبب

جیساکہ ترکون کا خیال ہے یا تو میری انگریزی ٹوپی تھی جسکو ابھی تک طربوش
سے نہین بدلا تھا یا اغلبًا یہ کہ دشمن کے ایجنٹون نے بے سلسلہ کی تاربرقی
یا کسی دوسرے ذریعہ سے اُنھین مطلع کردیا تھا کہ یہ انجمن ہلال احمر کا
کاروان ہے ۔

اُن عربون کے پاس جنہون نے گولہ باری زوارہ کی اطلاع دی تھی
سبک قسم کے اسلحہ مین شمار ہونیوالے ایک ایسے قرابین ساختہ براشیاء
بھی تھی جس پر پندرہ سو میٹر کے دیدوان لگے ہوئے تھے اور جس کے نال
کے نیچے چارون طرف گھومنے والی سنگین قائم تھی ۔ اس بندوق کے
کنارے مین ایک بظاہر نہ معلوم ہونیوالا خانہ تھا جس کے اندر تیل کی کپی اور
بندوق صاف کرنیکا سامان پوشیدہ طور پر موجود تھا جب مینے اس پراسرار
خانہ و سامان کی نسبت اسکے فخر کنان مالک کو مطلع کیا تو وہ عرب اس
خفیہ خزانے کے علم پر بہت ہی خوش ہوا

مجھے طرابلس[۱] مین ہمیشہ اس بات کا افسوس رہا کہ مینے بجائے
سپاٹ عربی زین کے جس کے رکاب ڈوال اسقدر چھوٹے تھے کہ بحالت
استعمال گھوڑدوڑ کے سوار کی طرح تکلیف مین رہنا پڑتا تھا اور استعمال
نکرنے پر گھوڑے کو دُلکی یا پاشتا دوڑانے کی صورت مین اس کی رکابین
کھٹا کھٹ کی آواز کے ساتھ گھوڑے کے دونون پہلوؤن مین لگتی تھین
جو مرکب کی تکلیف اور راکب کی ناگواری کا باعث تھین آرام دہ فرانسیسی
فوجی زین کیون نہ خریدا جس کے قبور اپنے بعد کارآمد ہونیکا ثبوت باربار
دیتے رہتے اور میرے افسوس کو تازہ کرتے رہتے ہین اپنی تمام عمر مین ۔

---

[۱] یکے از امصار ولایت اطالیہ ۱۲

جسقدر پر مصائب سفر کیے ہین اُن سب مین عام تکلیف کے لحاظ سے شوشہ
سے رگڈالن تک گیارہ گھنٹے کا سفر بہت سخت تھا۔

طرابلس مین ہمارے سفر کی اکثر منزلین بسا اوقات نہ ختم ہونیوالی
معلوم ہوتی تھین۔ ایسی صورت مین تاریکی ہو جانے کے بعد گھوڑون
کے جھنڈ دیکھنے یا کتے کی آواز سُننے سے منزل کے قریب الاختتام ہونیکا
یقین کرتے ہوئے بغرض مزید اطمینان قیام گاہ کی نسبت کسی بدو سے سوال
کرنے پر جواب یہ سنکر کہ منزل مقصود کچھہ دور نہین ہے ہم بہت ہی مایوس ہو جاتے
تھے کیونکہ یہ فقرہ طرابلس جیسے ملک مین جہان وقت اور فاصلہ کی کچھہ
پرواہ نہین کیجاتی ہے منزل مقصود کے دور ہونیکا مرادف ہونے کے لحاظ
سے ناگوار خاطر ہونے کے قابل ہے۔ لیکن عرب اُسکی پرواہ نکرکے اوپر آسمان
کی طرف آنکھین اُٹھا کر اور پھر نیچے زمین کی طرف دیکھکر مطمئن صورت سے
بیساختہ کہدیتا ہے کہ اللہ بزرگ ہے اور ریگستان وسیع۔

زوارہ سے جہان گولہ باری ہوتی رہتی تھی رگڈالن مین بغرض حفاظت
آئے ہوئے اسقدر عورتین اور بچے بھرے پڑے تھے کہ قصبہ مین کوئی خالی مکان
روپیہ یا مروت کی خاطر حاصل نہین ہو سکتا تھا۔ لیکن قصبہ کے افسرون
نے ہماری ہر طرح خاطر کی اور ہمین ایک عربی ڈیرا اور دو کمرے دیئے گئے۔
جنمیں سے ایک کی عجیب قسم کی تختہ بندی ہو رہی تھی اور دوسرے مین
ایک فرینچ انجنیر مقیم تھا رات سرد تھی اور ہمارے اونٹ بہت پیچھے
اس لیے ہمین کوئی آرام کا موقع نہین تھا اور ہمنے رات بڑی تکلیف سے
گذاری صرف اونٹون کے بالون کا ایک کمبل زمین پر بچھانے کو ملا اور
اوڑھنے کے لیے بجز اوورکوٹون کے ہمارے پاس کچھہ نہ تھا بجز میرے تمام

آدمی رات بھر سردی محسوس کرتے رہے کیونکہ مین آٹھ سوتے ہوئے آدمیون کے اوپر سے گزرتا ہوا ایک ایسے کونے مین پہونچ گیا تھا جہان مجھے اپنے اوپر چٹائی ڈال لینے کا موقعہ ملگیا۔

ہلال احمر کے ڈاکٹرون کے پاس ایک ٹین مسّل[1] دودہ کا تھا جس مین رات جو کی کرکری روٹی ڈبو کر کھائی تھی۔ صبح کو ایک عرب اور اُس کی بیوی عمدہ غلاطہ روغن زیتون مین بھون رہی تھی چنانچہ ہمنے شکم سیر ہو کر اُن کا ناشتہ کیا عبدالکریم بے کے غلاطہ مین دو چھوٹی چھوٹی عرب لڑکیان اور ایک فاقہ کش کتا شریک تھے عبدالکریم بے کی سی فیاضی ترکون مین عام ہے کیونکہ ترک عربون کے برخلاف جانورون تک پر رحم کھانیوالے ہوتے ہین۔

اثنار سفر مین ہی ہمارے ملازم محمد نے اپنے اصلی جوہر دکھلانے شروع کردیے گو اُس نے یورپ کے مختلف حصے اور برسیلز کی نمایش بھی دیکھی تھی مگر یہ سیر عجائبات اور سفر اس کی اصلاح مین کچھ کارآمد ثابت نہین ہوئے وہ ایک شیخی خور بکی اور نا قابل آدمی تھا اور صاف لیکن عجیب فرانسیسی زبان بولتا اور بسا اوقات فرانسیسی گیت بھی گاتا تھا مجھ سے اُس نے بیان کیا کہ ٹیونس مین ایک فرانسیسی افسر سے ایک خوبصورت لیڈی کے متعلق لڑائی ہوجانے پر اُسنے فرانسیسی افسر کو ڈوئیل کا چیلنج دیا تھا جس نے خوف اور بدنامی کے خیال سے دو سو فرانک نذر کرکے اس معاملہ کی شہرت کو دبا دیا نہین معلوم محمد میری عقل کی نسبت کیا رائے قائم کی تھی اور کیا فی الحقیقت محمد کا یہ خیال تھا کہ مین اُس کے اس بیان کو سچ باور کرونگا۔

[1] نام کا کارخانہ ۱۲

پچھلے دن عربی زین کی بدولت پچپن کیسلومیٹر کے سفر مین اسقدر تکلیف اٹھائی تھی کہ مینے باوجود سخت تمازت آفتاب کے سواری کے مقابلہ مین زوارہ تک سات میل پیدل چلنے کو مرجح سمجھا اولاً پیلی اور بارش کیوجہ سے چمکنے والی ریت کا وسیع میدان طے کرکے ہم ایک درختون کی قطار مین پہونچے بعدازان اُن ریت کے ٹیلونکو جن کے بدون سرزمین طرابلس کا نقشہ بھی تصور مین نہین لایا جاسکتا یکے بعد دیگرے طے کرتے ہوئے گولہ باری سے پائمال کئے ہوئے قصبۂ زوارہ کے بازار مین داخل ہوئے جہان ایک عرب کے ادنی درجہ کے مکان پر شراب کا سائن بورڈ لگا ہوا تھا۔ روٹی۔ پیاز۔ لیمون۔ خرمے۔ اور کھجورون کی خوب خرید و فروخت ہو رہی تھی مسلمان آبادی مین شراب کا اشتہار سمندر کی طغیانی کے باعث کہا جا سکتا ہے۔ یہان مین ایک قہوہ خانے مین کچھ کھا پی رہا تھا کہ یکایک ایک سمت سے شور وغل کی آواز آئی مین فوراً موقعہ پر پہونچا تو ہلال احمر کے پردہ مین سفر کرنے والے جرمن ڈاکٹر کو مجمع کے درمیان کھڑا پایا جواب شب کے پردہ مین سرحد عبور کرکے سمندر کے کنارے کنارے زوارہ تک پہونچ گیا تھا اور گو اس کی شکل ولباس بہت خراب حالت مین تھے مگر وہ اپنی کامیابی پر بہت خوش تھا ادہر تمام مجمع اس کے خلاف غصہ کا اظہار کر رہا تھا مگر میرے سمجھانے پر کہ یہ جرمن ڈاکٹر ترکی فوج سے ملنے کو جا رہا ہے سب نے بڑی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا اور اُس کو بہت اچھی چاء پلائی ڈاکٹر نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک عرب نے اٹلی کا باشندہ سمجھکر اسپر حملہ کیا تو اُس نے اُسے برونگ ریوالور کا ہم شکل سگریٹ کیس بطور تنبیہ دکھا کر بھگا دیا تہا۔

اِس انسانی تار برقی کے ذریعہ سے جو مثل تمام دنیا کے طرابلس مین بھی ذریعہ اطلاع تھی مجھے اپنے پہونچنے سے پیشتر معلوم ہو چکا تھا کہ ایک پُر اسرار

انگریز دو ہفتوں سے زوارہ مین مقیم تھا لیکن بظاہر کوئی شخص اس امر سے واقف نہین معلوم ہوتا تھا کہ یہ انگریز طرابلس مین کس حیثیت سے داخل ہوا تھا یہ راز مجھپر اُسیوقت منکشف ہوا جب افسران زوارہ کی قیامگاہ مین داخل ہوکر مینے گھٹنون پر لنسے باندہے اور کسیقدر فوجی وضع کے ایک ہم ملک کو دیکھا جس کے بشرہ سے باشندہ برطانیہ ہونے کے علامات بین طور پر ظاہر ہورہے تھے اس شریف آدمی کو جو طرابلس مین عرصہ تک میرے ساتھ رہا اور جسکے میدان جنگ تک پہونچنے کے حالات عجیب وغریب اور دلچسپ تھے اس کتاب مین مسٹر بی کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔ بی کسی زمانہ مین ٹرانسوال کے اسپی رسالہ مین ملازم تھا اور میرے نزدیک اعلان جنگ کے کچھ عرصہ بعد تک بحیثیت جاسوس برٹش فوج مین کام کرتا رہا زان بعد بحیثیت افسر پولیس اجارہ دار کمپنی کا تنخواہ دار رہا تھا۔ بی انگلینڈ سے دس پونڈ لیکر روانہ ہوا تھا اور جب وہ براہ مارسیلز ٹیونس پہونچا تو اُس کے پاس صرف چھبیس شلنگ باقی تھے کیونکہ تمام رقم سفر اور اُن حادثات کی نذر ہو چکی تھی جو اثناء سفر مین اُسے پیش آچکے تھے مجبوراً اس تھوڑی رقم پر بھروسہ کرکے ٹیونس سے میدان جنگ کو روانہ ہوگیا۔ بی بجز انگریزی کے اور کوئی زبان نہین بول سکتا تھا۔ اس لیے اسے طرابلس مین اکثر اوقات دقتین پیش آتی رہتی تھین مگر کبھی کبھی اُسے نفع بھی پہونچتا تھا سرحد کے افسرون نے اسباب سے دق آکر کہ وہ بی کی خواہش جنی کہ تمام تک نہین سمجھ سکے بی کو اُسی کے حال پر چھوڑ دیا اور اگر عرب بی کے ساتھ فیاضی سے نہ پیش آتے تو وہ فاقون سے مرجاتا۔

جب باشندگان سفاکس کو بی کا ترکی فوج مین پہونچنے کا ارادہ مالٹیون سے معلوم ہوا تو انہون نے بطور چندہ پیسہ پیسہ

جمع کر کے اُڑسٹھ[۱] فرانک کی رقم سے بی کی مدد کی اور ایک عرب اخبار نویس نے جو عزیزیہ جا رہا تھا اپنی حمایت و حفاظت مین لیا اس صورت سے بی کے لیے راستہ صاف کیا گیا تھا مگر بی بخیریت زوارہ تک پہونچنے پر روکدیا گیا اور جبکہ وہ موسی بے کے احکام کے خلاف آگے کو روانہ ہوگیا تو ایک پہرول کی جماعت خوش اخلاقی کے ساتھ اُسے زوارہ ہی واپس لے آئی۔ بی نے غصہ مین بکواس شروع کردی اور ڈرایا کہ میری قطع حرکت کا برٹش گورنمنٹ انتقام لے گی گو اس کی بکواس بیہودہ اور بے اثر تھی مگر یہ دوسرا اچھا موقعہ تھا کہ بی کی تقریر کا ایک لفظ بھی نہ سمجھا جا سکا۔ زوارہ مین بی کی موجودگی ترکون کی بڑی دقت اور پریشانی کا باعث تھی اسپر بھی ترکون نے بی کے ساتھ ایسا عمدہ برتاؤ کیا کہ شاید برٹش اتاچی کے ساتھ بھی یہ حسن سلوک نہ کیا جاتا کپتان حسن آفندی نے بی کو باصرار اپنا بستر دیا اور خود مین شب ایک تکلیف دہ صوفے پر سوتا رہا جو اسقدر چھوٹا تھا کہ سونے وقت ایک بید کی بنی ہوئی کرسی پیرون کے لیے اُس کے ساتھ شامل کرنی ہوتی تھی اور یہ شریف افسر اپنے کھانے مین بھی بی کو برابر شریک کرتا رہا جس کی بابت بی کا خیال تھا کہ وہ ایسی مہربانیون کا اسوجہ سے کہ وہ ترکون کی طرف سے لڑنا چاہتا تھا ہر طرح مستحق تہا جب اُس نے میرے سامنے اپنا خیال ظاہر کیا تو مجھے بہت غصہ آیا اور مینے اُس سے کہا کہ وہ ناخواندہ مہمان ہونے کے علاوہ بحیثیت سپاہی کے طرابلس مین بالکل بیکار ہے اور سوائے ترکون کے اور کوئی دوسری فوج موجودہ حالت مین اسکا اپنے درمیان ایک لمحہ بھی ٹھہرنا پسند نہین کرسکتی بی اکثر اوقات بیوقوفی سے تنگ ظرفی کی باتین کر بیٹھتا

---

[۱] فرانسیسی سکہ مساوی ہوتا دس آنے کے ۔

تھا جسکا باعث اس کے بہت سے جاہلانہ خیالات تھے مگر اُس کی باتین ہمیشہ نیک نیتی پر مبنی ہوتی تھین کیونکہ وہ فیاض طبیعت اور مہربان دل رکھنے والا شخص تھا۔ایک مرتبہ بی نے سُلطانی فوج کے عمدہ افسرون مین شمار ہونیکے لائق موسلے بے سے کہاکہ اس کی باقاعدہ فوج کی قواعد باقاعدہ نہین کیجاتی اس قسم کی تنقید کا اثر یقینی برا ہونا چاہیے تھا مگر یہ تیسرا موقعہ تھاکہ اس کی تقریر کا ماحاصل نہین سمجھا گیا۔مینے موسیٰ بے سے بی کی سفارش کی تو اُنہون نے مجھ سے کہا تاوقتیکہ صدر مقام سے احکام موصول نہون بی کو آگے جانے کی اجازت نہین ملسکتی۔البتہ میری نگرانی کے بھروسہ پر اجازت ملسکتی ہے جسکو مینے منظور کرلیا۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ بجاے میرے بی نے میری نگرانی کی اور سچ تو یہ ہے کہ اُس سے زیادہ ہمدرد رفیق مجکو کبھی میسر نہین ہوا۔مینے جرأت کرکے بی کو مشورہ دیاکہ اگر وہ باورچی کی خدمت کو قبول کرے تو میرے ڈیرے اور کھانے وغیرہ مین شریک ہوسکتا ہے اور اس صورت سے متفقہ کام مین ہم دونون کو آسانی ہوگی۔اِس انتظام کو بی نے قبول کرلیا جسکی مستعدی اور عملی کام کرنے کی قابلیت نے کیمپ کے قیام کو ایسا پُر لطف بنادیا کہ ہمارے کھانے پر آس پاس کے آدمیون کی نظر رہنے لگی۔بی کا ارادہ تھاکہ جلد والنٹیر بنکر ترکی فوج مین شامل ہوجائے۔لیکن مینے اُسے پیشتر ہی سے مطلع کردیا تھاکہ وہ اپنے ارادہ مین کامیاب نہین ہوسکتا۔کیونکہ بغیر عربی ترکی یا فرانسیسی زبان جانے کمیشن پانے کی توقع نہین ہوسکتی اور بدون قواعد جانتے کے معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھی بھرتی نہین کیا جاسکتا۔رہا عربون کے ساتھ حملون مین شریک ہونا اس صورت مین اٹلی والون کے ہاتھ سے مارے جانے کے بجاے اپنے ہی ساتھیون کے ہاتھ سے قتل

ہونیکا زیادہ قوی احتمال تھا چنانچہ میری تمام پیشینگوئیان صحیح ثابت ہوئین۔
فتحی بے نے بی کو کسی طرح بھی فوجی خدمت مین لینا گوارا نہ کیا جس کی وجہ یہی ہے کہ مسٹر بانٹینگ کی مختصر خدمات نے عثمانی افسرون کو ایسی تکلیف اور دقت مین مبتلا کیا تھا کہ مجھے آئندہ ایسے انگریزی آوارہ گرد آدمیون کے واسطے داخلہ کی قطعی حق بجانب بندش کا خوف ہے جو عثمانی حملہ آور فوج مین بھرتی ہو کر قواعد کی خلاف ورزی کرنا پسند کرتے ہین۔ بی گو بیخوف جاہلانہ بہادری کا پتلا اور شہسواری مین بھی کامل مہارت رکھتا تھا جرأت کا ایک نمونہ تو اس کی اس دلیری سے پایا جاتا ہے کہ بلا کسی تجربہ اور زباندانی کے اُس نے سفر مین محض اپنی اولوالعزمی سے بڑی دقتون پر فتح پائی تھی اور پورے ایک سو پچاس میل پیدل سفر کر چکا تھا دوسرے عزیزیہ کی مسلسل ایک ہفتہ کی گولہ باری کے زمانہ مین ایسی صورت مین کہ دو موقعون پر وہ بال بال بچا برابر عزیزیہ مین قیام پذیر رہا تھا۔ مگر موجودہ جنگ مین وہ کچھ بھی کارآمد نہین تھا۔ اگر اُسے عربی ترکی یا کم از کم فرانسیسی زبان سے واقفیت ہوتی تو باوجود عدم تربیت فوجی کے وہ ترکون کے واسطے کارآمد جاسوس ثابت ہوتا۔

ہم سب کے ساتھ ترکی افسران زوارہ نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتے رہے اور ازراہ مہمان نوازی ہمارے قیام کا انتظام اپنے ہی پاس اُن بارگون مین کیا جو کھجورون کے سائے اور قصبہ کے مشرق مین واقع ہین ان طولانی عمارتون کے بڑے حصہ مین سپاہی مقیم تھے اور اس کے وسطی وسیع برآمدہ دار حصہ مین افسر جسے ایسی مسجد کی قربت کا افتخار حاصل ہے جو نہ صرف نماز کے کام آتی تھی بلکہ اس مین عربون سے ترکی افسر تجاویز متعلقہ جنگ بھی طے کیا کرتے تھے اور ہمارا اسباب بھی ایک جدید سنتری کے تقرر کیسا تھ

اُس مقدس عمارت کے قریب ایک مکان مین رکھا گیا۔ اسلام مین مسجد کی عظمت بمقابلہ کلیسا کی اُس عظمت کے جو عیسائیون مین قرون وسطی سے موجودہ زمانہ تک پائی جاتی ہے کم ہے۔ مسلمانون کی عبادت خالق اور بندے کے درمیان بلا واسطہ ایک ایسا فعل ہے جو امام اور مسجد کے قیود سے آزاد ہے اگرچہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جماعت پر زور دیا ہے۔ لیکن نہ خود انھون نے اور نہ اُن کے مقلدین نے مجمع کی عبادت گذاری کو کبھی وہ وقعت دی جو سینٹ پال اور اسکے بعد کے رہنمایان مذہب عیسوی نے متحدہ پرستش کو دے رکھی ہے۔

زوارہ کا موجودہ افسر اعلی ایک ممتاز یمنی عرب فوجی کالج استنبول کا تعلیم یافتہ اور اُس امام یحیی کا عزیز بمباشی محمد موسے بے ہے جس نے اگرچہ پہلے دنون ترکی کے خلاف بغاوت مین شہرت حاصل کی تھی تو فی زمانہ اسلام کو موجودہ خطرہ مین پاکر ترکی کی موافقت ورفاقت مین امتیاز خاص حاصل کیا ہے۔ بمباشی موصوف نے یہان زوارہ کی ساحلی کمانڈ مین پوری قابلیت کا اظہار کیا ہے وہین عربون پر اپنا عجیب اثر قائم کر رکھا ہے۔ ہر صبح پیشت پارک پر بیقاعدہ فوج کے آدمی متعدد درخواستین شکایتین اور اطلاعین لئے ہوئے جمع ہوتے ہین۔ جن کے درمیان پھٹنے والے گولے سے تلوار کے بیکار ہو جانے کے باعث غیر مسلح طور پر انکا کمانڈنگ بایں ہیئت کھڑا ہوا ہر ایک کی بات سنتا اور نصف گھنٹہ کے اندر اندر تمام عربون کو خوش خوش واپس کر دیتا ہے کہ پیر مین سلیپر اور سر پر سفید چھوٹی ٹوپی ہے تو ٹانگون مین پُرانا پتلون۔

میجر موسیٰ بے جیسا رحمدل ہے ویسا ہی ضرورتاً سخت گیر جب اول مرتبہ قصبہ پہ گولہ باری ہوئی ہے تو باشندون کی سراسیمہ حالت سے پایا جاتا تھا کہ

کل قصبہ کی آبادی یک لخت بھاگ نکلتی ہوئی تو وارہ کو اٹلی کی خشکی پر اترینوالی فوج کے رحم پر چھوڑ دے گی۔ لیکن موقعہ شناس میجر موسے بے نے یہ دیکھتے ہوئے کہ اس کے حکم مضبوط ہو کی تعمیل کو عام اضطرار کے آگے پس پشت ڈال دیا گیا ہے مصلحتاً مضطرب کن جماعت کے دو خاص سرغنون کو بذات خود اپنے ریوالور سے ہلاک کرکے پُر امن سکون قایم کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مستوجب نفرت حملہ آورون سے سرزمین طرابلس پر پہلا قدم رکھتے ہی مقابلہ کرنے کی ہمت سے اُنھین عربون کی ایک بڑی جماعت جو اٹلی کی اچانک گولہ باری سے مرعوب ہو چکی تھی۔ روزانہ ساحل سمندر پر اٹلی کی خشکی پر اترنے کی عرصہ سے دی ہوئی دھمکی کے انتظار مین تاک لگائے بیٹھی رہتی ہے اور اُن کی نظر مین پر شور پھٹنے والے گولون کی آتشباری آتشبازی سے زیادہ وقعت نہین رکھتی ہے موسی بے نے جو تدبیر سیدی سعید مین خشکی پر اترنیوالی فوج کے راستہ کی بابتہ اختیار کی تھی اُس کا ذکر کسی اور عمدہ موقع کے لیے محفوظ رکھتے ہوئے اس جگہ یہ ظاہر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میجر موصوف کے قابل تعریف کامون مین عربون کی یہ تربیت بھی داخل ہے کہ اُن کے سپاہی مناسب موقعہ کو منظر انداز نکرتے ہوئے بے موقعہ آتشباری سے پرہیز کرتے ہین گو عربون کے مزاج مین اس قسم کی احتیاط کا پیدا کر دینا بادی النظر مین قابل تعریف تھو گر جو نقاد عربون کی سخت تیز مزاجی اور من مانی کاروائی پر بھی طریقہ جنگ سے واقف ہین وہ میجر موصوف کو داد دیے بدون نہیں رہ سکتے۔

موسیٰ بے کی ماتحتی مین علاوہ نہایت قابل اور نہایت ہی ملنسار طبع کپتان حسن آفندی کے ایک فرانسیسی جاننے والا خوش مزاج نوجوان فرانس کمیشن یافتہ افسر تھا اور دوسرا ایک پکا مسلمان ہمرشخص تھا جس نے

اپنی قابل احترام خدمات کے صلے مین معمولی سپاہی کے درجہ سے کمیشن تک ترقی پائی تھی یہ معمر افسر جب کسی عرب یا حبشی پر ناراض ہوتا تو حالت غیظ مین اسے پکڑ کے سر پر کے مارتا مگر جسے یہ تادیب کی جاتی تھی وہ بجاے ناراض ہونے کے کھل کھلا کر ہنسا کرتا۔

فی الحقیقت اٹلی والون کو مکانات و مساجد سے کسیقدر فاصلہ پر واقع ہونے کے باعث سمندر سے صاف منظر آنیوالی بارگونپر گولہ باری کرنیکا حق حاصل تھا لیکن شہر اور مقامات کے زوارہ مین بھی کم ازکم بارہ مرتبہ کی گولہ باری مین مکرر سہ کرر غیر محفوظ آبادی پر گولہ باری کو منع کرنے والے قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے مینے زین سواری پر گلیون مین پھرتے ہوئے بچشم خود دیکھا کہ بند وقون اور توپون کے ذریعہ سے عمل مین لائی ہوئی تباہی کی علامتین جابجا نمایان تھین تمام قصبہ مین تنہا ایک منزل سے زیادہ درجے رکھنے کے باعث بلند ہونے کی وجہ سے خواہ مخواہ گولہ باری کا نشانہ بننے والے بمباشی کے مکان سابقہ کو کم ازکم بیس پھٹنے والے گولے برسا کر تباہ کیا گیا تھا جن مین سے دو گولون کے گرنے کی جگہ ایک متصلہ دوکان مین اپنی آنکھ سے دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا اور وہان بر اشیاء کے بنے ہوئے پھٹنے والے گولون کے ایسے ٹکڑے پائے گئے جنپر الفاظ آٹھ پونڈ تحریر تھے۔ گولہ باری سے اگر ایک طرف چھت مین بڑا سوراخ ہو جانے پر ایک مسجد اور تین چار دوکانین متاثر ہو چکی تھین تو دوسری طرف بالکل پتھرون کا ایک ڈھیر معلوم ہونیوالے اسکول کے ہم آغوش زمین ہو جانے پر خود عدالت کی عمارت زخم خوردہ حالت مین سرنگون تھی۔ اس قسم کے مالی نقصانات کے علاوہ جنکا صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔ بچند جانین بھی تلف ہوئین ہین ایک مرتبہ جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے اٹلی

سے نے اپنے معمول کے موافق مگر مہذب رواج جنگ کے خلاف بغیر اطلاع یکایک عربون کے غیر محفوظ مکانات پر گولہ باری شروع کر دی جس کی وجہ سے دو یا تین عورتین قصبہ سے بھاگ جانے کی کوشش کرتی ہوئین ہلاک ہو گئین تھین ان بے پناہ انسانون مین سے بڑی تعداد نے ریگزار مین جا کر پناہ لی مگر مینے کچھ عرصہ کے بعد واپسی کے موقعہ پر دیکھا کہ باشندگان زوارہ نے جنگی جہازون کی گولہ باری سے بے پروا ہو کر قصبہ مین معمولی طور پر زندگی بسر کرنی شروع کر دی ہے حالانکہ ایک بعد کی گولہ باری مین بھی کھجور کے درختون مین کھیلتا ہوا ایک حبشی بچہ پھٹنے والے گولے مین سے نکلی ہوئی ایک گولی کا زخم کھا کر فوراً مر گیا تھا۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی نے اپنی بزدلانہ گولہ باریون مین ہر قسم کے پھٹنے والے گولون کا استعمال کیا ہے کیونکہ مینے زوارہ مین پرکشن اور چھ انچہ قطر کے پھٹنے والے گولون کے ٹکڑون کے علاوہ ایسے اجزا بھی دیکھے جو مختلف قسم کے پھٹنے والے گولون مین استعمال کیے جاتے ہین۔ سوائے اسکے اپنے سونے کے کمرہ مین ایسے پھٹنے والی گولیون کی ایک کثیر تعداد دیکھی جو چھ پونڈ کے پھٹنے والے گولے کی گولیون سے سہ گنی بڑی تھین کم از کم پانچسو پھٹنے والے گولے اس چھوٹے عربی قصبہ اور اس کی بارگون پر کسی کسی وقفہ کے بعد ہونیوالی مختلف گولہ باریون مین پھینکے گئے تھے دوسری دفعہ کی ۲۸ نومبر سے ۲ دسمبر تک پانچ دن متواتر ہونیوالی سب سے بڑی گولہ باری مین کلیۃً پھٹنے والے گولے ہی استعمال کیے گئے تھے جو بروز اول دس بجے دن اور باقی ایام مین صبح ہی سے سہ پہر تک مسلسل طور پر جاری رکھی جاتی تھی۔

فوجی عمارت کو بُری طرح سے نقصان پہونچایا گیا تھا جس کمرہ مین مین مقیم تھا اسمین
سے بنظر احتیاط ہر ایک چیز از قسم فرنیچر علیحدہ کر دی گئی تھی کیونکہ ایک مرتبہ ایک
گولہ کھڑکی مین سے نکلکر دیوار مین لگ چکا تھا جس کی وجہ سے تمام عمارت مین
پھٹنے والے گولے اور گولیون سے پیدا ہونے والے چھوٹے بڑے سوراخون کے
مجموعی طور پر پینتیس ہیز نشان موجود تھے ایک اور گولہ سپاہیون کی بارگ کے
کونہ مین لگتا اور ایک کھجور کے درخت کے دو ٹکڑے کرتا ہوا زمین پر لگ کر افسرون
کے کمرہ کی بیرونی دیوار مین سوراخ پیدا کر کے ٹھنڈا ہوا تھا۔

ترکی فوج کا کوئی شخص بھی ان تقریباً روزانہ پیش آنیوالے واقعات سے
ذرا بھی متاثر نہ معلوم ہوتا تھا تاہم زوارہ چین اور آرام سے زندگی بسر کرنے کے
لائق نہ تھا کیونکہ کبھی دن اور کبھی رات مین سنتریون کے پاس سے خبر لانیوالا
سپاہی آکر کہتا کہ اٹلی کا جنگی جہاز قصبہ کی طرف آرہا ہے جسے سنکر ہر ایک شخص
اُن وسیع ریت کے ٹیلون کی جانب چلدیتا جو آبادی اور ساحل کے درمیان واقع
اور سمندر کی سمت سے حملہ ہونے کی حالت مین اچھی کمین گاہین ثابت ہوا کرتی ہین
جہان پہونچکر ترک و عرب نشیبی حصون مین اسوقت تک پڑے رہتے جب تک
جنگی جہاز گولہ باری اُن کے سرون پر ضایع کرتا رہتا یا تھوڑی دیر ٹوہ لگا کر
آہستہ آہستہ واپس نہ چلا جاتا۔

ترکون کے اطوار سے پایا جاتا تھا کہ وہ گولے و گولیون کو حقیر سمجھتے ہین
حتی کہ بعض اوقات اطالیون نے پھٹنے والے گولے ریت کے ٹیلون پر بھی
اُتارے لیکن اکثر ترک سپاہی نشیبی حصون مین پڑے سوتے رہے اور بعض
سن رسیدہ سپاہی تو بدون نتیجہ کا خیال کئے کھلے میدان مین پڑے ہوئے
خراٹون سے توپون کی آواز کا جواب دیتے رہے۔ البتہ عرب دشمن کو نگاہ

رکھتے ہوئے مکانات اور کھجوروں کو تباہ کرنیوالے حملہ آوروں پر بہت بڑی دشمنی کو ظاہر کرنیوالی لعنت بھیجتے رہتے تھے۔ ان لوگوں میں کسقدر شاندار فوجی مادہ ہے جن میں کا ہر ایک شخص خوبصورت مستعد اور ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے پر قادر اپنی غریبانہ جھونپڑی اور بے آب و گیاہ بیابان کی حفاظت کی خاطر چپٹے میدان میں کھڑے ہوکر بغیر تھرتھری کے یوروپ کی خوفناک آتشباری کا مقابلہ کرتا ہے۔

جو بیہودہ فسانہ روایتیں اٹلی کے اخباروں میں شایع ہوئی ہیں ازانجملہ ایک یہ ہے کہ عرب ترکوں کے دباؤ سے لڑ رہے ہیں۔ علاوہ اس خیال کے کہ طرابلس میں عربوں اور ترکوں کی تعداد میں کیا فرق ہے۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جو شخص لفظ اٹلی کو اپنی زبان سے ادا کرکے عربوں کے چہروں کی طرف دیکھے اسپر اس روایت کی بے بنیادی پورے طور پر ثابت ہو جائے گی مجھ سے بیان کیا گیا کہ اطالین ترکوں سے زیادہ عربوں سے ڈرتے ہیں اور جب سے کہ انھوں نے زوارہ اور عکابہ جیسے غیر محفوظ مقامات پر گولہ باری کی ہے تب سے عربوں کی نفرت زیادہ پائیداری کے ساتھ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔

جھوٹی خبروں کی بنا پر میرے آرام میں کئی مرتبہ بایں طور خلل واقع ہوا کہ علی الصباح دروازہ کھلا اور محمد خادم نے ایک ملازم ہوٹیل واقع کیلیے کی غایان شان بے پروائی کے انداز سے کمرہ کے اندر قدم رکھتے ہوئے کہا کہ "دشمن آگیا ہے" میں نے اپنے خیالات اور کپڑے جمع کرنے شروع کئے اور محمد سے کہا کہ وہ کارآمد اسباب کو مسجد میں پہونچاوے کیونکہ ہمارے سونیکا کمرہ خصوصیت سے بحری توپوں کے لیے آسان نشانہ تھا اور اس حالت میں صرف بستر کا ضایع ہو جانا بھی

خالی از وقت نہو تا باہر نکلکر دیکھا تو ترکی باقاعدہ فوج آراستہ ہو کر ریت کے ٹیلون کیجانب روانہ ہو چکی ہوتی اور اسجگہ دور دور تک پھیلی ہوئی اُن خندقون مین جو بغرض حفاظت تیار کی گئی تھین کسی مناسب موقعہ کے انتظار مین جاکر بیٹھ جاتی ایک مرتبہ مین رینگتا ہوا ایک ٹیلے کی چوٹی پر پہونچگیا جہان سے تقریباً پندرہ سو گز کے فاصلہ پر جنگی جہاز کے لنگر انداز ہونے کی وجہ سے ڈک تک کا آدمی بخوبی نظر آتا تھا جس کی آتشباری کے پیش قصبہ بارگین اور کھجور کے درخت غیر محفوظ تھے اسوقت مینے خیال کیا جب یہان کوئی قوت جواب دینے کے قابل نہین ہے تو یہ جہاز ازراہ شیطانیت مخلوق کے برباد کرنیکے وسائل پر کس آسانی سے ہر طرح قادر ہے۔ ایک عرصہ کے بعد ٹیمپس اخبار مین ایک اطالین نامہ نگار کا یہ بیان پڑھکر مجھے کسقدر تعجب ہوا کہ زوارہ کی گولہ باری کے اثناء مین اٹلی کے جنگی جہاز کو وہان توپ سے جواب دیا گیا تھا اگر یہ سفید جھوٹ نہین ہے تو نامہ نگار مذکور عربی تصنیفات کی مروجہ آتشبازی سے دھوکا کھا گیا۔ زوارہ مین بہت پرانی اور چھوٹے منہ کی صرف ایک توپ تھی۔ کاش ہمارے پاس ریتیلے ٹیلون مین پوشیدہ طور پر ایک کارآمد توپخانہ ہوتا جس کے ایک ہی خطا نکرنے والے گولے سے جنگ دوسرا رو کا عملی سبق اطالیون کو حاصل ہو جاتا۔

دشمن کی پیشقدمی کے منتظر ریتیلے ٹیلون مین پڑے ہوئے سپاہی بطور دفع الوقتی دلچسپ پیرایہ مین اٹلی کی قوت کا خاکہ اڑایا کرتے تھے۔ کہین غیر مضرت رسان پھٹنے والی گولیون کے سرد ہو کر گرنیکا تذکرہ تھا تو اس سے بھی بڑھکر کہین اٹلی کی گولہ باریون کے بیکار ثابت ہونیکا مذکور۔

سلہ چھتری جہاز۱۲

گو بادی النظر مین یہ امورات جو گپ بازی کے طور پر بیان کیے جاتے تھے
بعید از قیاس معلوم ہوتے ہون مگر تجربہ کے لحاظ سے غیر معمولی نہ تھے
کیونکہ جب پھٹنے والا گولا اپنی معینہ مسافت کے مقابلہ مین بہت کم فاصلہ
پر گرتا ہے تو اس کے اندر سے نکلی ہوئی گولیان معمولی پھٹنے والی گولیون سے
زیادہ تیزی نہین رکھتین اور اُن کے گزند سے ہر ایک چھتری رکھنے والا
آدمی محفوظ رہ سکتا ہے حتی کہ بعض اوقات جیسا کہ معلوم ہوا ہے یہ گولیان
جیبون اور توشہ دانون کے اندر گرین اور کپڑے تک کو نہ خراب کر سکین
نعارہ کو ایک عظیم الشان گولہ باری کے نتیجہ مین دو بکرون کے علاوہ طرابلسیونکو
ایک ایسے سانپ کا بھی شدید نقصان برداشت کرنا پڑا جو ٹیلے کی چوٹی
پر مردہ پایا گیا تھا اور جس کی ہلاکت کی نسبت بھی یقینی نہین کہا جا سکتا
کہ آیا گولہ باری یا اُس کے خوف سے وقوع مین آئی تھی یا کسی اور وجہ سے
ان دلخوش کن غپ بازون مین ایک عربی اور ترکی کے علاوہ تقریباً کل
سلونیکی زبانین جاننے والا البانی مسلمان ارنوٹ نامی بھی تھا جو اگر اپنے شہر
بوکارسٹ کی مدح سرائی مین سرگرم تھا تو اس کے ساتھ ہی اپنے روزانہ ایک
سنہری لیرا[۱] کمانے اور رچکا گو مین رہنے والے بھائی کا ذکر رشک سے کرتے
ہوئے برٹش سپاہی کی خوراک و تنخواہ وغیرہ کے حالات دریافت کرنیکا
مشتاق تھا اور جب بینے اس کے ہمرتبہ انگریزی فوج کے نن کمیشن افسر
کی تنخواہ سے اُسے مطلع کیا تو وہ متعجبانہ طور پر حیران رہ گیا۔

ہلال احمر کی جماعت معہ کپتان ٹیلیہم عزیزیہ کی جانب بسرعت تمام
سفر کرتی رہی اور مین مختلف وجوہ سے تین غیابانہ روز زوارہ ہی مین قیام پذیر

[۱] سلطنت امریکہ کا ایک سکہ۔

رہا جہان کا ساحلی نخلستان جو میرے دیکھے ہوئے طرابلس کے تمام مقامون
مین سب سے بہت زیادہ خوبصورت ہے میری دلچسپیون کا باعث ثابت ہوتا رہا
مسٹر ایبٹ اور مجھپر بہت ہی مہربانی کر نیوالے کپتان حسن آفندی نے اپنے
یونانی بولنے والے سلونیکی مسلمان ملازم کو جو عموماً ہر قسم کے کھانے اور خصوصاً
ترکی قہوہ بہت ہی اچھا تیار کرتا تھا ہماری خدمت پہ مامور کر دیا۔ ہماری واپسی
سے ایک روز قبل ایسی حالت مین کہ زوارہ کا یونانی النسل فوجی ڈاکٹر پہلی
گولہ باری کے بعد پناہ گزینون کے ہمراہ رگدالین چلا گیا تھا بیچارہ حسن آفندی
دوری بخار مین مبتلا ہو گیا۔ مین بذریعہ ٹمپریچر حرارت کے معمولی درجہ
پر ہونے کا اطمینان کر کے بازار گیا جہان اجناس کی قیمت پر زمانۂ جنگ کا
مطلق اثر نہین تھا چنانچہ مریض کے شوربے کے لیے سوا فرانک کو ایک مرغی
جو کسیقدر دُبلی تھی اور پچھتر سانٹیم مین بارہ انڈے و آدھ پونڈ مٹر خرید کر
ایک ہوشیار عرب لڑکے کے ہاتھ باین تاکید کیمپ کو بھیجدیئے کہ مرغی کو
جس کے آخری وقت کی بابتہ مین چاہتا تھا کہ جس قدر ممکن ہو خوشی مین
گذرے مٹر خوب کھلائی جائے۔ مین غروب آفتاب کے بعد کھانا کھا کے
الوداعی گلگشت کے طور پر نخلستان گیا جہان ہر چہار طرف کبھی کتے کے
بھونکنے یا کیڑون کی ننھی ننھی آواز سے ٹوٹنے والی خاموشی چھائی ہوئی تھی
دبیر فلک غیر معمولی سُرخی کے ساتھ چمک رہا تھا اور چاندنی اسقدر صاف
تھی کہ بارگون کے لیمپ گل کر دیئے جانے پر بھی سمندر سے عمارتین بخوبی
نظر آرہی تھین طرابلس مین کسی جگہ بھی فوجی خدمات موسی بے کے
کیمپ سے زیادہ بہتر طریقہ پر انجام نہین دیئے جاتے چنانچہ مجھے ایک

ٹیلے کی چوٹی پر جہان سے جنگی جہاز سمندر مین ایک ڈراونی مخلوق کی طرح پڑا ہوا آہستہ آہستہ سفر کرتا نظر آرہا تھا پہونچتے ہی ایک سنتری نے ٹوکا بینے والیسی پر کمانڈنٹ کو بعد ادائے شکریہ ترکی سفارتخانہ سے حاصل کیا ہوا مہربانی آمیز تعارفی خط دکھاتے ہوئے الوداع کہی اور اُس کی بہادر فوج کی کامیابی کی دعا مانگی تو اُس نے میرے دونون گالون پر بوسہ دیا۔

ہم آٹھ بجے شام کو راہی عزیلات ہوئے رات بہت خوشگوار تھی جس کی دلچسپی کو مسٹر ایبٹ اور بی کے علاوہ دو اور نئے افسرون کی ہمراہیت نے بہت زیادہ بڑھا دیا تھا جو ہماری روانگی سے ایک روز ہی پیشتر سرحد عبور کر کے آئے تھے اور جن مین سے ایک تو اپنے سُرخ کوٹ مین بہت ہی خوبصورت معلوم ہونیوالا اٹھیسوین رسالہ کا کپتان عارف بے تھا اور دوسرا توپخانہ کا ایک عرب افسر باشندہ میسو پوٹومیا۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ ہمسفری کے علاوہ مجھے عارف بے کے اور کمالات دیکھنے کے مواقعات بھی پیش آتے رہے خصوصیت سے جنگی جاسوسی کی قابلیت ترکون کے حق مین بیش از بیش کارآمد ثابت ہونیوالی تھی۔

گھوڑے نہ مل سکنے کی صورت مین اگر باربرداری کے اونٹون پر سفر کرنا تکلیف دہ تھا تو عزیلات کے راستہ کے بعض موقعون پر پیدل چلنا بھی دشوار تھا خصوصاً آخری دو میل دھنسنے والی ریت اور بڑے بڑے ریتیلے ٹیلون پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بڑے دشوار گذار تھے اسلیے بعض ہمراہیون نے اونٹ کی سواری کو ترجیح دی۔ مگر مین اور بی پورے چالیس کیلومیٹر کا رات بھر سفر کرتے ہوئے صبح چھ بجے عزیلات پہونچکر تین گھنٹہ

کے واسطے بوریون پر لیٹ گئے۔ ہماری زندگی کے طریقے بے ربط اور ہمارے افعال باہم دگر غیر متناسب تھے اگر رات مین جاگنا مقدر رہتا تو دن کو ہمین عربون سے گہری ہوئی حالت مین بمشکل سونا نصیب ہوتا تھا لندن مین صبح چار بجے ناچ سے واپس آنیوالے کم شور و غل کی عام موجودگی مین پردون کے اندر سو سکتے ہین۔ لیکن طرابلس مین اونٹون آدمیون اور دہوپ کی موجودگی مین نیند کا آنا تقریباً ناممکن ہے۔

دوپہر سے پہلے ہم غزیلات نہ چھوڑ سکے کیونکہ ہمارے اونٹ بہت ہی سست رفتار تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ وہ ہم سے دو گھنٹہ کی مسافت پر پیچھے رہ گئے تھے اِن اونٹون کے گالون پر میرے دیکھے ہوئے اور حصص مشرق کے نشانات کی طرح جو مختلف غیر عرب ذرایع سے ماخوذ کئے جاتے ہین عجیب قسم کے داغ دئے گئے تھے صرف سفوطرہ مین اس قسم کے نشانات کا ماخذ سب سے پرانے عربی حروف ہین لیکن وہ بھی زمانہ سابق کے گھوڑون پر نشانات دینے کے کام مین لائے جانے والے دو متروک الاستعمال یونانی حروف سے دلچسپ مشابہت رکھتے ہین۔

ایک اور دلچسپ مقابلہ کھیلون کے بارے مین ہے مینے زوارہ مین بھی عرب بچون کو انگلستان کے قصبات اور مواضعات کی طرح ایک ٹانگ اٹھا کر کھیلتے ہوئے دیکھا اور زمین پر جو خطوط کھیل کے متعلق کھینچے گئے تھے وہ بھی انگلستانی طریقہ کے تھے قبل ازین کھیل کا یہی نمونہ سفوطرہ مین بھی دیکھا جا چکا تھا اور سنسکرت کے وہ الفاظ جنھین نیچے دائرے کی حالت مین ادا کرتے ہین بہت ہی تھوڑی تبدیلی کے ساتھ مختلف زبانون مین ایک ہی مطلب کے واسطے استعمال کئے جاتے ہین۔

غرضیکہ ان تمام باتون پر غور کرنے سے قدامت کے باہمی واسطون پر تیز روشنی پڑ سکتی ہے۔

غزیلات سے زاویہ جانیوالا راستہ پہلی رات کے راستہ سے زیادہ پُرلطف تھا کیونکہ یہ راستہ ایسے غیر مسطح قطعات مین ہو کر گذرتا ہے جہان وقتاً فوقتاً کھجورون کے جھنڈ اور انجیر وغیرہ کے کنج ملتے رہتے ہین آٹھ بجے باغات اور کتے دیکھنے مین آئے اور بندوقون کی اواز سے سفر کے ختم ہو جانیکا گمان ہوا مگر ہمین یہ معلوم کر کے بہت مایوسی ہوئی کہ یہ قصبہ سرمان ہے اور زاویہ تک ابھی تین گھنٹہ کا سفر باقی ہے سینکڑون عورتین اور مرد ایک جنگ مین شہید ہونیوالے عرب کی نعش پر جو میدان جنگ سے ابھی لائی گئی تھی باواز بلند رو رہے تھے۔ اثناء قیام سرمان مین مین دو افسرون کیساتھ سپاہیون کے ایک چھوٹے سے کمرہ مین بیٹھا ہوا ریوالورون کے متعلق گفتگو کر رہا تھا عارف نے میرے اسٹیئر پستول کی بابتہ دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے اپنا بڑے منہ کا تمنچہ دکھا کر جیب مین رکھنا چاہتا تھا کہ اتفاقاً لبلبی دبجانیکی وجہ سے اسکی بڑی گولی نے میرے پیر سے ایک انچہ کے فاصلہ پر فرش سنگی مین شگاف پیدا کر دیا اور جس کے ساتھ ہی دھماکے سے یکایک لیمپ کے گل ہو جانے پر تاریکی مین ایک عرب لڑکی بھیانک طریقہ سے چلانے لگی۔ مینے فوراً دیا سلائی جلائی اور ہمین یہ دیکھکر بڑا اطمینان ہوا کہ شگاف فرش سے اچھٹے ہوئے ایک پتھر کے ٹکڑے سے لڑکی کی برہنہ ٹانگ کو ناقابل غور خفیف نقصان پہونچا تھا درحقیقت بچی دہماکا اور اندھیرا ہونیکی وجہ سے چلانے لگی تھی ورنہ مین اور وہ بال بال بچ گئے تھے۔

ہمنے اپنا بقیہ تکلیف دہ سفر شروع کیا اولاً قصبہ سے نکلکر ہمنے
ایک نمناک دہنسنے والی زمین کو عبور اور بعدازان کھجورون کی قطار کو
طے کیا سمندر کے کنارے ایک بگلا اور چند اشناف بول رہے تھے
اور ایک چھوٹے سے پانی کے حصہ مین آدمیون سے نہ ڈرنیوالی
قازین پڑی ہوئی تھین ۔ دلدل پار کا نخلستان بڑا شاندار تھا جسکی
اونچے اونچے درخت چاندنی مین زمانہ قدیم کے کسی مندر کے ستون معلوم
ہوتے تھے مینے قبل ازین کبھی ایسے شاندار کھجور کے درخت نہین
دیکھے تھے ۔ اطراف کی ساری زمین زرخیز تھی ہر ایک جانب انجیر چلبیا
آڑو اور موسم سرما کے جو دکھائی دیتے تھے جن کے گرد بڑے قد آور تو ہر کی باڑ
جس مین سے غریب اونٹ کبھی کبھی ایک آدہ مزیدار لقمہ لے لیا کرتے
تھے لگی ہوئی تھی ۔ طرابلس کی آبادیون مین کتون کی وہ کثرت ہے
کہ کہین اور دیکھنے مین نہین آئی ۔ جب ہم کسی گاؤن یا قصبہ کے نزدیک پہونچے
تو دور ہی سے کتون کی ایک جماعت بطور خیر مقدم بھونکنا شروع کردیتی
اور ہمارے گلی کوچون مین پھرنے کی حالت مین یہ چھوٹے چھوٹے سفید
کتے غضبناک طریقہ سے بھونکتے ہوئے خام دیوارون مین منہ مارنے
لگتے تھے ۔ گو ان کتون کے لیے طرابلس مین کسی قسم کا شکار نہین ہے
مگر پاسبانی کے لیے بہت ہی کارآمد ہین ۔ برباد کئے ہوئے قصبہ کے
نزدیک پہونچنے کی خوشی ایک آرام دہ خوشی تھی ۔ ایک تھکے ہوتے سپاہی
نے بیدار ہوکر حتی الوسع ہماری راحت کا سامان کیا پہلے ایک برتن
اور اچھا پانی چاء کے واسطے لایا ۔ میرے خیال مین بحالت سفر پینے کی
چیزون مین چاء ہی سب سے اچھی چیز ہے باستثناء مدرسہ تمام سرکاری

عمارتین خراب حالت مین تھین کیونکہ ولایت طرابلس کے بار خزانہ ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ کا برتاؤ بھی اُسکے متعلق مناسب حال تھا۔

صبح ملاقات کے وقت مجھے کمانڈنٹ اور سول گورنر کے قریب کرسی دی گئی جہان ایک حبشی اپنا مخصوص چرمی مشک نما باجا اور بہت سے آدمی مشرقی طریقہ پر چھوٹے چھوٹے ڈھول بجا رہے تھے جو اپنی طرز مین مغربی موسیقی سے اصولی مغائرت رکھنے کی وجہ سے ہماری دلچسپی کا باعث نہین ہو سکتے تھے مین بخلاف اس کے کالج کے بیسیون مشرقی طلبأ کو اکسفورڈ کے موسیقی جلسون مین دیکھکر خیال کیا کرتا تھا کہ آیا فی الحقیقت انھین اجنبی راگ راگنی سے کسی قسم کی موانست ہو سکتی ہے۔ چوک مین پانچسو پرشور عربون کے مجمع سے ایک ہنگامہ برپا معلوم ہوتا تھا جو نشاطیے کی فوج مین شامل ہونے کے لیے بیٹھے ہوئے تھے ہمارے سامنے بینڈ باجے کے ساتھ چند آدمی دو جھنڈے لائے مینے تعظیماً اول جھنڈون کو اور بعد شش باجا بجانیوالون کو سلام کیا۔ بیاشی نے اور مقامات کی بھرتیون کی تعداد کے ساتھ مجھے نواح زاویہ سے ایک ہزار عربون کی بھرتی کے حال سے مطلع کیا جس کی نسبت مبالغہ کا شبہ ہوتا ہے گو وہ نیک نیتی سے گفتگو کر رہا تھا۔ اور ترکون مین اور بھی بہت سی قابل ستایش خوبیان ہوتی ہین مگر وہ طبعاً اعداد و شمار کی اہلیت نہین رکھتے حتی کہ قلمرو عثمانیہ کی مردم شماری کا انحصار ٹیکس کے ایسے کاغذات پر ہے جس مین مکانات کی تعداد کے لحاظ سے فی مکان پانچ آدمی شمار کر لیے جاتے ہین اس قیاسی طریقہ عمل کی موجودگی کا علم مجھے ایک ایسے شریف آدمی سے ہوا ہے جو پہلے ایشیائی کوچک مین سکونت رکھتا تھا۔

زاویہ سے تیز دھوپ کی گرمی مین فاصلہ رکھنے والی چھوٹی چھوٹی چٹانون
کی ایک قطار کی جانب ہم روانہ ہوئے جہان پہونچکر کھانے کے بعد
عجائب خانہ اکسفورڈ کی خوش قسمتی سے مجھے دو عجیب قسم کے کیڑے دستیاب
ہوئے جن مین سے ایک بہت ہی قابل نفرت موٹا جسم اور ہر وقت
ہلتی رہنے والی چھوٹی چھوٹی ٹانگین رکھنے والا بہت بڑا کیڑا ہے جو مارٹینس
متذکرہ ناول مصنفہ مسٹر ویلس سے مشابہت تامہ رکھتا ہے اور دوسرا
ابلقی گوبر بلا اسی موقعہ پر عربون کی ایک جماعت آ پہونچی جن کے بخیال اظہار
حکومت ماتحتون کو وقتاً فوقتاً پُر زور آواز مین حکم دینے والے افسر سے ہمین معلوم
ہوا کہ انھین کمانڈنٹ نے اٹلی کے کتون سے ہماری حفاظت کرنے کے
واسطے بھیجا ہے اس پُر لطف بیقاعدہ فوج مین سوائے ایک کے سب کے سب
ماؤزر یا مارٹینی بندوقون سے مسلح تھے اور اکثر چھوٹے چھوٹے پرندون پر فیر
کرتے چلتے تھے ایک دفعہ ایک نقلی وارگدھ پر تقریباً دو سو گز کے فاصلہ سے
فیر کیا گیا لیکن کوئی چیز نہین مری مینے ان کے سردار سے کہا کہ افسوس
سلطان کا چھرہ یا روت کس بیدردی سے ضایع کیا جاتا ہے جس کی کمی کو
دوبارہ پورا کرنا مشکل ہوگا۔ اور کیا یہ زیادہ سودمند نہین ہے کہ یہ سامان
اطالیون کے لیے محفوظ رکھا جائے سردار نے میری راے سے اتفاق
کرتے ہوئے اس صرف بیکار کو بند کرنیکا حکم دیا جسکی وجہ سے
ہمارا سفر زیادہ محفوظ بن گیا۔

ہمارے بیر طرین جہان رات گذارنی تھی پہونچنے پر اٹلی کے جہاز نے
سرچ لائٹ سے میدان مین روشنی ڈالی اور ہمارا چھوٹا سا قافلہ اس روشنی
کے ایک چھوٹے سے ہی حصہ مین آگیا میری نظر برقی شعاعونکی دھندلی

روشنی میں غریب عربوں کے چہروں اور گردنوں پر پڑی تو مجھے افسوس ہوا کہ سرچ لائٹ میکسم توپیں بالٹریاں جنگی جہاز اور ہوائی جہاز یہ کیسی عجیب بھیانک چیزیں ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں یہ فرزندان صحرا اپنے پھٹے کپڑوں میں رانفلیں لیے ہوئے سب سے ضروری صفت کے مالک ہیں کہ مرنے سے نہیں ڈرتے اگر ان کے پاس بھی فوجی سامان ہو تو بلا شبہ یوروپ کی کوئی فوجی طاقت انکا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ مہذب اصحاب موت سے ڈرتے ہیں۔ فی الحقیقت وہ تلخی مرگ سے اسقدر خوف زدہ نہیں ہوتے جسقدر انھیں اپنی دلچسپ زندگی عزیز ہوتی ہے تعلیم نفاست احمال و انتقال کے آسان ذرایع کم خرچ تفریحیں ذاتی حفاظت اور قانون کی امن پسندی یہ ساری باتیں ایک مہذب رعایا کو آسودہ حال اور خوش گذران رکھتی ہیں اور یورپین روز بروز دورکھا سکنے والی تکلیفوں سے بچنے کے زیادہ خواہشمند نظر آتے ہیں مزدور جنپر ہماری فوجی قوت کا دار و مدار ہے زیادہ آرام دہ اور خوش گذران زندگی کے واسطے چلا رہے ہیں۔ میرے خیال میں پرانے طریقہ کی جانبازانہ جنگ اور فتحیابی کی امید نہونے کی حالت میں بھی تاروں کے جالوں کو پھاندتے ہوئے خندقوں پر ٹوٹ پڑنا اور حملہ آوروں کی توپوں کو چھین لینا۔ وغیرہ وغیرہ ایسی باتیں ہیں جو مہذب قوموں کو جلد یا بدیر نیچا دکھائے بدون نہ رہیں گیں اور وہ زمانہ مہذب قوموں کی خوش قسمتی کا سمجھنا چاہیے جب تک عرب جنگجوؤں کے مقابلہ میں اپنا اثر شیطان کے جیسے کارآمد ہتھیاروں سے قائم رکھہ سکیں۔ طرابلس کے غریب بادیہ نشین جنگی حالت میں مبتلا ہیں مگر انکی زندگی اسقدر سخت اور مفلسانہ ہے کہ جسکی تلخی کو موت بہت کم کر دیتی ہے علاوہ ازین وہ جنت کی خوشبو نکے راگ صرف گاتے ہی نہیں ہیں بلکہ انپر دلی اعتقاد بھی رکھتے ہیں

خندق بیرطرین کی آبادی اسقدر بڑہی ہوئی اور غلیظ تھی کہ باوجود اٹلی کے تنخواہ دار بدوون کی غارت گری کی حکایت سُن لینے کے مین اپنا چھوٹا سا خیمہ بیرون آبادی ریتیلے مقام پر نصب کر کے یہ خیال کرتا ہوا سو گیا کہ کل چار گھنٹہ کا مختصر سفر ہماری حال کی آوارہ گردی کو ختم کر دیگا۔ رات بھر کی شبنم مین میرا تمام اسباب تر اور چھوٹا سا خیمہ انگور کے گلابی پھولون کی طرح دہلکر صاف ہو گیا تھا۔ اٹلی کے مردہ سپاہیون کی جسم سے اوتارے ہوئے فوجی اور کوٹ پہنے ہوے بہت سے عربون نے بذریعہ آگ شب گذاری کی۔ مجھے اِس خیال سے کچھہ ہمدردی نہین ہے کہ مردون کے کپڑے نہ اُتارے جایا کرین۔ اگر اُن کی ضرورت زندون کو ہے تو مردون کے ساتھ ضروری سامان کی تدفین حماقت نہین تو اور کیا ہے۔

باب سوم

رفتار جنگ

گو بروے الٹیمیٹم اٹلی مرسلہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء جو ۲۴ گھنٹہ کی مہلت پر مبنی تھا ۲۹ تاریخ کو مابین ترکی و اٹلی حالت جنگ شروع ہوگئی تھی مگر اسکے چار روز بعد طرابلس کے قلعون پر اٹلی کے سات میل تک بخوبی نقصان پہونچانیوالی توپین رکھنے والے مضبوط بحری بیڑے سے گولہ باری کی گئی شہر مین چند ترکی گولنداز زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ میل مار رکھنے والی کرپ کی توپون سے جواب دینے کے واسطے چھوڑ دیے گئے تھے مگر توپون کے باہمی فرق کی وجہ سے خشکی سے جو گولے پھینکے گئے اُن مین سے ایک بھی گولہ بیڑے پر نہ پہونچ سکا۔ ایسی حالت مین جبکہ دشمن محفوظ از خطرہ ہونے کے علاوہ بہت ہی سہل اور غیر محفوظ نشانہ رکھتا ہو ترکی توپون کا جلد خاموشی اختیار نہ کر لینا ناگزیر تھا۔

قسطنطنیہ سے اندرون ملک مین ہٹجانے کی بابتہ تار کے بدیر موصول ہونے کی وجہ سے نشاط بے کو اپنا حُسنِ انتظام دکھانے کے واسطے بہت ہی کم وقت ملا تاہم چند گھنٹون مین اُس نے جو کچھہ کیا وہ بڑی حد تک داخل مافوق العادت متصور ہو سکتا ہے گو سمندر کی باٹریون مین شمار ہونیوالی

معہ گولہ بارود کے کرپ کی اور چند میدانی توپین جن کے ہمراہ لیجانیکا فوری انتظام نہو سکا پیچھے چھوڑدی گئی تھین مگر موجودہ طرز جنگ کو دیکھکر نشاط بے کی پیش بینی اور تدبر کی داد دینی پڑتی ہے کہ اُسنے ازراہ دانشمندی اپنی تمام کامیاب کوششین رائفلین اور کارتوسون کے ہمراہ لیجانے پر صرف کین اور وہ رائفلین اور گولی باروت جو اُس کی خوش قسمتی سے رسد رسانی کے ورنہ نامی جہاز نے اعلان جنگ سے چند ہی روز پیشتر اسکے پاس پہونچا دی تھین۔ عربون مین تقسیم کردین اور بعد ازان اس کی چھوٹی سی فوج نے رات بسر کرنے کے واسطے غرغریش قیام کیا اور دوسرے دن زیادہ اندرون ملک یعنی عین زارہ اس سے پہلے کہ خشکی کی توپین خاموشی اختیار کرین ترکی فوجین باطمینان تمام محفوظ اور مامون مقام پر پہونچ چکی تھین اب حملہ آور فوج کے خشکی پر اُترنے کے لیے راستہ صاف تھا اور ترکون کے چھوڑے ہوئے سامان حرب پر قبضہ کرنا سہل۔ مگر ان صاف اور سیدھے واقعات کو حسب عادت اٹلی کی شیخی باز طبیعت نے اصلی حالت پر بیان کرنا اپنی کسر شان سمجھکر رنگ آمیزی کے ساتھ بزور شمشیر فاتحانہ چھین لینا ظاہر کیا۔

ابتداءً مختلف رجمنٹین اور باٹریان جو خشکی پر اُتاری گئی تھین قلعہ سلطانیہ سے قلعہ حمیدیہ تک ایک ایسے خط مین پھیلی ہوئی خندقون مین قیام پذیر ہوئین جو تقریباً دس میل مقابل اراضی پر محیط تھا۔ ابتداءً جنرل کینوا کا شہر کی دیوارون کے زیادہ متصل خندقین کہدوانیکا ارادہ تھا لیکن بڑی ضرورت اس امر کی تھی کہ بومیلیانہ کے ذخیرہ آب پر قبضہ کرنے کے لیے لائن کو وسعت دیجائے چنانچہ درختہائے خرما تک اطالین لائن کو وسیع کردیا گیا۔

ہر ایک جنگ سے خواہ وہ کیسی ہی ادنی اور بیقاعدہ کیون نہو موجودہ طریقہ

جنگ کے متعلق تجارب سابقہ کی بنا پر قائم کردہ اصولون مین ترمیم یا تنسیخ کرنے اور
ان کی متانت یا کہانت پر روشنی ڈالنے والے نئے نئے تجربے حاصل کئے جا سکتے
ہین چنانچہ جنگ کا ایک خاص پہلو تعلقات خارجہ اور ملکی تحفظ کے عمدہ اصولون پر
قایم ہونے کی وجہ سے مطمئن ابنا ملک کی توجہ کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ جو
ہمارے اصول مدافعت کی متانت کو ثابت کرنے والا اور ضمنی طور پر ہمین ایک
نئی تجویز سے باز رکھنے والا ہے اصولاً تدابیر مدافعت کی متانت کا انحصار اس
جواب پر مبنی ہے کہ دشمن زیادہ سے زیادہ کسقدر فوج ہمارے مقابلہ مین لا سکتا
ہے کنسرویٹو اور لبرل دونون قسم کی گورنمنٹون نے اپنے اپنے ماہران جنگ
کے مشورون پر اعتبار کرکے متفقہ طور پر حملہ آور فوج کی تعداد ستر ہزار قرار دی ہے
کچھہ عرصہ ہوا کہ درین باب رسالہ کان ٹمپوریری ریویو مین ایک دلچسپ مضمون
شایع ہو چکا ہے اپنے آپ کو ماہر ملاح کے نام سے موسوم کرنیوالے قابل مضمون
نگار نے بوضاحت ہماری عائد کردہ دشمن کے لیے ناممکن الفتح وقنون کے ضمن
مین ان مشکلات کی تصریح کی ہے جو باوجود ہمارے کمزور سے کمزور مدافعانہ مقابلہ
کے دشمن کے قیاسی طریقہ پر اندازہ کردہ ستر ہزار حملہ آور فوجکو ہمارے ساحلون پر
اترنے مین پیش آئین گے اور جس کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ دشمن کا خشکی پر ایک
قدم بھی رکھنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس بسیط مضمون کے ہر ایک مسئلہ کی
صحت کی واقعات طرابلس سے بخوبی تصدیق ہو رہی ہے طرابلس پر یورپ کے اوّل
درجہ کی طاقتون مین شمار ہونیوالی ایک ایسی قوم حملہ آور ہے جو بلا خوف
مزاحمت سمندر پر قابض اور آمد و رفت مین ہر ایک قسم کی سہولیت بہم پہونچانیوالے
ایک ملین ٹن وزنی جہازون کی مالک ہے اور اس کا نصب العین بندرگاہ
طرابلس سائیراکیوز سے صرف اٹھائیس گھنٹے کی بحری مسافت پر واقع ہے

باوجود قربت اور غلبہ دست رس اور سہولیت آمد و رفت کے اس کی دو حصون مین منقسم پچیس ہزار حملہ آور فوج جبکہ ۲۷ ستمبر کے اعلان جنگ کی بنا پر ۲۹ تاریخ کو حالت جنگ شروع ہوگئی تھی ۲۳ اکتوبر کی خونریزیون یا بالفاظ دیگر اعلان جنگ سے ساڑھے تین ہفتہ تک ایسے ساحل سمندر پر پورے طور سے نہ اتر سکی جس کی محافظ فوج خود بخود زیادہ اندرون ملک مین ہٹ گئی تھی اور اسباب مدافعت کے لحاظ سے میدان تقریباً خالی تھا۔ انہین واقعات کو دیکھتے ہوئے مسٹر ہائینڈ بذریعہ اپنے ایک پُرزور مضمون کے فورٹ نائیٹلی ریویو مطبوعہ جنوری مین معقول سوال کرتے ہین کہ موجودہ جنگ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بجائے ستر ہزار اندازہ کردہ حملہ آور فوج کے ایک لاکھ بیس ہزار باقاعدہ جرمنی فوج کا سواحل انگلستان پر چند گھنٹون مین اتر آنے کے خوف آمیز خیال کی بنا پر جبریہ فوجی ملازمت کے سوال کا ملک مین پیش کیا جانا کہان تک وقعت رکھتا ہے ؟ -

سب سے پہلے ۱۰ اکتوبر کو بومیلہا نہ پر اٹلی کی فوج اپنی پوزیشن کے سامنے بطور سراغ رسانی گشت کنان ڈہائی سو ترکون سے آمادہ پیکار ہوئی۔ یہ جنگ بہت ادنی درجہ پر واقع ہونے کے باعث اپنی نوعیت مین ایک ہنگامہ سے زیادہ وقعت نہین رکھتی۔ لیکن خوشی سے بغلین بجاتے ہوئے اٹلی کے مضمون نگارون نے اس واقعہ کو اپنے طول طویل مضامین مین جنگ آسٹرلٹز یا جینا کی مساویت کا اعزاز بخشا اور پُرجوش صنبلین نے اپنے طویل مضمون مین ترکون کے حملہ آورون مجروحون اور مقتولون کی تعداد کثیر کے علاوہ اطالیہ کے محفوظ از نقصان رہنے کے بارے مین دیگر مبالغہ آمیز مضامین سے مطابقت کرتے ہوئے اپنے ہمعصرون پر سبقت لیجانے کی کوشش مین یہ اور حاشیہ

چڑھا پایا کہ وہ ترکون کو حملہ آور دیکھکر ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا اور جو انکی
سخت آتشباری کے خوف سے پھر نیچے اُتر آیا اس مضمون نگار کے بیان پر جو
بہت سے اعتراض عائد ہوتے ہین ازانجملہ ایک یہ ہے کہ اُسے اپنے بیان کردہ بین سو
حملہ آور ترکون کی تعداد کا علم کس طرح ہوا اور باوجود تسلیم کردہ ترکون کی سخت
آتشباری کے اطالیون کا ایک سپاہی بھی زخمی تک کیون نہوا جسبکہ
دوسری طرف اُسی کے بیان کے مطابق اطالیون کی آتشباری نے
کم از کم ترکون کی نصف تعداد کو ہلاک یا زخمی کر دیا حالانکہ دوسرے دن میدان
جنگ مین صرف ایک ترک پایا گیا گو اس ناہموار اختلاف بیانی کی صحت
کے متعلق واقعی طور پر کوئی تاویل پیش نہین کی جا سکتی۔ لیکن اگر مذاق نہ سمجھا
جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ بظاہر دوسرے دن صرف ایک ترک کے میدان
مین پائے جانے سے مضمون نگار کو یقین ہوا ہے کہ ڈیڑھ سو تندرست عرب
سپاہیون نے ڈیڑھ سو مجروح و مقتول آدمیون کو اپنے اوپر لادہ لادہ کر
راہ گریز اختیار کی ایسے نااہل اور ناتجربہ کارون کا بیان پڑھنا جو جنگی نامہ نگارون
کے بھیس مین ملبوس ہین ہمارے اخبارات کے ناظرین کی ہتک کا باعث
ہے۔ ایک دوسرے قابل افسوس رغبت ہمارے بعض زمانہ حال کے نامہ
نگارون مین بصورت خود پسندی پائی جاتی ہے جن کی اپنے ہاتھ کی کھینچی ہوئی
تصویرین بالتصویر اخبارات و رسالجات مین شایع کیجاتی ہین۔ مجھے ایک
نامہ نگار کی پورے قد کی بیوقوفانہ تصویر کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔
جس مین یہ شخص میدان جنگ مین کھڑا ہوا بحالت آتشباری ایک
گاڑیبان سے کرایہ پر حجت کرتا ہوا نظر آتا ہے سب جانتے ہین کہ گاڑیبان
اور نامہ نگار تو درکنار اور کوئی شخص بھی خواہ کیسا ہی بیوقوف اور دلیر

کیون نہو ایسے مقام پر جہان کی ہوا گولیون کی سائین سائین کی آواز سے بھری ہوئی
ہو تنکر کھڑے ہونے کی جرأت ہنین کرسکتا اور کون نہین جانتا کہ طرابلس مین
گاڑی والے کو آواز دینا اور کرایہ طے کرنا عربی زبان مین ہی ممکن ہے نہ کہ کسی اور
زبان مین۔ مگر اسپر بھی اس تصویر کا غیر عربی دان ہیرو بفخریہ بیان کرتا ہے کہ وہ
ہمیشہ دو پیہ گاڑی مین میدان جنگ کو جایا کرتا تھا اور جب اُسے میدان جنگ
جانا مقصود ہوتا تو وہ گاڑیبان کو معمولی حالتون کے مطابق آواز دیتا کہ
چلو میدان جنگ کو۔ اکثر ناظرین کو یہ بیان تمسخر آمیز معلوم ہوا ہوگا اور
غالباً بعض اصحاب مضمون نگار کی واپسی پر بشرطیکہ وہ اپنی فرضی حماقتون
کے خود عائد کردہ نتائج سے محفوظ رہا ہو دریافت کرین گے کہ آتشباری کے موقعہ
پر انسان کو کیا محسوس ہوتا ہے جنگ کا اصلی تجربہ اور علم رکھنے والے بنیٹ برلے
اور سنپگ رائٹ جیسے وقائع نگار کے بیانات اس قسم کی طفلانہ خودستائیون
سے پاک اور پرہیزگارانہ وقعت سے پر ہوتے ہین لیکن ان صفات کی کمی عموماً
اُن بیانات مین پائی جاتی ہے جو مرسلہ طرابلس کی حیثیت سے شایع کئے
جاتے ہین۔ مین کسی دوسری جگہ ترکی مجروحین اور مقتولین کی بے سروپا تعدادون
کے متعلق ذکر کرونگا۔ جنگی روسے پایا جاتا ہے کہ نامہ نگاران سینٹرل نیوز ایجنسی
روما اور اسی قبیل کے اور نامہ نگارون نے ترکون کے ایک ایک سپاہی
کو کئی کئی مرتبہ قتل کیا ہے۔

بخوف تضیع اوقات ناظرین اُن بہت سی افسوسناک اور بیہودہ بیانات
مین سے بطور مشتے نمونہ از خروارے صرف ایک اور مثال پیش کرنے
پر اکتفا کرتا ہون جو اٹلی کے سرگرم طرفدارون نے وقتاً فوقتاً اخبارات مین
شایع کرائے ہین۔ نومبر کے پہلے ہفتہ مین اطالیون نے ایک کثیر التعداد

فوج بقول خود ۷ ار اکتوبر کے خود بخود چھوڑے ہوئے نخلستانوں کو جن پر ترک قابض تھے دوبارہ واپس لینے کے لیے پیشقدمی کی چنانچہ ایک اطالین نامہ نگار کی اس حملہ کے متعلق بیہودہ سرائی اسی کی الفاظ مین نقل کی جاتی ہے جو حسب ذیل ہے "یہ شاندار پیشقدمی سرعت اور جرأت سے کی گئی چیونٹیون کی طرح پھیلے ہوئے سپاہیون سے زمین سیاہ نظر آتی تھی اور جنگ کے ترقی پذیر ہونے پر یہ دیکھکر تعجب ہوتا تھا کہ ہمارے سپاہی جنگ دیدہ سپاہیون کی طرح لڑ رہے تھے یہ منظر جاپانیون کے مشہور حملون کے مشابہ تھا دو دو سپاہی مشترک طور پر کام کرتے تھے ایک شخص اپنی سنگین سے زمین کھودتا اور دوسرا فیر کرتا رہتا تھا اور جب کافی وسعت کا گڑھا کھد چکتا تو دونون آدمی اُس مین چھپکر فیر کرتے رہتے تھے بعد مغرب آتشباری کے بند ہو جانے پر از جانب شہر دور سے " زندہ باد اطالیہ کی آوازین آنے لگین" مندرجہ بالا نمونہ اطالوی اخبارات مین غذائے جنگ کا کام دینے والی زنانہ بکواس کا ہے اگر زمانہ حال کے نامہ نگار ایک چھوٹی سی لڑائی کی تصویرکشی مین ایسے رنگین الفاظ صرف کر دین گے تو عظیم جنگون کی حالت کے اظہار کرنے کے لیے اور موزون الفاظ کہان سے لائین گے ۔

ان متناقض اطالوی بیانات پر جاپانی کسقدر ہنستے ہون گے کیونکہ منکڈن مین یورپ کی ایک اول درجہ کی طاقت کا بآسانی استیصال کرنے والی اُن عجیب وغریب حملون کا مقابلہ جنھین پورٹ آرتھر کا استحکام بھی نہ روک سکا ایسی چھوٹی چھوٹی چھیڑ چھاڑ سے کیا جاتا ہے جو اٹلی کی ایک بڑی فوج چند ناتربیت یافتہ عربون کے مقابلہ مین کر رہی ہے اور کیا جاپانی فوج کسی حالت مین بھی اس طرح پڑی رہی تھی کہ قبر کے مشابہ

گذشتے خود کھود کر اُن کے اندر گھُس جاتی ہو۔

نومبر کی پہلے حصہ کی کثرت بارشس سے طرابلس کے چند گذشتہ سالون کی بارشون مین سے کوئی بارش بھی لگا نہین کھا سکتی۔ طرابلس خالی کرنے مین پریشانی لاحق اور جلدی درپیش ہونے کی وجہ سے ترکون کو بہت کم خیمے اپنے ہمراہ لانیکا موقعہ ملا تھا۔ اور گو انہون نے بعد ازان حتی المقدور اونٹ کے بالون کے کپڑے سے بنائے ہوئے عربی خیمے فراہم کر لیے تھے مگر پھر بھی یہ غریب بارش کے شدید حملون کے مقابلہ مین عموماً بے پناہ پائے جاتے تھے اور کیمپ مین بسا اوقات آگ روشن نکر سکنے کے باعث بیچارے سپاہیون کو ایسی حالت مین گیلی زمین پر سونے کی کوشش کرنی پڑتی تھی جبکہ شبنم سے وردیان تر ہو جاتے پر ان کے پاس ایک بوندین ٹپکتے ہوئے شرابور کمبل کے سوائے اور کچھہ نہوتا تھا۔ ۱۳ر نومبر کو وادی حدنین سے پانی پھوٹ نکلا اور جانب سمندر بہتے ہوئے اطالیون کی خندقون کو بھرتا ہوا چلا ہی گیا تھا کہ ایک طرف ۱۵ر نومبر کو تند ہوا اور شدید بارشس نے طرابلس پر حملہ آور ہو کر اطالین فوج کو آفات ارضی و سماوی کا نشانہ بنا دیا۔ تو دوسری طرف اس طوفان خیز حالت مین ترکون اور عربون کی ایک جماعت نے رات کی تاریکی سے فائدہ اُٹھا کر ہوشیاری ایک اطالین اوٹ پوسٹ واقع بیرون بومیلیانہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور دشمن اس اچانک طور کے غیر احتمالی حملہ سے متاثر ہو کر بحالت سراسیمگی و بے سر و سامانی سر پر پاؤن رکھکر بھاگتے ہوئے اپنے پیچھے بہت سی میدانی توپین کثیر التعداد رائفلین اور گولہ باروت کے گران بار انبار چھوڑ گیا۔ غرضیکہ یہ اور اسی نمونہ کے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے کامیاب حملے اکتوبر و نومبر مین اٹیلین لائنون پر کیے گئے

عربون کے دشمن کی حفاظتی چوکیون پر حملہ آور ہونے کی صورت مین خواہ اطالوی
بھاگ جاتے یا اپنے اوپر دروازہ بند کر لیتے مجھہ سے ایک عرب افسر نے کہا کہ اگر اس
دوسری حالت مین دشمن تک رسائی پانے مین دقت معلوم ہوتی تو عرب
زمین پر اوندھے لیٹ جاتے جن کے سرون پر سے ایک ترکی میدانی توپ کے
گذرنے والے گولے چوکی کی عمارت کے کسی حصہ کو منہدم کر دینے کے ساتھ لیسا اوقات
بلا واسطہ دشمن کو مجروح کر دیتے یا بتوسط ملبہ منہدمہ دشمن کے دشمن جان ثابت ہوتے
تھے اس کارگر کارروائی کے بعد ہم اندر گھس جاتے اور جو کوئی زندہ ملتا اُسے
تلوار کے گھاٹ اُتار تے چنانچہ ایک مرتبہ اسی طرح کے مکان مین اٹلی کے نو
سپاہی نذر تیغ بیدریغ کئے گئے تھے - ان واقعات سے یہ سمجھہ لینا آسان ہے
کہ بزدل اطالوی اپنی کھجورون کے سایہ مین واقع ہونیوالی چوکیون پر کمزوری کے
ساتھ قبضہ کئے ہوئے تھے اور جبکہ انکے خوفناک حملہ آور رات کی تاریکی مین پوشیدہ
ملوسے چوکی کے قریب پہونچکر ناگہان اللہ اکبر کے پُر رُعب نعرون کے ساتھ
انپر سرعت و شجاعت سے ٹوٹ پڑتے تھے جس کا تحمل اٹیلین فوج سے زیادہ
جری فوج بھی نہین کر سکتی تھی تو اٹلی کے ناکہ بند سپاہی عقل کی متابعت مین
خرگوشون کی طرح دُم دبا کر بھاگ نکلتے تھے جن مین سے اُس کارتوس ختم کردہ
سپاہی کی حالت واقعی طور پر سب سے زیادہ قابل رحم ہوتی تھی جو رات کی
تاریکی اور عربون کے حلقہ مین کھڑا ہوا ایک پھرتیلے عرب کے خوفناک چاقو سے
اپنی جان بچانیکا صرف یہ ہی آخری ذریعہ دیکھتا تھا کہ باواز کلمہ لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہنے لگتا تھا۔

عربون کی شب خونی طریقہ کے یلغارون کی سختی مسلمہ ہے مجھہ سے عمدہ مان
کی جھاڑیون کی آڑ مین پڑے ہونے کی حالت مین مسٹر فریڈرک ملپرس نے کہا تھا

کہ اگر آج رات درویش ہمپر حملہ کرین تو صبح کو ہم سب کے سب ٹھنڈے نظر آئینگے
انکا یہ خیال بالکل صحیح تھا کیونکہ اگر خلیفہ کے سپاہی مصری اور انگریزی فوج پر
رات کی تاریکی مین حملہ کر دیتے تو ہمارے جنگی جہاز اور توپخانے ہماری کمزور حالت
کے کفیل حفاظت نہین ہو سکتے تھے اور اگر جوش مذہبی سے از خود رفتہ درویش
ہمین دست بدست جنگ کا موقع حاصل کر لیتے تو ہماری رائفلین بھی اس لیے
بالکل بیکار ہو جاتین کہ تلوار کی لڑائی مین بہ نسبت ایک یورپین سپاہی کے
عرب ہمیشہ غالب ثابت ہوتے رہے ہین مین بوثوق کہہ سکتا ہون کہ خلیفہ کی
شکست کا راز حملہ کو بجائے رات کے دن پر ملتوی کرنے مین پنہان ہے ورنہ ہمین
دریائے نیل کی کنارون پر اڈوولے سے زیادہ شکست فاش نصیب ہوتی اور جنگی
جہازون کے چند ملاحون کے سوائے اور کوئی شخص اس شکست کا حال بیان
کرنیکو زندہ بچکر انگلستان نہ پہونچتا۔

آج کل جونز کی فوجین بنی غازی کا محاصرہ کئے ہوئے ہین اُن مین ایک ایسا
شخص امیر سلیمان نامی باشندہ ہنگری موجود ہے جو جنگ عدرمان مین عربون کی
ایک جماعت کا کمانیر تھا۔ مجھے نہایت تمنا تھی کہ سلیمان سے ملکر جنگ عدرمان
کے تفصیلی حالات اور خود اُس کے زندہ و سلامت بچ رہنے کی کیفیت
دریافت کرون۔

منجملہ اُن کثیر التعداد اور ایک ہی طریقہ سے دشمن کی چوکیون اور خندقون
پر عائد ہونیوالے عربی حملون کے جن کی بدولت ۲۶ نومبر تک عمدہ موسم اور
بڑھی چڑھی کملکون کے آنے بغیر اہل اٹلی کو پیشقدمی کرنے کی جرأت نہین ہوئی
مان تھوڈی زراگ نامہ نگار اخبار ٹیمس متعینہ افواج ترکی سے ایک عرب نے ایک
قابل یادگار حملہ کی دلچسپ کیفیت اس طرح بیان کی کہ ہماری نگاہون سے

پوشیدہ بلوں میں چھپے ہوئے اطالین سپاہی ہمارے اوپر فیر کر رہے تھے کہ بوقت شب ترکی افسروں نے عربوں کے لیے بھی پل تیار کرا دیے تاآنکہ ایکدن صبح کو تمام عربوں نے اٹیلین فوج پر دھاوا کر دیا لیکن دشمن کی میکسم کی بڑی بڑی توپوں کے نکلتے وقت فائر کرتے ہوئے گولوں نے بہت سے عربوں کو تھوڑی ہی دیر میں شہید کر ڈالا اسپر بھی عرب ہمت نہ ہارے اور بزور شمشیر اطالیوں کو اُن کے بلوں سے نکال باہر کیا۔ مال غنیمت میں بندوقوں اور کارتوسوں کے علاوہ چند بڑی بڑی توپیں بھی ہمارے ہاتھ لگیں جنھیں اپنے ہمراہ نہ لا سکنے کی وجہ سے وہیں چھوڑ دیا گیا۔

مجھے خود اس عرب سے زوارہ میں ملنے کا اتفاق ہوا تھا تکہ وہ قلعہ مصری پر حملہ کرنے کی حالت میں زخمی ہو کر واپس آ گیا تھا مال غنیمت کے چند نمونوں میں جو اُس کے پاس اسوقت موجود تھے ایک اطالوی بندوق قابل دید تھی اور اُسنے مان سر دے زراگ اور کپتان ٹبلیہم کو جو مال یغما دکھایا تھا اُس میں ایک عجیب فرانسیسی چیز کی موجودگی بھی بیان کی جاتی ہے۔

۲۳ اکتوبر کا مشہور حملہ جو قتل عام نخلستان سے چند ہی روز پیشتر عربوں نے کیا تھا وہ دراصل ایک قسم کا معمولی دھوکا تھا جو غالباً انگریزی یا فرانسیسی فوجوں کی شکست تو درکنار تکلیف کا باعث بھی نہوتا صبح کے وقت ایک چھوٹی سی جماعت جو یقینی طور پر دو سو عربوں سے زیادہ پر مشتمل نہیں تھی حسب معمول اٹلی کی خندقوں پر حملہ آور ہوئی اطالین مدافعت میں کوشش کر رہے تھے کہ یکایک پیچھے سے آنیوالی شور و غل کی آوازوں نے اُن کی توجہ میں حصہ لینا شروع کیا۔ اب دشمن کو معلوم ہوا کہ اُنپر دونوں جانب سے

حملہ کیا گیا ہے جن عربون نے نخلستان کی طرف سے حملہ کیا تھا انکی تعداد
بیہودہ طریقہ سے زیادہ بتلائی جاتی ہے اگر کوئی شخص تجربہ کار وقائع نگاران
جرمن و برطانیہ کی رپورٹون کو پڑہے تو اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ حملہ آور زیادہ سے
زیادہ پانچسو تھے بہر حال یہ حالت ایسی ہوتی ہے کہ دنیا مین بہتر سے بہتر فوج
بھی پریشان ہوئے بغیر نہین رہ سکتی تاہم ایسے موقعون پر بجائے بھاگنے
کی کوشش کے حواس بجا رکھنے کی سعی کیجانی چاہیے - اگر اطالین بھی اپنے حواس بجا
رکھتے تو اُن کی کثیر التعداد فوجین بآسانی اپنے پشت کے حملہ کی مدافعت کر سکتی
تھین مگر انھون نے ایسا نہین کیا - اور حواس باختگی کے ساتھ منتشر ہو کر
برساگ لیری کی دو کمپنیون کو عربی حلقے مین چھوڑ گئے دونون کمپنیون نے
ایسی دلیری سے جو موت کے یقینی ہونے کی بنا پر مایوسی کی وجہ سے پیدا
ہو جاتی ہے خوب مقابلہ کیا حتی کہ اُنکا تقریبًا ہر ایک سپاہی ہلاک ہو گیا
اور بحالت انتشار تمام فوج خطرہ سے لرزتی ہوئی معلوم ہونے لگی اگر بالفرض
اسوقت نشاط سے پانچہزار آدمیون سے اٹلی کی برہم شدہ صفون پر حملہ کر دیتا
تو تسخیر طرابلس کی شیدائی فوج کا ایک آدمی بھی باقی نہ بچتا - اٹلی کی
مشکلات دوپہر کے قریب شہر مین عربون کی بغاوت سے اور بڑھ گیئن
لیکن اسوقت تک وہ ایک جگہ جمع ہونے شروع ہو گئے تھے اور جب
ایک ایک حملہ آور کے مقابلہ کے لیے کئی کئی سپاہی مہیا ہو گئے تو اُن
چند سو حملہ آورون مین سے جنھین خود بھی حملون سے نقصان شدید پہونچا
تھا جو عرب بچے تھے وہ یا تو مار ڈالے گئے یا پسپا کر دیے گئے -

۲۳ اکتوبر کی سراسیمگی سے جب اطالیون کو کچھ کچھ سکون ہونیلگا
تو انھون نے جھلا کر باشندگان نخلستان کو مکروہ سزائین دینا شروع کین

جو آخر کار ۲۸ تاریخ جنرل کناوہ کے حکم امتناعی کشت وخون کے مطابق بند کی گئیں مسئلہ قتل عام نخلستان پر قانون جنگی کی نگاہ سے کسی دوسری جگہ نوٹس لیا جا چکا ہے اور اسبارہ مین یورپ کے تمام اخبارات نے بھی مفصل بحث کی ہے لہذا اس مسئلہ پر زیادہ روشنی ڈالنے سے اعراض کرتے ہوے صرف ایک ایسی شہادت کے پیش کرنے پر جس کی صداقت کا مجھے یقین ہے اکتفا کرتا ہون منجملہ مین نمایان طرابلس کے ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال ممبر پارلیمنٹ عثمانیہ نے اپنا چشمدید واقعہ مجھسے اس طرح بیان کیا کہ اسنے ایسے مین معصوم بچے اور چار بیقصور عورتون کو ایک جگہ بندھا ہوا دیکھا جو گردن مین گھرے زخم لگائے جانے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے تھے اپنے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوے اُسنے کہا کہ اگر اطالین ایسے شدید مظالم نہ عائد کرتے تو وہ انھین بحیثیت ایک دشمن کے عزت کی نگاہ سے دیکھتا مگر موجودہ حالت مین ایک تربیت یافتہ فوج کے مدعی ہونے پر ایسے قبیح افعال کے صدور کے بعد اہل اٹلی کسی عزت کے مستحق نہین ہین۔

اٹلی کا جنرل بطور صفائی بیان کرتا ہے کہ کسی نامعلوم اور عجیب تبدیلی کے باعث نخلستانی عربون کے یکایک اپنے خلیفہ اپنی قوم اور اپنے ملک سے قطع تعلق کر لینے کے یقین کی بنا پر اعلان شاہی کا اجرا عمل مین لایا گیا تھا جس کی بابت مین بڑے زور کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ ننانوے فیصدی آبادی کو سمجھنا اور پڑھنا تو ایک طرف اعلان مذکور کا دیکھنا تک بھی نصیب نہین ہوا تھا و نیز عربون کی تبدیلی حالت کے متعلق جنرل صاحب کی ذاتی خواہش خود پیدا کردہ یقین کی صورت مین جلوہ گر تھی نہ کہ کسی باشندہ طرابلس کا واقعی خیال اور اگر بالفرض تھوڑی دیر کو یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے

کہ واقعی طور پر کناوہ کے دماغ مین کسیوقت بھی یہ خیال ہسکن گزین تہاتو بجز اسکے کیا کہا جاسکتا ہے کہ جنگ طرابلس مول لینے مین اٹلی سے جو جوانداز کرنے مین غلطیان اور حماقتین سرزد ہوئی ہین اُن مین ہی یہ بیوقوفی بھی اور شامل کر لینی چاہئے بہرحال جنرل کناوہ اور اُس کے ماتحت افسر نخلستانی عربون سے رائفلین دیدینے کی بنیاد پر ظیح ہو جانیکا یقین کر لینا ظاہر کرتے ہین مگر انھین ۲۳ تاریخ کو بُری طرح خمیازہ اٹھانے کے بعد اپنے دماغون سے اس بزعم غلط خیال کو دور کرنا پڑا اور جس کی وجہ سے غیض و غضب کی حالت مین وہ کیا جو انھین انسانیت کو پس پشت ڈال لینے کے بعد بھی اوراق تاریخ کے خوف سے ہرگز نہ کرنا تھا کیونکہ گو اطالوی فوجکی تاریخ مین فتوحات کا ذکر شاذ و نادر کا حکم رکھتا ہے لیکن باوجود بزدلانہ دور زندگی کے اب تک اس کا چال چلن کم از کم اس قسم کے ناپاک قتل عام سے پاک تھا جنرل کناوہ کے عذر گناہ بدتر از گناہ کو قبول کرنے کی صورت مین ضبطی اسلحہ کی غرض سے عربون کو مجبور کرنا اور مشتبہ عربون کو جلاوطن یا اُس شخص کو سزا دینا جس نے واقعی طور پر اطاعت قبول کر لینے کے بعد بغاوت اختیار کی ہو یہ تمام ایسی باتین ہین کہ انھین کوئی شخص نامناسب نہین کہہ سکتا لیکن جنرل کے اس فعل کے واسطے اور کیا عذر پیش کیا جاسکتا ہے کہ اُسنے تین یا چار روز تک اپنے تمام سپاہیون کو بے پناہ عربون کی سزادہی کی عام اجازت دینی روا رکھی۔ کناوہ اپنے پیچھے طرابلس اور تمام دنیا کے مسلمانون مین ایک ایسا خون آشام تام چھوڑ جائیگا جسپر نسلاً بعد نسلاً لعنت بھیجی جاتی رہے گی۔

۲۶ اکتوبر کو عربون نے چھوٹی چھوٹی جماعتون پر منقسم ہو کر ایک ساتھ عام اطالین لائن پر حملہ کیا اطالیون کی بدقسمتی سے ایک موقعہ پر جو رسالہ کی بارگون کے گوشہ مغرب مین واقع ہے متخاصمین کو دست بگریبان ہونیکا

موقعہ ملگیا جہان عرب کاٹ چھانٹ کے متعلق اپنی مسلمہ تیز دستی کا ثبوت
دیتے رہے اسی روز شام کو اطالوی پلٹنون کے بہت سے سپاہی دن بھر کی
محنت سے درماندہ ہوکر اپنی اپنی خندقون مین سو رہے تھے کہ ڈہائی سو
عرب بخاموشی رینگتے ہوئے اُن کی خندقون کے قریب پہونچ گئے اور یکایک
تکبیر کہتے ہوئے اپنے نیم خفتہ دشمنون پر ٹوٹ پڑے - اُن کے تیز چاقو دشمنونکا
کام تمام کرنے اور اطالین سپاہی صرف مرنے کے لیے نیند سے بیدار
ہونے لگے چنانچہ دشمن کی صفین درہم برہم کر دی گئین اور بہت سے سپاہی
اچھی طرح بیدار بھی نہونے پائے تھے کہ عربون کے تیز چاقوؤن کی سرعت
رفتاری نے ہمیشہ کے واسطے اُنھین وہین سلا دیا بعض عربون نے
نخلستان تک پہونچنے مین کامیاب ہو کر رجمنٹ نمبر چوراسی پر عقب کی
جانب سے فیر کیے اور ایک کمپنی کا پورا نصف حصہ پیوند زمین بنا دیا غرضکہ
ہر ایک جانب کشتون کے پُشتے اور زخمیون کے تودے لگ گئے - آخرکار
بعض پیدل سوارون اور سالم رجمنٹ بیاسی و رجمنٹ نمبر چار بشمول نمبر ۴۰
کی چار کمپنیان اور معیت چند میکسم توپون کے دو میدانی توپ خانون کی
مشترکہ قوت نے جنکی بحری بیڑے کی توپین بھی مدد کر رہی تھین ایسے حملہ
آورون کی مدافعت مین کامیابی حاصل کی جو گو ابتداءً صرف ڈھائی سو
تھے مگر بعدش دونون طرف حملہ کرنے کی وجہ سے خود بھی نقصان کثیر
اٹھا چکے تھے اور جن کی بابت یہ امر مشتبہ ہے کہ ان مین سے صرف چند
عربون سے زیادہ کو عین زارہ واپس آنا نصیب ہوا ہو اگر واقعی طور پر یہ کہا
جا سکتا ہے کہ ان مین سے کچھ آدمی نخلستان مین رہ گئے تھے اور وہ
ایک خطرناک راستہ سے گذرتے ہوئے اپنے مکانات کو واپس آئے -

اس خونریز اور خوفناک رات کی گھبراہٹ اسوجہ سے اور بھی بڑھ گئی تھی کہ
اطالین باتریون نے ازراہ حماقت ایسی حالت مین جبکہ تاریکی و یکجائی
کے باعث دوست دشمن کی تمیز ناممکن ہو رہی تھی ایسے گولے برسائے
جو نال سے نکلتے ہی پھٹ جاتے تھے مسٹر آلیش میڈ بارٹ لٹ بیان
کرتے ہین کہ تیس عرب اپنے مکانات موقوعہ حاشیہ نخلستان سے اسوقت
تک اٹلی کی شاہی قوت کا مقابلہ کرتے رہے اور قابو مین نہ آسکے جب تک کہ
۲۸ تاریخ کو ان کے حصن حصین یعنی مکانات ہی ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے
نہ اڑا دیے گئے بشمول مشہور برساگ لیری ۱۱ پیدل فوج کی چار بٹالین بمدد
بہت سی توپون کے تمام دن ان حملون کی مدافعت کرتے رہے جو شب کی
طرح مجموعی طور پر تین سو عرب چھوٹی چھوٹی جماعتون مین منقسم ہو کر رسالہ
کی بارکون اور سمندر کے درمیانی حصہ پر کر رہے تھے جنگ اسقدر قریب سے
ہوتی رہی کہ جلد پھٹنے والے گولے صرف دو سو گز کے فاصلہ سے چلائے
گئے ۔ چنانچہ یہ بات زمانہ حال کی جنگ مین عجیب و غریب شمار ہونے کے
قابل ہے ۔ یہ تمام طمطراق صرف تین سو عربون کے حملے روکنے کی غرض سے
عمل مین لایا گیا لیکن نشاط بے کے پانچہزار عربون کی جمعیت سے اطالین
صفوں پر حملہ آور ہونے کی صورت مین کیا کارروائی عمل مین لائی جائے گی
اور اسکا کیا نتیجہ ہوگا ۔ یا نخلستانی بغاوت ۲۶ تاریخ کے کامیاب حملہ کے
پہلو بہ پہلو عمل مین لائی جاتی تو آج اسکا کیا نتیجہ نکلتا ۔

جنرل کناوہ اور اس کے اسٹاف پر ۲۶ تاریخ کے واقعات کا گہرا
اثر ہوا چنانچہ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بوجہ سڑتی ہوئی نعشون
کی بدبو کے پھیلی ہوئی فوجون کو تنگ جگہ مین کر دیا گیا ہے یہ عذر لنگ

اس نامعقول عذر کے مساوی ہے جو جزیرہ نمائے عرب یا شام مین خشکی پر فوجین اُتارنے کے باب مین یورپ کی رائے پر اثر ڈالنے کی نیت سے پیش کیا گیا ہے میرے خیال مین سلطانی فوجین اٹلی کی فوجون کے اُن مقامات پر خشکی مین اُترنے سے بہت خوش ہوتین کیونکہ اِن آنیوالے ملاقاتیون مین سے شاذو نادر ہی کسی ملاقاتی کو مکرونی کباب کھانے اور شراب پینے کے لیے جہاز پر واپس پہونچنا نصیب ہوتا بہر حال اٹلی کی لائن تنگ اور وہ مشرقی خندقین خالی کردی گئین جو قلعہ مصری کے مقابلہ مین واقع تھین اور دمدمہ خام وغیرہ بنانیکا تازہ کام شہر سے دو سو کیلو میٹر تک قائم کیا گیا خواہ فوجی نقطہ خیال سے اِس کارروائی کی معقولیت کے بارہ مین کسی قسم کی رائے نہ پیش کیجا سکے۔ مگر یہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ یہ کھلا ہوا اظہار اُس کمزوری کا تھا کہ صرف ڈھائی سو عربون سے اطالوی شکست یاب ہو گئے ہین اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اطالوی ذرا سے خطرہ یا غلط فہمی سے زیادہ اثر پذیر ہونے لگے بخلاف اِس کے عثمانیہ فوج پر بہت اچھا اثر ہوا اور اُن کی ہمتین اور بھی زیادہ بڑھ گئین طرابلس خاص مین اٹلی کی مقبوضہ اراضی پہلے ہی سے تیس ہزار فوج کے واسطے ناکافی تھی اسپر وبا ہیضہ کے دامنگیر ہونے کے لحاظ سے اور زیادہ زمین کی یقینی ضرورت پیش آگئی مگر عین اُسیوقت بجائے وسعت کے عسرت قبول کی گئی اور لطف یہ کہ اس فعل کو تمام دنیا کے انسانون کو بے عقل سمجھ لینے کی جرات کر کے اختیاری ظاہر کیا گیا

نومبر کے پہلے ہفتہ مین اطالیون پر ساحل سمندر قریب قلعہ حمیدیہ مین ایک اور آفت نازل ہوئی۔ سسلی سے آئی ہوئین بعض تازہ دم فوجون نے جن مین بظاہر رجمنٹ نمبر ترانوے بھی شامل تھی بحری بیڑے

کی حفاظت مین شراشت کے قریب خشکی پر اترنے کی کوشش کی جو عرب اس قلعہ پر قابض تھے انکا بیان ہے کہ گو محاصرہ کرنے والون نے بہادری سے کام لیا لیکن محصورین کی جانبازانہ کوششون کے باعث ساری فوج مین سے صرف دو سو سپاہی خشکی پر اترنے مین کامیاب ہو سکے جنپر فوراً ہی حملہ کیا گیا۔ ان دو سو اطالیون سے مایوسی کی حالت مین جس قسم کی بہادری کی توقع کیجا سکتی ہے اُسی قسم کی ظہور مین آئی مگر عرب انھین چارون طرف سے گھیر کر دست بدست جنگ کے ڈھنگ پر لے آئے اور اُنھون نے بڑی سرعت سے مخالفون کو کاٹ کے رکھدیا صرف پانچ شخص جو کسی طرح ہلاک ہونے سے بچ رہے تھے قید کر لیے اور ترکی لباس مین غاریان پہونچا دیے گئے۔ غاریان مین بڑے دن کے موقعہ پر مین خود ان اطالین اسیران جنگ سے ملا اور انھین اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے پایا۔

۷ نومبر تک جنرل فرگوتی کی مزید افواج کے داخلہ سے اطالین افواج شہر طرابلس کی تعداد بیس ہزار تک پہونچ گئی۔ لیکن کثرت بارش کیوجہ سے کسی قسم کی پیشقدمی عمل مین نہ لائی جا سکی کیونکہ خندقین پانی سے بھر گئی تھین اور سامان جنگ کی گاڑیون و نیز توپون کا تھوڑے فاصلہ پر بھی لیجانا دشوار تھا۔ آخرکار ۲۶ نومبر کو ایک بہت بڑا توپ خانہ کارآمد موقع پر قائم کرنے کے لیے روانہ کیا گیا اور ایک بہت بڑی فوج نے اُس شرقی حصہ نخلستان پر دوبارہ قابض ہونے کی غرض سے پیشقدمی کی جو ۲۶ اکتوبر کو اُس پیشقدمی سے ٹھیک ایک ماہ بیشتر اطالوی قبضہ سے نکل گیا تہا ایک برگیڈ جانب عین زارہ روانہ ہوا تا کہ نخلستانی عربون اور ترکون کا باہمی سلسلہ منقطع کر دے اور جانب شرقی

ایک بہت بڑے برگیڈ نے جو تین پیدل رجمنٹون رسالہ کے دو اسکاڈرنون بارہ میدانی توپون اور دو کوہی توپ خانون پر مشتمل تہا جنگی ناکون کے ایک بڑے سلسلہ پر جو رسالہ کی بارگون سے ممتد تک پھیلا ہوا تھا حملہ کیا عربونکی چھوٹی چھوٹی جماعتون نے اطالوی پیشقدمیون کی ایک ایک انچہ زمین پر بڑی جرأت سے مدافعت کی لیکن اطالیون نے ایک سو بیس جانین نذر چڑھا کر شام تک کثرت افواج کی بنا پر نہ کہ از راہ بہادری عربون سے نخلستان خالی کراکے رسالہ کی بارگون زراعتی اسکول اور موضع شراشت کے علاوہ اس پہلی جگہ پر بھی قبضہ پا لیا جسکو کبھی کسی حال مین نہ چھوڑنا چاہیے تھا ماسوا اس کے اس فتح سے ایک اور ایسی عمارت متصلہ قلعہ مصری پر بھی قبضہ ہوگیا جہان سے اطالوی اور قلعہ مصریہ کے قابض ترک ایک دوسرے کو خوب اچھی طرح سے بیٹھے دیکھتے رہا کئے۔

۲۶ نومبر کی جنگ کے بعد اطالیون کو اپنے اہل وطن کی کچھہ ایسی بوسیدہ نعشین ملین جن کے اعضا کی قطع برید کی گئی تھی اور بعض نعشونکو اس طرح دفن کیا گیا تہا کہ انکا کچھہ حصہ زمین کے باہر رہ گیا تھا جن کی بابتہ فورًا بلا مزید ثبوت کے یہ خیال قائم کرلیا گیا کہ ان لوگون کو زندہ درگور کیا گیا ہوگا۔ حالانکہ یہ کسی طرح ثابت نہین ہوتا یہ ضرور ہے کہ حفظ صحت کے خیال سے نعشون کو دفن کیا گیا ہو مگر جنگی وقتون کے باعث ایسی حالتون مین تعجیل اور پریشانی کیوجہ سے بسا اوقات کارروائی تدفین نامکمل رہتی ہے ترکون کو بھی اچھی طرح دفن کرنیکا موقعہ نہ میسر آیا ہو تمثیل کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ بلمونٹ کاپ جی کی چوٹی پر بوئرون کی ایسی نیم دفن شدہ نعشین پائی گئی تھین جن کے سر ہی سر پیرون زمین نظر آرہے

تھے اور چونکہ وہ خود بوئروں کی دفن کردہ تھیں اس لیے کون کہہ سکتا ہے کہ قصداً اُن نعشوں کی تذلیل کا ارادہ کیا گیا ہوگا۔ علاوہ اس کے جیسا کہ ایک صاحب مطبوعہ رسالہ موسومہ بلیک وڈ کے ذریعہ سے بیان کرتے ہیں کہ نعشوں سے جبکہ اُنپر کامل ایک مہینہ کی تیز دھوپ اور سخت بارشیں اپنا اپنا پورا پورا عمل کر چکی ہوں کس طرح ظاہر ہو سکتا ہے کہ اُن کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی عمل مین لائی گئی ہوگی ترکی باقاعدہ افواج نے فی الحقیقت ان قابل افسوس زیادتیوں مین کوئی حصہ نہین لیا تھا بظاہر نعشوں کے مثلہ کی کارروائی عربوں کا فعل تھی کوئی شخص اس قسم کے افعال کی حمایت مین ایک لفظ بھی نہین کہہ سکتا ہے تاہم مبالغہ اور مکر سے مملو نفرت و حقارت کا جو غلغلہ اس فعل پر اٹلی مین بلند کیا گیا وہ ذرا بھی قابل توجہ نہین ہے کیونکہ جو قوم عیسائی سپاہیوں کے ہاتھوں واقعہ پذیر ہونیوالے چار ہزار بیگناہ آدمیوں کے قتل عام کو جس مین معصوم بچے اور پردہ نشین عورتیں بھی شامل ہوں قرین انصاف تصور کرے وہ قوم غریب جاہل اور مذہبی مجنون عربوں کے ہاتھوں عمل مین آئے ہوئے چند مردہ جسموں کے مثلہ پر اعتراض کرنے کی ہرگز مستحق نہین ہے۔

عربوں کے اخراج نخلستان سے ہمت پاکر اطالیوں نے ۲۶ دسمبر کو قبل طلوع آفتاب ترکی کیمپ واقع عین زارہ کیجانب پُر حوصلہ پیشقدمی کی اور اُسی روز شہر کے قرب وجوار مین جہاں جہاں عرب قابض تھے جنگی جہازوں نے باوجود کثرت بارش غضبناک گولے برسائے اٹلی کے تین کالموں نے اِس جنگ مین حصہ لیا ایک کالم سیدی مصری مین بصورت رزرو مقیم رہا اور دوسرا تمام دن اُن عربوں سے سخت مصروف

بیکار رہا جو یکے بعد دیگرے تند حملے کرتے تھے اور جنھون نے ترکی کیمپ
کی مشرقی سمت سے دن ہی دن مین اطالیون کو اُن کی لائنون تک پسپا
کر دیا اٹلی کا وہ میمنہ والا تیسرا کالم پندرہ ہزار سپاہیون پر مشتمل تھا اور جس نے
بظاہر اس ارادہ سے پیشقدمی کی تھی عین زارہ کی فوج کے مکمزور بیسیرکو پسپا کرد
وہ رپورٹین جو عین زارہ پر حملہ کرنے اور برساگ لیری فوج کے باتندی
وزبردستی دشمنون سے میدانی توپین چھین لینے کے متعلق اطالین سالنسر
کی نگرانی مین شایع ہو چکین ہین سب کی سب قابل مضحکہ اور غلط ہین اور
ایسا ہی بیہودہ یہ تخمینہ ہے کہ عین زارہ مین آٹھ ہزار آدمیون کو پسپا کر دیا گیا
اگر اسوقت نشاطبے کے پاس تعداد بیان کردہ سے نصف سپاہی بھی
موجود ہوتے تو وہ بڑی خوشی سے پندرہ ہزار اطالیون کا انتظار کرتا ہوا پایا
جاتا بلکہ گمان غالب یہ ہے کہ نشاطبے الانتظار اشد من الموت
کی سختیون سے جلد رہائی پانے کی کوشش مین کامیاب حملہ آور ثابت ہوتا
جو کچھ واقع ہوا وہ دراصل صرف اسقدر ہے کہ ترکی کمانڈنٹ نے یہ دیکھکر
کہ بائین جانب سے گذرنیوالی دشمن کی ایک بڑی فوج جلد عقب مین پہونچ
جائیگی اور اپنی قلیل التعداد فوج پر نظر کر کے عین زارہ کو چھوڑ دینا مناسب سمجھا
جب نشاطبے کے احکام عربون کو سنائے گئے تو انھون نے چلّا چلّا کر
مخالفت کی کیونکہ یہ بہادر جنگجو دشمن پر غالب آچکے تھے اسوجہ سے واپسی
کے خیال کو سرے سے ہی ناپسند کرتے تھے بہرنوع اولاً چار بجے شام کے
ترکی کیمپ کے ترپ بطور چہل قدمی موجودہ کیمپ کو روانہ ہوئے اور پھر تو سلسلہ
بندھ گیا چونکہ ترکون کو اپنے حملہ آورون کی نسبت معلوم تھا کہ وہ کس مادہ سے
بنے ہوئے ہین اس لیے ان کی جماعتین ایک خاص قاعدہ کے ساتھ بدون

گھبراہٹ اور جلدی کے باطمینان تمام یکے بعد دیگرے روانہ ہوتی رہین حتی
کہ اسٹاف اور ایک حصہ فوج نے صبح تک اس سلسلہ کو جاری رکھا مگر
اطالیون کی پندرہ ہزار فوج نے کسی ایک جماعت کا بھی تعاقب نہین کیا
اور نہ اُنکا راستہ روکنے کی کوشش کی معلوم نہین کہ اس موقعہ پر اُن کی کیولری
کیا کر رہی تھی جس کا فرض تھا کہ وہ راستہ روکتی اور تعاقب کرتی کیا کوئی شخص
خیال کرسکتا ہے۔ کہ یورپ کی کوئی فوج باستثناء اطالیون کے فی الحقیقت اپنے
دشمن کی ایک چھوٹی سی تعداد کو کھلے ہوے میدان مین کھلے بندون نکلجانیکی بعد
اس امر کی کوشش کیے ہوے اجازت دیتی کہ اون کے واپسی کے سلسلہ کو
اپنے رسالہ کے پیہم حملون سے منقطع کردے۔

جب حریف کے بخیر و عافیت عزیزیہ پہونچ جانیکا یقین ہوگیا تو اطالیہ
کے پندرہ ہزار جنگجو خالی کیمپ پر ٹوٹ پڑے اور وہ توپین چند بستر اور
بعض فرنیچر کی چیزین جنھین ترک خود ترک کرگئے تھے زعم خود چھین لین معلوم
ہوتا ہے کہ دشمن کی چھوڑی ہوئی توپون کے حاصل کرنے مین اہل اٹلی ہمیشہ بڑی
جرأت اور ہوسناکی سے کام لیتے ہین چنانچہ اطالین ان توپون کو بھی اپنے
دشمن سے کئی ہفتہ تک برابر چھینتے اور ان کی تصویرین اتارتے رہے ورنہ اصل
واقعہ یہ ہے کہ صرف آٹھ میدانی توپین جو اُن کے ہاتھ لگین قبل انخلاے
عین زارہ از راہ دانشمندی بیکار کردی گئین تھین اور جنھین ترک اسوجہ سے
چھوڑ گئے تھے کہ اُنکے پاس اُن کا گولہ باروت ختم ہوچکا تھا اور اس صورت مین
وہ ترکون کے لیے بیکار تھین ثانیا یہ بالکل ناممکن تھا کہ ریت پر یہ توپین کھینچی
جاسکتین کیونکہ طرابلس مین پندرہ پونڈ وزنی گولا پھینکنے والی توپ کو اوسط
گھوڑے کھینچتے ہین اور بیسیون آدمی اُسکے چڑھانے کے لیے درکار ہوتے ہین۔

بظاہر نشاطبے کو عین زارہ اُن آثار کی وجہ سے چھوڑنا پڑا جنسے پایا جاتا تھا کہ اس کا بیسرہ دشمن کے حلقہ مین آجائیگا لیکن ایک بڑی اور زبردست وجہ یہ بھی تھی کہ ترکون کو جلد یا بدیر عین زارہ ترک کرکے اور زیادہ اندرون صحرا مین ہٹ جانا لازم تھا کیونکہ بحری توپون کی مسلسل اور ہر وقت کی گولہ باری سے عثمانی فوجون کو چوبیس گھنٹے مین کوئی وقت ارام کا نہین ملتا تھا گو مسلمہ طور پر عرب دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے قربت کو پسند کرتے ہین مگر وہ شیطانی گولونکی بارشس کے عادی نہین ہین درحقیقت وہ گولون کی نقصان رسانی سے اسقدر متاثر نہین ہوتے جس قدر اس کے لوازمات سے چونکنے اور بیچین ہوتے ہین اور سچ بھی یونہین ہے کہ کتے کی طرح گولے کی بھونک اسکے کاٹنے سے زیادہ پریشان کن ہے مینے انھین جوش سے بارہ انچ قطر کے شق ہونیوالے گولے کا خوفناک طریقہ سے گرنے اور ریت مین ایک وسیع گڑھا کر دینے کا حال بیان کرتے سُنا ہے جس نے کسی شخص کو بھی نقصان نہ پہونچایا تھا اور جس کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ غریب بدوؤن کے زخمی کرنیکا یہ طریقہ کثیر المصارف تھا۔

موجودہ ترکی کیمپ واقع عزیزیہ بحری توپون کی دست رس سے باہر ہے مگر اس سے یہ نہ سمجھہ لینا چاہیے کہ ترکون کا عملی قبضہ بہت بڑے حصہ سے اُٹھ گیا ہے کیونکہ انکی چوکیان کیمپ سے جانب ساحل سمندر بہت دور تک پھیلی ہوئی ہین جس کا کسیقدر اندازہ اس امر سے بھی ہوسکتا ہے کہ اُن کی وساطت سے ۲۰ جنوری کو غرغیلش پر کامیاب حملہ کیا گیا تھا جہان اطالیون کو پسپا کیا گیا تہا جہان اطالیون کو بکاپش جانون کے نقصان کے ساتھ اس مٹی کے زیر تعمیر حفاظتی ذرایع سے پسپا کر دیا گیا جون پیر دن موضع بتائے جارہے تھے قبل ازین ایک اور کامیاب حملہ بنی عشیہ پر کیا گیا تھا جس سے پایا جاتا ہے کہ ترک پُرشوق طریقہ پر اُن

فوجون سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہین جو اطالوی جنرل ان کے مقابلہ مین بہیج سکے
۱۷ دسمبر کو ہیڈ کوارٹر مین یہ ضروری خبر پہونچی کہ اطالیون نے اپنے داہنی
جانب پیشقدمی شروع کردی ہے لنشاط بے معہ اسٹاف کے فوراً سنت بنی آدم
کو روانہ ہوگئے یہ خبر صحیح تھی چنانچہ بعد طلوع آفتاب ایک اطالوی کالم اپنی خندقون
سے نکلکر اولاً جانب مغرب غرغیشس جانیوالی سڑک پر ٹھیرا بعدش یہ دشمن کا پتہ
لگانیوالا برگیڈ جو سالم پچاسوین پیدل رجمنٹ تیرہوین کا کچھہ حصہ رسالہ کے چار
اسکواڈرن اور ایک خچر باتری پر مشتمل تہا پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہوا صنصور
پہونچا جہان ترکون کے ایک چھوٹے سے ناکہ پر صرف چار آدمی قابض تھے
اطالیون نے صنصتور قبضہ کرکے تارگہر تباہ کردیا اور تار کاٹ ڈالا جس کی وجہ
سے تار کا تعلق زوارہ سے ٹوٹ گیا تھا لیکن بعد مین مرمت کرکے اس نقصان
کی تلافی کردی گئی دنیا مین صرف اٹلی ہی کی ایک ایسی فوج ہے جسکو دو مہینے
کی خاموشی کے بعد اس معمولی کام کے سرانجام دینے کی توفیق نصیب ہوسکی۔
اس مہم عظیم کی سرانجام دہی کے بعد یہ برگیڈ آہستہ آہستہ صنصتور کی جانب
جنوب مڑا جہان یکایک اُس نے اپنے آپ کو ایک ترکی چوکی کے سامنے پایا
جس پر بیس باقاعدہ ترکی فوج کے سپاہی تعینات تھے جس مین سے ایک
ترک لغرض اطلاع دہی روانہ جانب سنت بنی مریم ہوا اور باقیماندہ اونیس [19]
نے اپنی جگہ پر قائم ہوکر دشمن پر آگ برسانا شروع کی جس کی تاب مقاومت
نہ لاکر یہ ساری بہادر فوج پیچھے کیجانب ہٹ گئی جسوقت اس عجیب وغریب بہادری
کی اطلاع پہونچی ہے اسوقت مین خود ترکی فوجون مین موجود تھا یہان افسر
سے لیکر ایک معمولی سپاہی تک تمام فوجیون کو اپنے حریف کی جبلی بزدلی کا
حال سنکر بہت بڑی خوشی ہوئی اور ہم سب کی یہ تمنا تھی کہ دشمن جانب

سنت بنی مریم پیشقدمی کرے مگر یہ خوش قسمتی ہمین نصیب نہین ہوسکی دشمن سے تیچر باتری سے صرف پندرہ گولہ صحرا پر پھینکے جو کیمپ سے بقدر ایک ھزار گز دورہ جانے کی وجہ سے سب کے سب بیکار ہوگئے ہیں اسی رات یہ معلوم ہوا کہ صنصنو سے اطالین ھٹ گئے اور اپنی خندقون کی پناہ مین چلے گئے ہین۔ نامہ نگار مارننگ پوسٹ منتعینہ مالٹا اس دشمن کی پتہ لگانیوالی فوج کی نسبت یطور رخاکہ بیان کرتا ہے کہ اس پیشقدمی سے طرابلس مین مغربی جانب سے داخل ہونیوالے سامان ممنوعہ جنگ کا آئندہ کے لیے سد باب کرنا مقصود تھا لیکن اس نے اس کی تاویل نہین کی کہ روانگی اور واپسی صنصنور اور پندرہ گولون کا ضایع کرنا کس طرح خائزالمرام بنا سکتا ہے۔

ترکی کیمپ کے عزیزیہ منتقل ہونے کے بعد ۱۶ اردسمبر تک ایک طرف تو سنت بنی مریم مین رفتہ رفتہ عربوں کی ایک بڑی تعداد غالبًا شہر طرابلس پر حملہ کرنے کی غرض سے جمع ہوتی رہی اور دوسری طرف احمقانہ طور سے اپنے آپ کو محفوظ اور دشمن کو مرعوب خیال کرکے اطالوی افسر اور نامہ نگار بھرپ زبانی کہتے رہے کہ ہمارے کوہ غاریان پہونچنے تک کوئی جنگ واقع نہوگی عین زارہ کو سینکڑون تختون کی ایک دوہری باڑ قایم کرکے اور درمیانی حصہ کو ریت اور پتھرون سے بھر کر ایک چھوٹا سا قلعہ بنا لیا گیا تھا جس کی حفاظت پر کم از کم چودہ ہزار اطالین فوج تعینات تھی یہ صحیح ہے کہ طوفان خیز موسم کی وجہ سے ہوائی جہازون کو ایک ہفتہ تک اڑنیکا موقعہ نہین ملا لیکن اس صورت مین اطالوی رسالہ کو دشمن کا پتہ لگانا ضروری تھا انہین کوتاہیون کے باعث اطالین معلوم نہ کر سکے کہ ترکون کی فوجین ایک

لمحہ کو بھی بیکار نہین رہن اور دشمن کے قریب ہی عین زارہ سے جانب جنوب صرف پندرہ میل کے فاصلہ پر بڑھکر آچکین تھین ماسوائے اس کے وقت امتحان اطالیون کا یہ خیال کہ ترکون کی کمزور چوکیان جو عزیزیہ اور عین زارہ کے درمیان واقع ہین اُنکا کسی طرح مقابلہ نہین کر سکتین بہت بُری طرح غلط ثابت ہوا۔

اپنی ۱۹ دسمبر کی پیشقدمی کی بابت اطالیون کا بیان ہے کہ ۱۰ تاریخ کو پانچ دادخواہ عرب ترہونہ کی جانب سے عین زارہ پہونچے اور انھون نے بیان کیا کہ ہمیں اندرون ملک کے جمع ہونیوالے بدوؤن نے ظلم کیا ہے۔ یہ نہین کہا جاسکتا کہ آیا یہ عرب فی الحقیقت اپنے ملک پر حملہ کرنیوالون سے طالب امداد تھے یا ترکون کی جانبداری مین اطالیون کو کوئی نقصان پہونچانا چاہتے تھے بہر حال انھین ۱۹ تاریخ کی پیشقدمی کی راہ نمائی کا اعزاز بخشا گیا اور قبل طلوع آفتاب بسرکردگی جنرل فارا ایک بہت بڑی ایسی فوج جو پیدل کے تین بٹالین رسالہ کا ایک اسکاڈرن خچر بانٹری کی تین توپون اور بہت سی میکسم توپون پر مشتمل تھی عین زارہ کی خندقون سے نکل کر جانب جنوب روانہ ہوئی جس کے ساتھ پیدل رجمنٹ برساگ لیری نمبر گیارہ کا بھی کچھہ حصہ تھا۔ مینے بچشم خود اس فوج کی کارچی کو ترکی کیمپ واقع عزیزیہ مین دیکھا ہے اس پیشقدمی کا مقصود چھوٹے سے نخلستان موسومہ پر طیروس کے ڈاکوون سے پاک کرنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنانیکا تھا لیکن خلاف مقصد واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدقسمتی شروع ہی سے اس کالم کے ہمراہ تھی ترہونہ کے راستہ کو جو ریتیلے لق ودق صحراءین سے گذرتا ہے حافظہ مین رکھنا مشکل ہے اور غیر ملکی کے لیے مشکلتر اس موقعہ پر یہ ظاہر کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہو کہ اُن پانچ دادخواہ عربون مین سے تین شخصون کی نعشین جنھون نے اطالیونکی

راہ نمائی اختیار کی تھی گویون سے جھدی ہوئی پائی گئیں اور قیاس چاہتا ہے کہ اپنے راہ نماؤن کی فریب دہی کا یقین کرکے اطالیون نے انھین گولیون سے اوڑا دیا ہوگا۔ حاصل کلام وہ ریتیلا لق ودق صحرا تھا اور بدون راہ نما کے گم کردہ راہ بدنصیب اطالین بار بار راستہ بھولا جاتا تھا اور اس مشکل سے نجات پانیکی کوشش مین جگہ بجگہ پہونچکر پھر لوٹنا پڑتا تھا اس لا حاصل آمد ورفت سے تمام فوج مایوس اور محنت شاقہ سے چکناچور ہوگئی ترکون کو فندق بنی غشیر مین دشمن کی پیشقدمی کا حال معلوم ہو چکا تھا اور جبکہ ایک کمک کے ذریعہ سے جو جانب مغرب مقیم تھی فندق بنی عشیر کے عربون کی تعداد مین اضافہ ہوگیا تو انھون نے درماندہ اطالین فوج سے چھیڑ چھاڑ شروع کردی عرب ایک ریت کے ٹیلے سے دوسرے ٹیلے پر لپک لپک کر پہونچتے جاتے اور جب دشمن زد پر آتا جاتا فائر کرتے جاتے تھے جیسے جیسے سورج کی روشنی گھٹنے لگی عربونکی قوت اور حملون کی تعداد ترقی کرنے لگی اور اس کے ساتھ ہی اطالیون کی تعداد اور ہمت گھٹنے۔ سب سے زیادہ مشکل یہ درپیش تھی کہ اطالین اپنے نہ دکھائی دینے والے پھرتیلے دشمنون کو کوئی سزا نہ دیسکتے تھے۔ اسی حالت مین غالباً اطالوی کالم کو ترکی فوج متعینہ بنی غشیر کے پہلو پر پہنچا دینے کے قصد سے کرنل فارا چند کیلومیٹر آگے بڑھکر بائین جانب لوٹ پڑا مگر اس کے ساتھ ہی عربونکی جنگی امداد پر چند ترکی باقاعدہ فوج کے جوان بھی موجود تھے رائفلون کے منفردانہ گر متواتر فائر زیادہ کارگر ثابت ہونے لگے۔ اور دشمن اپنی رفتار پیشقدمی مین سُست۔ آخر کار وہ ایک جگہ ٹھہر گئے اور اُسکے بعد ہٹنا شروع کیا لیکن دشمن نے اسوقت بھی فاصلہ سمت اور وقت کے پہچاننے مین غلطی کھائی یہان دسمبر مین ساڑھ چار بجے سورج غروب ہو جاتا ہے اور جس کے ایک گھنٹہ بعد

تمام صحرا تاریک بد قسمتی سے اس رات چاند بھی نہین تھا صرف بجلی کی چمک یا رائفلون کے فائرون سے کبھی کبھی روشنی ہو جاتی تھی غرضیکہ ان مخالف حالات و واقعات کی بدولت اطالین رہا سپاہی نشان راہ کھو بیٹھے اس موقعہ پر نہ چوکنے والے ترکی کمانڈر نے اپنے غریب مددگارون سے اُن کے منفروانہ حملون کی نوعیت بدلکر زیادہ بیش قیمت کام لیا جنھین جماعتون مین تقسیم کرکے دشمن کے پہلوؤن اور پشت پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا سو فٹ اٹلی والون پر چارون طرف سے حملے ہو رہے تھے لیکن دشمن کی بندوقون کے فائرون اور توپ کی گرج کو اللہ اکبر کی آوازون سے دبا دینے والے حملہ آور بہت کم دکھائی دیتے تھے بد قسمتی سے اس نازک حالت مین حواس باختہ اطالیون نے اپنا جی چھوڑنا شروع کردیا لیکن انکا کمانڈر بظاہر ایک ایسا شخص معلوم ہوتا تہا کہ جس کے حواس خراب نہین ہوئے تھے اس نے اور اس کے افسرون نے جس طرح بھی ممکن ہو سکا اپنے سپاہیون کو ایک بلند مقام پر پہونچنے تک سنبھالے رکھا جہان کرنل فارا کے ارادہ کے مطابق رات گذارنے کے لیے خندقین کھودین اور ہر قسم کی توپین اتاری گئین۔

اس قیام گاہ مین بھی اطالیون کی حالت مایوسانہ تھی ساٹھ منتخب جنگدیدہ جنگجو فیزانیون کی ایک عمدہ جماعت نے ہوشیاری اطالیون کے بائین جانب گذر کر پہاڑی کے شمالی راستہ پر قبضہ کرلیا اور دوسری فوج بڑھکر پہاڑی کے جنوب کا محاصرہ۔ اس صورت مین محصور اطالیون کے نکلنے کے لیے صرف ایک تھوڑی سی کھلی ہوئی جگہ پہاڑی کے مغرب مین بصورت راستہ باقی تھی جسپر نصف شب تک بوجہ کمی تعداد عرب قبضہ نہ کرسکے تھے اس راستہ کا علم دشمن کو اس نادر موقعہ سے معلوم ہوا کہ برساگ لیری فوج کا ایک

نوجوان نن کمیشنڈ افسر بغرض خرید و فروخت شہر طرابلس گیا تھا اور کسی نا معلوم وجہ سے اپنی بٹالین کی روانگی کے وقت تک عین زارہ نہ پہونچ سکا آخر ہمت باندھکر اپنی بدقسمتی پر روتا ہوا تنہا صحرا کو چل نکلا خوش قسمتی اور فائرون کی آوازون کی راہ نمائی کرتی رہین حالانکہ بالکل اندھیرا ہو چکا تھا لیکن خوش نصیبی نے اُسی راستہ سے جو خالی رہ گیا تھا منزل مقصود پر پہونچا دیا اس کی آمد نعمت غیر مترقبہ سمجھی جا کر بڑی خوشی منائی گئی کیونکہ اب تک جنرل فارا اور اسکے افسرون کا خیال تھا کہ عربون کی تعداد کثیر نے انھین مضبوطی کے ساتھ چارون طرف سے گھیر رکھا ہے۔ یہ بہادر اور سمجھدار افسر کمک لانیکے لیے عین زارہ پھر واپس ہوا مگر وہ ابھی چھ سَو قدم بھی نگیا تھا کہ ایک عرب کی گولی سے اُسکا گھوڑا زخمی ہو کر گر پڑا وہ کسی ترکیب سے پھر اپنی فوج مین واپس آیا اور ایک دوسرا گھوڑا لیکر پھر اسی راستہ سے واپس ہو گیا جسپر ابھی تک کوئی نگرانی قائم نہین ہو سکی تھی اثنا راہ مین اتفاقاً تاریکی کی وجہ سے اُس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر پڑا اور پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی اب مجبوری اس افسر کو تھوڑی دیر پیدل چلنا پڑا تھا کہ برساگ لیری کا ایک پٹرول ملگیا اور اُن سے اس نن کمیشنڈ افسر نے تیسرا گھوڑا حاصل کر کے عین زارہ کے جنرل کو اپنی فوج کی خوفناک حالت سے مطلع کیا۔ یہ نوجوان نن کمیشنڈ افسر بصلہ اس خیر خواہی و بہادری ہمارے وکٹوریہ کراس تمغہ کے مساوی الاعزاز تمغہ محرجہ افواج اطالیہ پانے کا مستحق ہے۔

پہاڑی پر اطالین فوج یہ تمیز نہ کر سکنے کے باعث کہ ہمارا دشمن کہان ہے اپنا پہاڑی توپخانہ کارآمد طریقہ پر استعمال نہین کر سکتی تھی ایک طرف عرب برابر چارون طرف سے گولیان برسا رہے تھے تو دوسری طرف دشمن

کے مجروحون ومقتولون کی تعداد لمحظہ بلحظہ بیش سے بیشتر ہوتی جارہی تھی۔ یہہ دشمن کا پتہ لگانیوالی بڑی فوج جو قبل از علی الصباح عین زارہ سے عربون کو سزا دینے کے لیے روانہ ہوئی تھی خود عربون کا شکار ہوگئی علاوہ ازین اطالیون کو مایوسی نے بھی گھیر رکھا تہا جس کی وجہ سے اُن کے زندہ سپاہیون کی حالت لمحہ بلمحہ بد سے بدتر ہونے لگی۔ کرنل فارلے نے قیام کے لیے بہت اچھی جگہ منتخب کی تھی جو خندقین کھودکر خوب محفوظ کرلی گئی تھی اور میکسم توپون کے چلانے کے لیے میدان بھی موزون تھا۔ مگر اسکی فوجین قطعی ہمت چھوڑ چکی تھین اس لیے کرنل باوجود شب گذاری کے ارادہ کو واضح طور پر بیان کردینے کے حالات کے لحاظ سے مجبور ہوگیا کیونکہ اس کے سپاہی بطور نافرمانی کمزوری ظاہر کرتے ہوئے عین زارہ کا رخ ظاہر کرنے لگے اور نوبت یہان تک پہونچ گئی کہ مصلحتاً احکام بعد مین صادر ہونے تھے اور عمل پہلے آخر کار بیقاعدگی کیساتھ شمال کی طرف اطالین بھاگ نکلے اور اس بقیۃ السیف فوج کو علی الصباح وہ کمک ملی جو عین زارہ سے بھیجی گئی تھی اور اس کے چھ گھنٹہ بعد یہ لوگ اگر کہا جا سکے تو بخیریت اپنے کیمپ مین پہونچے۔

یہ نہایت مشکل ہے کہ اس خوفناک لڑائی کے اطالوی نقصانات کا صحیح اندازہ کیا جاسکے زمانہ حال کے کسی جنگ مین بھی نقصانات کی صحت کے باب مین ایسی بے پرواہی سے کام نہین لیا گیا ہے جیساکہ طرابلس مین لیا جارہا ہے ترکی افسرون کو مجبوراً بعض اوقات مین دیسی عربون کے بیانات پر اعتبار کرنا پڑتا ہے اور عرب عادتاً ہر ایک بیان مین اسقدر مبالغہ کرتے ہین کہ سُننے والا حیران رہجاے۔

۱۶ دسمبر کو عزیزیہ مین ایک عرب نے آکر صاف طور پر بیان کیا کہ وہ اور

ایک اور سپاہی حمص سے ایک سرکاری مراسلہ لیکر بھیجے گئے ہین جسمین دشمن سے حمص واپس لینے کا حال درج ہے سپاہی کا گھوڑا اگر کر لنگڑا ہوگیا اور اُس نے مجہے سرکاری مراسلہ نہین دیا بلکہ کچھہ عرصہ بعد وہ خود ہی آجائیگا۔ دوسرے دن وہ سپاہی بھی آگیا لیکن اُس کے پاس کسی قسم کا مراسلہ نہین تھا۔ یہ تمام حکایت جیسا کہ منشی بے نے غصہ سے کہا ایک عربی خبر تھی۔ اس لیے اطالوی نقصانات یا ترکی فتوحات جب عربی ذرایع سے معلوم ہون تو خیال کرلینا چاہیے کہ اُن مین ضرور شاعری سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن یہ لڑائی اور ہزیمت اُس مقام سے تھوڑے ہی فاصلہ پر واقع ہوئی تھی جہان پر مین مقیم تھا۔ دوسرے دن ترکی افسرون سے عندالدریافت معلوم ہوا کہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق کئی ہزار اطالوی پیدل اور گولنداز ہلاک ہوئے ہین۔ یہ مسلمہ ہے کہ دسمبر مین ان افسرون کے پاس کسیقدر صحت سے نقصانات کے معلوم کرنے کے ذرایع موجود تھے۔ مشاہدہ کی بنا پر مین جو کچھہ کہہ سکتا ہون وہ یہ ہے کہ دوسو اطالوی رائفلین معہ گولہ بارود کے ذخیرہ کے عرب جمع کرکے لائے تھے اور بوٹون بیٹیون وغیرہ کے ڈھیر بازار مین بیچنے کے لیے لگادیے گئے تھے یہ چیزین یا تو مُردون کے جسم سے اوتاری گئین تھین یا میدان جنگ مین پڑی ہوئی پائی گئین تھین مال غنیمت مین ایک ڈیڑھ سو پونڈ کا قیمتی ذخیرہ دواؤن اور نشترون کا بھی تھا جس کو ایک جاہل عرب نے چند فرانک مین بیچ ڈالا ترکون اور عربون کا مجموعی نقصان جسے اطالوی بہت بھاری اور اپنے نقصان سے زیادہ بتلاتے ہین حقیقتاً گیارہ شہید اور چالیس مجروحون پر مشتمل ہے۔ شہیدون کو دفن کردیا اور

اور زخمیون کو عزیزیہ کے بڑے ہسپتال مین بھیجدیا گیا۔ نقصان کا بڑا حصہ فیزا ئیون کے حصہ مین آیا جو اکثر اوقات اطالیون پر صرف پچاس میٹر کے فاصلہ سے بندوقین چلاتے تھے۔

زخمیون مین عزیزیہ تک ہمراہ آنیوالا میرا سابق ملازم محمد باشندہ مدنین بھی تھا جو ایک نوکر کی حیثیت سے گستاخ اور بیکار تھا لیکن بحیثیت ایک شجاع اور شہسوار ہونے کے قواعد دان کارآمد سپاہی تھا کیونکہ وہ ٹیونس مین فرانس کی فوج کا ممبر رہ چکا تھا عرب جماعتون کے ساتھ شریک جنگ ہونے سے زمانہ گذشتہ کا کفارہ ہوگیا تھا اور میری نظرون مین کسی قدر یا وقعت جب مین بغرض عیادت ہسپتال گیا تو مجھ سے اُسنے معمولی خوش بیانی کے ساتھ اپنے اطالیون کے نزدیک تنومیٹر تک پہونچنے اور ایک شخص کو جو تنہا کھڑا تھا گولی مارکر گرا دینے کا حال بیان کیا جو غالباً کوئی افسر تھا اس کے بعد محمد خود ایک گولی کے بدون ہڈی توڑے ہوئے ران مین لگنے سے زخمی ہوگیا۔ وہ حسب معمولی خوش تھا کیونکہ اسکو بظاہر اطالوی نازک گولی سے کسی قسم کی تکلیف نہین معلوم ہوتی تھی اور اس کی کسیقدر گستاخانہ خوش فعلیان اُس تُرک افسر کے معزز حوصلہ سے مختلف تھین جو پاس ہی کے بستر پر دونون پہلوؤن مین ایک گولی کے زخم کر دینے کی وجہ سے لیٹا ہوا تھا محمد باوجود زخمی ہونے کے بطور مال غنیمت ایک تھیلی معمولہ ساٹھ کارتوس اور ایک اطالوی رائفل اپنے ہمراہ لایا تھا اس کا خیال تھا کہ وہ بہت جلد شفا پاکر ٹیونس واپس جائے گا۔

اگر مین زارہ مین پانچ عربون کا پہونچنا ترکون کا ایک کارآمد فریب تھا تو کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ کسی فوجی پھندے مین اطالیون سے

زیادہ سادہ لوح دشمن کبھی پھنسا ہو بہر نوع اس مصیبت نے اٹلی والونکو
ایک اور سخت سبق پڑھایا اور انہیں معلوم ہو گیا کہ صحرا مین انکی فوجونکی
پیشقدمی کیا معنی رکھتی ہے کرنل فارا کی تمام فوجی بربادی عربون کے کارتوس
خالی ہو جانے کی وجہ سے عمل مین نہ آسکی عرب اپنے کارتوس اپنی اپنی مرضی
کے مطابق بُری طرح ضائع کرتے ہین اور آتشبازی کے متعلق جو
احکام صادر کئے جاتے ہین بوجہ اجنبیت اُنپر کاربند نہین ہوتے رات کے
وقت اس جنگ مین عملی طور پر ہر ایک کارتوس خالی ہو جانے کے
باعث سکون پیدا ہو گیا تھا مگر اس کا ذکر دلیر اطالوی اپنی موافقت
مین کرتے ہین اور اپنی ڈراونی ہزیمت کی تلخی کو کم ظاہر کرنے کے لیے
حسب معمول اصلی واقعات اور نقصانات کو چھپاتے ہوئے
تجاہل عارفانہ ترکون و عربون کے شرکار جنگ کی تعداد کے متعلق مین صرف
یہ کہہ سکتا ہون کہ باقاعدہ ترکی فوج کا جو تخمینہ پانچسو سے ہزار تک ایک
تجربہ کار نامہ نگار مسٹر بنٹ پرلے نے کیا ہے وہ سراسر غلط ہے اطالوی
افسرون پر اس شکست فاش کے گہرے اثر پڑے جنکا اندازہ کسیقدر اس سے
معلوم ہو سکتا ہے کہ اگرچہ کرنل فارا نے اپنے آتشبار اسلحہ کا استعمال
بہتر طریقہ پر کیا اور اپنی باقیماندہ فوج کو خطرہ عظیم سے بچالانے مین کامیاب
ہوا مگر اُسے جب جنرلی کے عہدہ پر ترقی دی گئی تو اس کے ساتھ ہی عین زارہ
کی فوجی خدمات سے سبکدوش کر دیا گیا ۔

اپنی خوش قسمتی سے بعض اطالین رات کی تاریکی مین عربون کے
چاقوؤن اور گولیون سے بچکر اور ایک دفعہ اپنی خندقون اور بحری توپون
کی حفاظت مین پہونچگئے مگر دنیا کی کسی قوم نے اطالیون سے زیادہ

بے پرواہی انجیل مقدس کی اِس آیت سے تہین برتی کہ جو شخص لڑائی کرنا چاہے اُسے پہلے لڑائی کا اندازہ کر لینا چاہیئے۔

سرحد ٹیونس سے ترکی کیمپ کے دو راستے مخصوص ہین جنوبی سڑک جو سرحد کو جانب دیہیات عبور کرتی ہوئی براہ نالوط اور غاریان عزیزیہ پہونچتی ہے بمقابلہ بنی غردان والے دوسرے راستہ کے بقدر تین منزل کے زیادہ فاصلہ رکھتی ہے مگر اطالوی دست درازی سے بہ نسبت بنی غروان والے راستہ کے زیادہ محفوظ اور کوہستانی درختون اور پانی کے جا بجا ملنے کی وجہ سے زیادہ خوش منظر و آرام دہ ہے بوجہ اِس کے کہ بحالت جنگ راستہ کا دلچسپ ہونا نہونا حفاظت کے مقابلہ مین قابل قبول نہین راستہ کی خوشنمائی سے قطع نظر کرکے بھی بخیال حفاظت دیہیات والے راستہ کو ہی اختیار کرنا چاہیے تھا جیسا کہ مینے بھی اطالیون سے نقصان پہونچ جانیکا احتمال ظاہر کیا ہے لیکن عثمانیون کو بہت ہی تھوڑے تجربہ سے معلوم ہو گیا کہ ساحلی راستہ پر گذرنے مین اپنے ناقابل دشمن سے خوف زدہ ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے کام مین لا یا جانیوالا راستہ سمندر سے صرف چند گز کے فاصلہ پر میلون تک ساحل کے متوازی چلا گیا ہے جس پر دہوئین سے فضاء عالم کو تیرہ و تاریک کرنے والے اٹلی کے جنگی جہازون کی موجودگی مین نت نئے مال و اسباب سے لدے پھندے نذر کاروان اور ادہر سے اودہر منتقل ہونیوالی بہادر عثمانی فوجین باطمینان تمام آہستہ آہستہ قطع منازل و طے مراحل کرتی رہتی ہین اِس سے زیادہ ناقابلیت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھہ اطالوی جنگی جہازون کی توپون کی زد مین ہوتا رہتا اور اسبارہ

ہین اس سے زیادہ اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کی ایک اول درجہ کی بحری طاقت
ایسی کمزور ہے کہ قلیل التعداد دشمن کے ایسے کاروانی راستہ کو جسکا کھلا رہنا
دشمن کی بڑی تقویت کا باعث ہے باوجود وست رس بند نہین کر سکتی
اس سے یہ نہ سمجھہ لینا چاہیے کہ اطالوی نادر اندازون نے اس راستہ
پر سینکڑون شق ہونیوالے گولے نہ برسائے ہون گے نہین بومباش سے
غریلات تک ساحل سمندر کے قرب وجوار کی آراضی پھٹنے والے گولے اور
گولیون سے ایسی خراب ہوگئی ہے کہ بلا مبالغہ اس مین حل جوتا ہوا معلوم
ہوتا ہے لیکن سمندر کے کنارہ پر کوئی شخص بھی اس بیہودہ اور غیر قادر اندازانہ
گولہ باری کو ذرا بھی خیال مین نہین لاتا کیونکہ شاذ و نادر کوئی گولا کسی چیز سے ٹکراتا
تھا حتی کہ کسی ایک آدمی کو بھی خفیف سے خفیف زخم بھی نہین پہونچا
شتربان پھٹنے والے گولے کے غلط نشانہ پر گر کے بیکار جانے پر قہقہہ
لگاتے تھے اور ترکی امنسر خوش ہوتے تھے کہ یہ غیر ثمروار مصرف اطالوی
ٹیکس دہندون کے نیگ لگایا جا رہا ہے۔ غرضیکہ یہ عظیم الشان گولہ
باری قطعی طور پر غیر مؤثر ثابت ہوئی اور گو سرحدی چوکیون سے ایک
پھیر کا راستہ اختیار کرتے ہر جنگی جہازون کی نظر اور زد سے دور رہکر
بحفاظت واطمینان سفر کرنا ممکن تھا۔ لیکن گولہ باری کے خوف سے کبھی
کسی شخص نے اس راستہ کو ترک کرنے کی دقت گوارا نہ کی۔

اخبار طان کے نامہ نگار نے جو عزیزیہ مین ہمارے ساتھ مقیم تھا غربی
ساحل سے اس گولہ باری کا حال لکھتے ہوئے اطالیون کا خوب
خاکہ اوڑایا ہے۔

۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے اطالوی اُن عربون کے خوف سے جو مقام

عربلات مکر تک سمندر کے پانی میں ڈرائے ہوئے چلے گئے تھے تاکہ دشمن پر قریب سے فائر کرسکیں فاصلہ سے ہی ایسی چھیڑ چھاڑ کرتے رہے جوجسقدر پر مصارف تھی اسیقدر غیر مضرت رساں لیکن اُن میں ۵ ار دسمبر کو خلاف توقع یکایک ہمت پیدا ہوئی اور اُن کے جنگی جہاز نے سرحد تیونس سے پچیس میل آگے بڑھکے اس قصبہ سیدی سعید پر قیام کیا جو اپنے بزرگ صفات مدفون کی نسبت سے تمام طرابلس میں بنگاہ تعظیم دیکھا جاتا ہے اور جس کا گنبد ایک اچھے نخلستان میں ریتیلے ٹیلے پر تعمیر کئے جانے کی وجہ سے جبل اخضر کے برف کی طرح سفید نظر آتا ہے مقبرہ کے نیچے تھوڑیسی کاشت ہوتی ہے اور تازہ پانیکا چشمہ بھی جاری ہے۔ اطالین ملاحوں کی ایک جماعت دخانی کشتی کے ذریعہ سے خشکی میں اُتاری گئی اتفاقاً ایک عورت نے جو مقبرہ کے قریب کھڑی ہوئی تھی۔ دشمنوں کو خشکی پر اُترتے دیکھ لیا اور چند آدمیوں کو چلاکر جو کھیتوں میں کام کر رہے تھے خبردار کردیا۔ کھیتوں کے مزدور عربوں اور اُن کے چند دوستوں نے جو خوش قسمتی سے کہیں پاس ہی موجود تھے رائفلیں اٹھائیں اور ایک چھوٹی سی جماعت کی صورت میں فوراً دشمنوں کی جانب روانہ ہوئے۔ لیکن بہادر اطالین زیادہ انتظار کی زحمت نہ گوارا کرکے جلد جلد دخانی کشتی پر سوار ہوگئے۔ اور یہ مرکب تری بھی اپنے بہادر راکبوں کی تقلید میں جسقدر جلد ممکن ہوسکا اپنے جنگی جہاد کی طرف روانہ ہوگیا جس کی ساحرانہ دور زندگی میں ۵ ار دسمبر کا یہ عجیب واقعہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس کے پھینکے ہوئے بہت سے اور کل پھٹنے والے گولے تھبیڑ کے ایک شعبدہ باز کی غیر مضرت رساں گولی کی طرح مقبرہ سیدی سعید کے ریتیلے ٹیلوں میں غائب ہوگئے۔

دوسرے دن ۵ بجے صبح اور دو اطالوی جنگی جہاز اسی مقام پر آموجود
ہوئے۔ عرب پہلے ہی سے تیار تھے اور انھون نے موسی بے کمانڈر زوّارہ
کے احکام کے مطابق ریتیلے ٹیلون مین چھپکر اطالیون کو خشکی پر اترنے اور
بدون فائر کئے آگے بڑہنے کی اجازت دی۔ اُس حالت مین مینے دیکھا کہ
اطالیون کے منتظر ریت کے ٹیلون مین چھپے ہوئے عربون کی آنکھین خوشی
سے چمک رہی تھین اور وہ ہمہ تن اپنے دشمن پر قابو پانے کے خیال مین
منہمک تھی مجھے اس حالت کے خیال کے ساتھ اپنے پیارے کتے ڈک کی یاد
تازہ ہوجاتی ہے جو بعض اوقات بغیر میری اجازت کے میرے ساتھ
شکار مین چلا جاتا ہو اور ایسی صورت مین کہ مین اترتی ہوئی قازون کی تاک مین
گھات لگائے بیٹھا ہوتا ہون اور جھیل مین کوئی قاز پرون کو پھڑپھڑاتی
اور تیرتی ہوئی ہمارے قریب آجاتی ہے تو ڈک کا پھریری کے ساتھ رُوان
کھڑا ہوجاتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ بڑے جوش کی حالت مین چلانے
لگتا ہے۔ ایسی حالت مین مجھے بجز اسکے کہ اُسے چشم نمائی کے ذریعہ سے خاموش
رکھون اور کوئی چارہ کار نہین معلوم ہوتا۔ اسوقت عربون کی حالت دیکھ دیکھکر
بار بار مجھے یہ مثال یاد آتی تھی۔ کہ وہ بھی موسیٰ بے کی تربیت کی بدولت اور
احکام کی تعمیل مین ریتیلے ٹیلون مین چھپے ہوئے پڑے تھے ورنہ اُن کی
انگلیان قبل از وقت دشمن پر فائر کرنے کے لیے کھجلا رہی تھین مگر مجبوراً انھون
نے ایسے صبر سے کام لیا جس کا پھل میٹھا ثابت ہوا کیونکہ اولاً دشمن
کی پہلی جماعت ایک افسر کی ماتحتی مین خشکی پر اتری بعدہ دو اور
جماعتون کو خالی کشتی نے اُتار کر خشکی پر اُترنیوالے آدمیون کی تعداد
کو ڈیڑھ سو کر دیا جنھون نے آہستہ آہستہ پیشقدمی شروع کی افسر

آگے آگے بار بار کھڑے ہوکر میدان اور دور کی پہاڑیون کو دوربین سے
دیکھہ دیکھہ کر چل رہا تھا مین اُسیوقت جب اطالین جماعت نے کچھہ آگے
بڑھکر رینیلے ٹیلو پیر چڑہنا شروع کیا عربون نے فائر کرنے شروع کئے
افسر ایک زخم کی وجہ سے زمین پر گر پڑا اور دوسری گولی کھاکر فوراً مر گیا
اس کا اثر ماتحتون پر بہت برا پڑا اور یکایک ڈیڑھ سو آدمیون کی بے سری
فوج. بحالت حواس باختگی دُم دبا کر جانب ساحل بھاگ نکلی جن کے
تعاقب مین صرف چونتیس ۳۴ عرب باوجود ممانعت دور تک گئے. ملاح
اپنے افسر اور چھہ مردہ اور زخمیون کو اٹھا کر لے گئے. لیکن میدان مین پچاس
کدال اور بیلچے تین سو کارتوس اور ملاحون کے ٹوپیون کی ایک معقول تعداد
چھوڑ گئے عثمانیون مین سے صرف ایک عرب گولی سے زخمی ہوا جس کی وجہ
سے اُس کے گال کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی. اطالیون کی یہ پہلی اور غالباً یہ ہی
سب سے آخری کوشش تھی جو ترکون کے ساحلی راستہ کو خشکی پر اُتر کر
مسدود کرنے کے لیے عمل مین لائی گئی تھی اور جسکا اخلاقی اثر عربون کے
حق مین بہت بُرا اور بہت اچھا ظاہر ہوا

خمس - طبروق - درنہ - اور بنی غازی وغیرہ پر جو جنگی کارروائیان
مخاصمین کی جانب سے عمل مین لائی جارہی ہین اُن کے متعلق صحیح
اطلاعین بہم پہونچانا دشوار ہے - انور بے تقریباً ابتدا جنگ سے عثمانی
افواج موجودہ بنی غازی کا کمانڈر ہے اور وہ عربون کی ایک بہت بڑی تعداد
کے جمع کرنے مین کامیاب ہو چکا ہے باوجودیکہ اطالیون کے دو
زبردست ڈویژن ساحل برقتہ الحمرا کے دو شہرون پر قابض
ہین لیکن بحالت ظاہر اُن کی فوجین محصور کی حیثیت سے زیادہ

زقبہ نہین رکھتین اور نہ وہ اپنے حفاظتی مقامات کو بحری توپون کی زد سے
آگے بڑہا سکتے ہین اطالوی لائنون پر غضبناک حملون مین عربون کو جو
نقصانات پہونچے اُن مین سے ایک سب سے زیادہ سخت لڑائی مین
الوزبے کے نقصان کی تعداد سو تک پہونچ چکی ہے اِس کے مقابلہ مین
روما کے افراط تفریط کی چاشنی سے شیرین کی ہوئی خبرون کے
پڑہنے والے کو بآسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ برقتہ الحمرا کے قبضہ وسعت
کو شہر کی دیوارون سے آگے نہ بڑہا سکنے والے اطالیون کا نقصان اس سے
کہین زیادہ ہو چکا ہے اور روز بروز اور زیادہ ہوتا جا رہا ہے جسکا
اندازہ اس واقعہ سے جس کی صحت کا مین ذمہ وار ہون بخوبی ہو سکتا ہے
کہ ایک دفعہ لڑائی مین ایک میدانی توپ کے چھین لینے والے عثمانیون نے
سو اطالیون کو بھی بآسانی زندہ گرفتار کر لیا یقینی طور پر ان گرفتارون
سے پایا جاتا ہے کہ برقتہ الحمرا مین ترک فایق کا درجہ رکھتے ہین علاوہ
اِس کے مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ برقتہ الحمرا مین عثمانی افسرون کی
ہمتین اپنی فوجون کی مستقل مزاجی اور کامیابی سے بہت کچھ
بڑھ گئی ہین۔

حمص کی ۱۵ ار دسمبر والی جنگ کی ابتدائی افواہین بیحوڑ
اور حد سے زیادہ بڑہی ہوئی معلوم ہوتی تھین۔ لیکن مجھے
جنگی صدر مقام پر پہونچکر معلوم ہوا کہ اُس تاریخ کو بطور کمک

دو ہزار اطالوی حمص کے مغرب مین
اُترے اور معہ محصور فوج کے پیشقدمی
شروع کی مگر فوراً ہی ترکون اور عربون

کی ایک قلیل التعداد فوج نے حملہ کرکے نقصان کے ساتھ انھیں خندقون تک پسپا کردیا۔

زوارہ کی گولہ باری کے متعلق مین کسی دوسری جگہ بحث کرون گا۔

۸۶

باب چہارم

ترکی کیمپ

جبل زاویہ حقیقت مین ایک یونانی شہر کے مانند کوہستانی شہر پناہ مین ایک ایسی بلندی پر واقع ہوا ہے۔ جسکے ارد گرد میدان موجود ہین۔ ہمارے طولانی اور دُشوار گذار سفر کی منزل مقصود یعنے عزیزیہ کے ترکی کیمپ کا جو دامن کوہ مین آباد ہے کوئی پتہ بہی دکھائی نہ دیتا تہا۔ کہ ہمین صاف طور سے یہ مقام نظر آنا شروع ہوگیا۔ الغرض ہم چند منٹون مین ایک ایسی جگہ مین پہنچ گئے جہان ہر ایک شخص کچہ نہ کچہ کام کر رہا تہا۔ ایک وسیع اور ہموار قطعہ زمین پر عرب بیٹہے ہوئے بات چیت مین مشغول اور افسرون و سپاہ کے ہاتہہ مال و اسباب لگاتار فروخت کر رہے تہے۔ سلطانی جنگجویون کے لئے خوراک کی کوئی کمی ظاہر نہین ہوتی تہی کیونکہ ہر ایک سمت مین پیاز۔ آلو۔ کہجور۔ لیمون۔ انڈے۔ گوشت۔ نمک۔ نارنگیان۔ شکر۔ چاول اور روٹی وغیرہ بوریون اور ٹوکریون مین بہرے ہوئے موجود تہے۔ مرغیون وغیرہ کی بہی ایک معقول تعداد موجود تہی۔ لیکن یہ کسی قدر دبلی تہین۔ البتہ قہوہ ۔ نایاب ہو رہا تہا ایندھن۔ تمباکو اور شکر یہ مقدار مین کم اور قیمت مین یہ چیزین گران فروخت ہو رہی تہین یعنے

خوراک کے عام نرخ مین قحط کی کوئی علامت نہین دیکھی ۔چنانچہ مثالاً عرض کرتا ہون
کہ تین پاونڈ آلو بحساب دو پنیس فی پونڈ ۔اور ایک درجن انڈے آٹھ پنس کے نرخ اور
گوشت فی پونڈ چار پنس کے نرخ سے فروخت ہو رہے تھے وہ ہموار اور چھوٹی
چھوٹی روٹیان جو صوبہ طرابلس مین عام طور پر رواج پذیر ہین بہ نسبت دیگر سواضعات
و قصبات کے یہان زیادہ گران قیمت پر فروخت ہو رہی تھین یعنے بجاے دس
سانٹیم کے بیس سانٹیم کو بیچی جا رہی تھین ۔خوراک کے متعلق مین کہہ سکتا ہون کہ
طرابلس کے اندرون ملک مین سالہا سال جنگ جاری رکھی جا سکتی ہے اور اگر اطالوی
فوج اندرونی سرزمین مین کوئی عظیم الشان پیش قدمی کرے تو اس حالت
مین اوسے صرف سمندر سے لائی ہوئی خوراک پر گذارا کرنا ہوگا جس کی فراہمی
مین ریت اور ریتیلے ٹیلے ناممکن الاعتبار وقتین پیش کرین گے

سوق یعنے بازار کے جنوبی سرے[1] پر کونک واقع تھا جو ایک مرکزی صحن کی شکل
مین نہایت غلیظ عربون اور اونٹون سے بھرا ہوا تھا ۔اوپر کے درجہ مین ایک وسیع بالاخانہ
بنا ہوا تھا جسکی دیوارون مین بندوقین چلانے کی خاطر سوراخ کر دئے گئے تھے اور
جن مین سے سلسلہ غاریان اور بیابان کے خوبصورت مناظر خوب نظر آتے تھے بالاخانہ
کے عقب مین ایک معقول تعداد مین ایسے کمرے موجود تھے جن مین فرنیچر
کچھ زیادہ نہ تھا ۔

گو عزیزیہ مین ترکی افسرون کو بہت کم جسمانی راحت میسر تھی تاہم مین نے شکایت
کا ایک لفظ بھی کسی کی زبانی نہین سنا ہر ایک شخص خوش و خرم نظر آتا تھا کیسا عجیب و
غریب اختلاف معروف کارزار انگلستانی فوج اور اس فوج کے حالات مین بین طور
سے نمایان ہو رہا تھا جو عزیزیہ مین خیمہ زن تھی ؟ یہان ایک چھوٹے سے

---

[1] محفوظ پڑاؤ

کمرے کے اندر جو بھدّی وضع کے کونے مین واقع تھا کمانڈر انچیف در فتحی بے و نیز جاوید بے سویا کرتے تھے۔ کثیر التعداد روبکارات کی نوشت و خواند روزانہ احکام کا نفاذ۔ کورٹ مارشلونکا انعقاد۔ عرایض و فائد کا استقبال یہ سب کام اسی چھوٹے سے کمرے مین انجام پاتے تھے۔ اور اسیطرح یہ تہا کہ اسٹاف کو مجبوراً کہانا بھی یہین تناول کرنا ہوتا تہا مین نے بحالت اژدہام اس میلے کچیلے کمرے سے زیادہ تکلیف اور کسی جگہ نہین دیکھی۔

کرنل نشاط بے ہمیشہ میس کے اور دیگر غیر ملکیون کے ساتھ جو کیمپ مین موجود تھے خوش اخلاقانہ برتاؤ کیا کرتے تھے۔ انہین ابتدا ہی سے ایسی دقتون کا سامنا کرنا پڑا تھا جنپر صرف چند کمانڈر ہی غور کرنا پسند کرینگے۔ زمانہ گولہ باری کی پریشانیون مین سے نشاط بے اپنی سپاہ کو اصلی قابلیت سے باہر نکال لاے تہے اور ان کے اصول جنگ فی الحقیقت ہر ایک نقص سے پاک تھے مثلاً اطالویون کو للچا کر بیر طبروس کے باہر نکال لینا اور پھر اونہین پوری شکست دینا کسقدر بہتر تدبیر تہی بہ نسبت اسکے کہ کرنل موصوف نے اپنی فوج غیر معین زمانہ کے لئے اطالوی جنگی جہازون کی ہراس انگیز گولہ باری کے زیر اثر چھوڑ دی ہوتی نشاط بے اور اوسکے لایق مددگار فتحی بے نے اس امر مین کامیابی حاصل کرلی تہی کہ اپنی فوج کے مختلف اجزا کو خوب متحد کرلیا اور بے قاعدہ عربون کی کسیقدر فوجی تعلیم و تربیت بہی عمل مین لائی گئی تہی جو کوئی معمولی کام نہین تہا عام طور پر ہر ایک ترکی افسر فرانسیسی زبان سمجھہ سکتا تھا لیکن فتحی بے جو حال ہی مین سفارت خانہ پیرس سے وارد ہوا تھا۔ فصیح فرانسیسی بولتا تھا مگر جب کبھی وہ اپنے چھوٹے سے کتے کے ساتھ کہیلتا تھا تو اس صورت مین ہمیشہ سلبو زبان مین اوسے پیار کرتا تھا۔

ہمین اپنی خوش قسمتی سے کئی نامہ نگار ملے۔ یعنی علاوہ ٹلیہم اور گاز نوٹ کے جن کا ذکر مین کسی دوسرے موقعہ پر کرچکا ہون مسٹر سپنک رائٹ اور ادسلر کے لطف ہمنشینی نے میرے قیام ترکی کیمپ کے لطف کو بہت کچھ بڑھا دیا تھا۔ چنانچہ ان اصحاب سے میری مفارقت خالی از افسوس نہ تہی۔ ادسلر جو حال مین ہی مراکو کی دلچسپ مہم سے واپس آیا تھا ہر وقت خوش طبع نظر آتا تھا۔ اور ادوس سے ملاقات ہمیشہ پر مسرت ہوا کرتی تہی۔ سپنگ رائٹ عربون مین بہت ہر دلعزیز ہوگیا تھا۔ چنانچہ اوس کے مخروطی خیمہ مین روزانہ عرب مشائخین کی معمولی چھوٹی جماعتین جنمین شیخ بیرونی جیسا ممتاز ممبر پارلیمنٹ بہی شامل تھا۔ موجود رہا کرتی تہین تاکہ اس انگریزی النسل شخص پر اپنی عقیدت واحترام کا اظہار کیا جاسکے۔ سپنگ رائٹ کا قدرتی لطف صحبت عربونکی نگاہ مین بوجہ اوسکی ڈاڑہی کے اور بہی بڑھ گیا تھا کیونکہ طرابلس مین ڈاڑہی امتیاز اور بزرگی کی سب سے بڑی علامت سمجھی جاتی ہے۔ نامہ نگار موصوف کا سلیم نامی خدمتگار جو عدن کا ایک مخلوط النسل عرب تھا۔ دن کو ترجمان کی خدمت انجام دینا اور رات کے وقت اچھے اچھے کھانے پکایا کرتا تھا۔

دوسرے کمرو نمین جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ انجمن ہلال احمر کے ڈاکٹر کپتان ٹلیہم اور میرے علاوہ اسٹاف کے دیگر اراکین بہی مقیم تہے بدقسمتی سے ہماری آمد پر فتحی بے غیر حاضر تھا لیکن مسٹر ہاسینگ نے جو گذشتہ ایام مین پانچوین بٹالین شاہی فیوزلرس سے تعلق رکھتے تہے۔ اور اسیوقت عاریاں جانے والے تہے وعدہ کیا کہ میرا تعارفی خط صاحب موصوف اس شوکت دار افسر کو پہنچا دینگے جسکی شاندار دلیری اور قابلیت نے تمام عثمانوی تدابیر مدافعت مین

جان ڈالدی ہتی۔
گو مجھے اسوقت سے پہلے کبھی مسٹر مارننگ سے ملاقات کرنیکا موقعہ نہین ملا تھا تاہم صاحب موصوف سے اسوقت گفتگو کرنا میری بڑی دلچسپی کا باعث ثابت ہوا۔ شدید قسم کی بحث نے مسٹر مارننگ کو بے قاعدہ عربون کے ساتھہ اپنا قیام ترک کردینے پر مجبور کیا تہا۔ میدان کارزار مین ان صاحب کا قیام گو مختصر تہا۔ لیکن اختصار کی کمی کا معاوضہ اون ہولناک و جوش آور واقعات نے کردیا تہا۔ جو اس مختصر زمانہ مین پیش آئے ہتے۔ غالباً ناتجربہ کاری یا اس امر کو چھپانا ناپسند کرنیکے باعث کہ اونہیں شاہی فوج مین کمیشن حاصل تہا۔ مسٹر مارننگ کو طرابلس پہونچنے مین بہت سی مشکلیں پیش آئی تہیں کیونکہ صاحب موصوف شاہی فیوزلرس مین امتحانی طور سے سکنڈ لفٹنٹ کے عہدہ پر ممتاز ہتے۔ سفاکس مین انہیں دو دن تک روکا گیا تہا لیکن آخر کار طرابلس کے ساحل پر ایک بادبانی جہاز مین جانبازانہ و بہادرانہ سفر کرکے جا پہونچے تھے۔ انکی آمد پر ترک افسرون نے بہت اچھا برتاؤ کیا۔ گو یہ صحیح ہے کہ مسٹر موصوف سپاہیانہ حیثیت سے کوئی عملی قابلیت نہ رکہتے تھے کیونکہ وہ کمانڈ کا کوئی حرف بول سکتے ہتے اور نہ سمجھہ سکتے ہتے۔ تاہم کپتان آمین آفندی نے جو بعض بے قاعدہ عربون کے نگران ہتے۔ بڑی مہربانی سے اونہین اپنے ساتھہ رکھنا منظور کیا۔ چنانچہ یہ نوجوان انگریز خوش قسمتی سے نخلستان کے اوس معرکہ کے بہت سے حالات مشاہدہ کرنے کی خصوصیت رکہتا تہا۔ جو ابتدار جنگ کی اثنار مین واقع ہوا تہا اور جسمیں دو دو اور چار چار آدمیونکی چھوٹی چھوٹی جزیون نے اطالیونکی خوب قطع و برید کی ہتی۔ مینے مسٹر مارننگ کو اثنار ملاقات مین افسری وردی مین ملبوس اور کمر سے تلوار لگائے ہوئے پایا جو نہ معلوم انھون نے کسطرح تدارہ

بین حاصل کرلی تھی مجھے یہ معلوم ہونے سے خوشی ہوئی کہ میرے ایک ہم ملک فوجی افسر نے اون اطالوی چوکیون پر مختلف حملے کرنے مین جو نخلستان کے کنارے پر مکانات کے عقب مین موجود تھین بڑی بہادری سے کام لیا مین اثنا ، گفتگو مین لفٹنٹ موصوف کے اس مذاقیہ جواب سے جو انہون نے سنجیدگی سے دیا تہا متعجب ہوا۔ کہ اونکی وردی کا پھٹ جانا کوئی عجیب بات نہ تھی کیونکہ گیارہ معرکون مین وہ استعمال کیجا چکی تھی

میدان جنگ کی تکالیف نے جنھین سخت برداشت بھی شامل تھی مسٹر ہانٹیگ کے قوا پر جنکا نشو و نما نو عمری کے باعث مکمل نہ تہا سخت اثر کیا چنانچہ اونہین چند ہفتے سوق الجمعہ کے شفاخانہ مین قیام کرنا پڑا تھا اور اسکے بعد ترکی طبی اسٹاف نے جس نے انکی ہر ایک ممکن خبرگیری مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا مسٹر موصوف کو عزیزیہ بھیجدیا تھا جہان ایک آرام دہ کمرہ قیام اور دو سپاہی خدمت گزاری کے لئے مقرر و تعینات کئے گئے تھے جس وقت مین عزیزیہ پہونچا عین اوسی وقت مسٹر ہانٹیگ کو غاریان کے مفید صحت مقام کی جانب روانہ کیا جا رہا تھا تاکہ اس جگہ پہونچکر پوری تندرستی حاصل کرلی جائے مین امید کرتا ہون کہ مسٹر ہانٹیگ پوری طرح اپنے ترکی رفقا کے شکر گزار ہون گے جنہون نے علاوہ اسکے کہ ایک مرتبہ اپنے زخمی افسرون کو مسٹر ہانٹیگ کے آرام کی خاطر کسیقدر تکلیف دینا گوارا کیا تھا اور بھی بہت سی ایسی مہربانیون کی اون پر بوچھاڑ کی تھی جو دنیا مین اونہین کسی دوسری قوم سے میسر ہو نہین آسکتی تہین وہ گاڑی جسمین تین گھوڑے جتے ہوئے تھے اور جو مسٹر ہانٹیگ کو غاریان لیجانے کے لئے تیار کھڑے تھے اور اس اسباب سے تعلق رکھتی تھی جو اطالیون سے عثمانی فوج کو بطور مال غنیمت حاصل ہوا تھا اس گاڑی پر یہ الفاظ

تحریر تھے دو گیارہ جمنٹ برساگلیری البانیہ کی گاڑی ،، فی الحقیقت البانیہ
کی گاڑی اور شمالی افریقہ کا بیابان باہم دگر عجیب موزونیت رکھتے تھے ۔
مسٹر مانٹینگ کو قدرتی طور پر اپنی آئندہ حالت کے متعلق تشویش تھی لیکن مجھے
یہ معلوم ہو کر تعجب ہوا کہ اونہین بظاہر یہ بھی معلوم نہ تھا کہ شاہی کمیشن
افسر اور مسٹر موصوف جیسے ملیشیا کے افسرون کو جنمین کہ سلطنت کے بیرونی حصص
کے افسر بھی شامل ہین نہ صرف ایک غیر ملکی جنگ مین شریک ہونے کی ممانعت
ہے جو ایک کھلی بات ہے بلکہ ایسے ملک مین موجود رہنے کی بھی ممانعت ہے
جہان جنگ جاری ہوگئی ہو یا عنقریب شروع ہونے والی ہو چنانچہ
جنگ اٹلی و ٹرکی کی ابتدا ہی مین ممانعت کر دی گئی تھی کہ کوئی افسر ہندوستان
یا مالٹا جاتا ہوا اٹلی مین قیام نہ کرے مجھے پہلے ہی سے معلوم تھا کہ مسٹر
مانٹینگ کا حق کمیشن ضبط کر لیا گیا تھا لیکن اسوقت صاحب موصوف بہت کمزور
ہو رہے تھے لہذا مین نے یہی مناسب خیال کیا کہ انہین یہ خبر نہ سناؤن
البتہ مین نے ایسی مثالین بیان کین جن مین ممتاز فوجیون نے اپنے ملک کے
فوجی اور انتظامی قوانین کی اجنبی ممالک کی خدمات اختیار کرنے کے باعث
خلاف ورزیان عمل مین لائین تھین اور سزا پانے کے بعد پھر اپنی اصلی خدمات پر
بحال کر دیے گئے تھے حکام استنبول نے ارادہ ظاہر کیا تھا کہ بصورت انگریزی
فوج سے مسٹر مانٹینگ کا کمیشن خارج کر دیے جانے کے بعد انہین ترکی فوج
مین کمیشن دیا جائیگا اس نوجوان انگریز نے طرابلس کے عثمانی اسٹاف
کی اصلی خدمت یہ انجام دی تھی کہ نخلستان کے کھجور کے درختون مین اپنی
آنکھ سے اکتوبر والے قتل عام کی کاروائی دیکھی تھی چنانچہ ان کی قابل اعتبار اور
صحیح شہادت کی تائید مسٹر مکلاد نامہ نگار لوکل لنسز گر جیسے نڈر

نامہ نگارون نے کی ہے۔ بڑے دن سے تقریباً ایک ہفتہ پیشتر مسٹر مانیٹگ کوہ نماریان سے انگلستان واپس چلے گئے اور جیسا کہ اونہون نے مجھہ سے بیان کیا تہا۔ واپسی کی غرض یہ تھی کہ انگلستان کی علم رائے کو اطالوی مظالم کے برخلاف بھڑکائی جاوے۔ چنانچہ اونہین بظاہر کامیابی کا یقین تھا۔ لیکن مینے اونہین جواباً جتا دیا تہا۔ کہ اس قسم کی کوشش کس قدر کامیابی کے ساتہہ مسٹر اسٹیڈ مسٹر مکلا۔ ودیگر اصحاب کے ہاتہہ عمل مین آچکی تھی۔ ونیز یہ کہ آجکل تواریخ اپنے آپ کو اس قدر جلد تیار کرتی ہے کہ برطانوی باشندون کے حافظے سے اکتوبر کے افسوسناک واقعات کبہی کے حک ہو چکے ہونگے۔ مجھے اس امر کا علم نہین ہے کہ مسٹر مانیٹگ سلطانی فوج مین کمیشن قبول کرینگے یا طرابلس واپس دوبارہ آئینگے۔ بہرحال مسٹر موصوف کے ہاتہہ مین کافی مہلت اور وقت موجود ہے۔ چنانچہ مجھے امید ہے کہ وہ کسی دن اپنی دلی خواہش یعنے ایک بڑے جنگجو کی حیثیت سے نام آوری حاصل کرینگے۔

بڑے کونک کے مقابلہ مین ایک عمارت موجود تہی جسکا کچہہ حصہ بڑے شفاخانے کے کام مین لایا جاتا تہا۔ اس عمارت کے قریب ہی انجمن ہلال احمر کے ڈاکٹر جنکی آمد عثمانی افواج کے لیئے خداداد امداد تہی۔ سبز خیمون مین فروکش تہے۔ مجھے لبا ہوقات سول اور فوجی ڈاکٹرون سے ملاقات کا موقع ملا چنانچہ مین اُن سے ہمیشہ دلچسپ رفیق کی حیثیت سے ملتا رہا۔ دنیا مین آپ جہان کہیں ہی تشریف لے جائین۔ آپ کو طبیب یا ڈاکٹر سے زیادہ دلچسپ گفتگو کرنے والا کوئی شخص نہ ملے گا۔ کیونکہ ان اصحاب کو اپنی خطرناک تجارت مین ہمیشہ کان دہر کر سننے والے اشخاص سے واسطہ پڑتا ہے۔ مجھکو بہت دلچسپ معلومات جو یاد رکہنے کے قابل

ہین ترکی طبی اسٹاف سے حاصل ہوئی ہین۔ مثال کے طور پر عرض کرتا ہون کہ زخمی عربونکی کیفیت جو بعض حالات مین عمل جراحی کے لئے کلورا فارم سونگھنے سے بالکل انکار کرتے تھے۔ مجھے انہیں ڈاکٹروں سے معلوم ہوئی عرب مرد اپنے بازوٗن اور ٹانگونکی قطع و برید بلا کسی بیہوشی کی دوا کے اطمینان سے برداشت کیا کرتے تھے لیکن یہ واقعہ یورپین لوگون کو مشکل سے باور آئیگا جو جسمانی اور دلی تکالیف مین زیادہ مستقل مزاج ثابت نہیں ہوتے ہین ایک غریب عرب عورت پر جسکے پہلو مین اطالوی گولی نے زخم پیدا کردیا تھا۔ بغیر کسی بیہوشی کی دوا کے دیر تک عمل جراحی ہوتا رہا۔ اور گولی نکالنے کی خاطر زخم کو خوب گہرا کر دیا گیا تھا۔ تاہم اس بیچاری عورت نے ساری تکلیف بغیر کراہے برداشت کی

اس موقعہ پر یہ بات ناظرین کو اپنے ذہن مین محفوظ رکھنی چاہئیے کہ پھٹنے والے گولے اور گولیون سے جو زخم پیدا ہوتا ہے وہ بہت گہرا اور شدید قسم کا ہوتا ہے زمانہ حال کی جدال و قتال مین ان گولے اور گولیون کا استعمال بعلاج پذیر نہین ہے لیکن اس سے دو باتین ظاہر ہوتی ہین اولاً اطالوی پلٹنون کی بے اثر نشانہ بازی حتی کہ وہ خندقون مین سے اپنے جسمونکو ضرورت کے مطابق اٹھائے بغیر فیر کیا کرتے تھے دوسرے اطالیون کی بحری اور میدانی توپون کی بڑی تعداد جنکو یہ لوگ اپنے ساتھ کام میں لایا کرتے ہین۔

عین نارہ میں آب رسانی کا ذریعہ جیسا کہ اوسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے چشمے تھے۔ لیکن جب سے ہیڈ کوارٹر عزیزیہ کو تبدیل ہوگیا تھا اوسوقت سے ہمیں صرف دو کنوؤں پر گذارا کرنا پڑتا تھا۔ جنمیں سے ہر ایک دن بھر پانی

دینے کے بعد رات کو خشک ہو جایا کرتا تھا چنانچہ ان سے باری باری پانی حاصل کیا جاتا تھا ان کنوؤں کا پانی اسقدر خراب تھا کہ کیمپ میں کسی بیماری کا زور نہ ہونا داخل تعجب تھا۔ ہماری آمد سے پہلے یہان چندوار داتین ہیضہ کی ہو چکی تھین لیکن فی الحال بالکل امن تھا۔ ۱۰۔ ڈسمبر کو ایک ترک افسر یعنی عفقت بے کا جنازہ میرے خیمے کے سامنے سے گزرا جسکے ساتھ افسر اور سپاہ موجود تھے اور جو بغرض تدفین پہاڑ کی چوٹی پر ایک چھوٹے سے قبرستان کی جانب لیجایا جا رہا تھا۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ بخار سے کیمپ میں یہ پہلی موت واقع ہوئی تھی۔ گو اس کے بعد کیمپ مین اس مرض سے کوئی دوسرا سانحہ پیش نہیں آیا تاہم اس کا فوری اثر ہراس انگیز تھا۔ زمانہ حال کی افواج مین بخار کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ جنوبی افریقہ مین اس مرض کی بھینٹ بھی اوسی قدر آدمی چڑھے کہ جتنے بوئروں کی گولیوں کے نظر ہوئے تھے۔ اس مرض کے جراثیم خاص کر خوراک اور پانی کے ذریعہ سے جسم مین داخل ہوتے ہیں۔ چنانچہ تھوڑی سی خبرداری اور پرہیز سے اسکی سرائیت سے محفوظ رہا جا سکتا ہے مین نے اور میرے رفقا نے یہ قاعدہ مقرر کر لیا تھا کہ ایک بوتل پرمن گنیٹ آف پوٹاش کے تیز عرق سے بھری جاتی تھی اور اس دوا سے جب بوتل کو خوب صاف کر لیا جاتا تھا تو اسمین ایسا پانی بھر دیا جاتا تھا جسمیں پندرہ منٹ جوش دینے کے بعد ٹھنڈا کر کے سوڈیم ایسڈ آف سلفیٹ شامل کر دیا جاتا تھا یہ دوائی پانی کی تمام برائیون کو دور کر دیتی ہے یہ تقریباً ناممکن تھا کہ جنوبی افریقہ کے کیمپون مین پانی کو جوش دینے کا مناسب انتظام کیا جا سکتا۔ کیونکہ ہمین ایسی حالت مین بھی جبکہ اسکام کے انجام دہی کا موقعہ ملتا تو ہمارے

پاس وہ عجیب وغریب ساز وسامان موجود نہ تھے جو جاپانی فوج کے ساتھ گویا اور منچوریا مین رہا کرتے ہتے۔ علاوہ ازین پانی گرم کرنے کے قواعد کی غیر دلپذیری ونیز بعض سپاہ کا تشنگی سے جلد پریشان ہوجاتا ہی ایسی وجوہات تھین۔ جنکی باعث مرض تپ کے روک تہام مین دقتین واقع ہوتی تھین مین نے ایسے سپاہی بہی دیکھے ہین۔ جو گرمی مین سفر کرنے کے بعد صف بندی کی ترتیب کا خیال نہ کرکے پانی پینے کے لئے دوڑے چلے جاتے تہے اور کسی ندی نالے مین ایسا غلیظ پانی پینے سے ذرا بھی نہ ہچکچاتے تھے۔ جسمین کوئی مرا ہوا اونٹ پڑا ہوا ہو۔ جنوبی افریقہ مین بلاک ہوس کی خطوط مین فرصت کے وقت بہی ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہوا کرتی تہی جو سپاہ پہ پانی جوش دینے کے تاکید ونگرانی عمل مین لاتا۔ بہرحال اگر یہ ساری احتیاطین عمل مین لائی بہی جاتین تاہم نسل انسانی کی دشمن خانہ زاد مکہی موجود رہیگی جو ایک ایسا خطرہ ہے کہ رات کو اوڑتا اور روز روشن مین بربادی پھیلایا کرتا ہے۔ بعض مقامات مین مکھیون کی ترکی کیمپ مین اسقدر کثرت تہی کہ ایسے خیمے بہی دکھائی دیئے جو مکھیون سے سیاہ ہو رہے تہے۔

ہمارے غلیظ کیمپ مین حفظ صحت کے انتظامات کی اسقدر کمی تہی کہ کیمپ کے بعض حصے بقول ایک تیز مزاج کرنل کے ایجین اصطبل ہو رہے تہے۔ حفظ صحت کے انتظامات جہان تک اون کا تعلق معمولی نگہداشت سے ہے بالکل موجود نہ تہے۔ عرب گروہ جنمین عورتین اور بچے بہی شامل ہوتے ہین میلے کچیلے جھنڈے لگائے ہوئے وبہ تعداد کثیر ایک ہی جگہ جمع رہتے ہتے۔ مکھیون کی بڑی کثرت تہی اور پینے کے لئے خراب پانی دستیاب ہوتا تہا۔ ایسی حالت مین کون شخص کہہ سکتا ہے کہ ہیضہ پیچش

یا میعادی بخار کے جراثیم کے لئے ہمارے کیمپ سے بہتر پرورش گاہ ملسکتی
تہی۔لیکن کوئی مہربان قادر مطلق بہادر محافظان اسلام اور محبان وطن اشخاص
پر نظر عنایت رکہتا تہا چنانچہ کسی مرض کے باعث بہت کم اموات واقع
ہوئین - ۱۱- دسمبر کو ہی عجیب جرمن شخص جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ بال
بکہیرے ہوئے خوش دکہائی دیا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ
کوئی سند یافتہ طبیب نہ تہا بلکہ طبی طالب علم طرابلس پہنچنے مین اسکی غرض
یہ تہی کہ چار ہزار فرانک ماہوار پر ڈاکٹری خدمت انجام دے لیکن یہ امید
تبدیل بہ مایوسی ہوگئی - کیونکہ ترکون نے دو ہفتہ بعد کہدیا کہ تمہارا گہر واپس
جانا ہی بہتر ہوگا - چنانچہ اس ڈاکٹر نے اپنے وطن کو بناراضی واپسی اختیار
کی - اسی اثناء مین عربون کا فوجی شفاخانہ احمد بن سلامہ نے جو ایک ذہین
تیونسی عرب تہا قایم کیا اور دس عربون کو جو میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے
تہے صف باندھکر کھڑا کیا گیا اور اُن کا سلسلہ تعلیم اسطرح شروع کیا کہ ایک
شخص میدان جنگ مین زخمی ہوکر گر پڑا اُسے اوٹہاکر ایک چارپائی پر رکہا
گیا اور عربون کو سمجہایا گیا کہ اسکو کسطرح اوٹہاکر میدان جنگ سے اپنے
کیمپ مین پہنچایا جائے - یہ ساری زیر تعلیم جماعت بلکہ مصنوعی نعش بہی
اس طریقہ تعلیم پر کہلے بندون ہنس رہی تہی - اسکے برخلاف سوڈان کے
کالے آدمیون کی حالت کچہہ اور ہی پائی جاتی ہے جو قواعد کو قابل مضحکہ سمجہنے
کے بجائے بڑی دلچسپی اور سنجیدگی سے یہ خدمت انجام دیتے ہین سوڈان
مین کالی فوجین نشانہ بازی اور اسکواڈ کے کام مین اسقدر غلو رکہتی ہین کہ
پریڈ ختم ہوجانے پر وہ ایک جگہ جمع ہوکر کئی کئی آدمی باہم ایکدوسرے
سے قواعد لینے لگتے ہین -

۲-۹-۱۱ - ڈسمبر یعنی دو دن مین کپتان عفقت بے کے سوا اور چہ عرب پہاڑ کی چوٹی پر جو میرے خیمہ سے پچاس گز بلندی کا فاصلہ رکہتی تہی دفن کیئے گئے ان اموات مین زیادہ تعداد اون زخمیون کی تہی جو تازہ ترین معرکہ مین گہائل ہوئے تھے۔ ان آبنوش ترک اور عربونکی مرتے دم تک قوت برداشت کا قائم رہنا۔ حیرت انگیز ہے میدان کارزار سے عزیزیہ تک ایک عرب پورے اٹھائیس میل پیدل سفر طے کرکے آیا تہا اسکے جسم مین گولیون کے سات زخم تہے۔ علاج کے بعد جب اوسکو غاریان کے اعلے شفاخانہ مین بہیجا جاتا تو اُسنے واپس میدان جنگ پر زور دینا شروع کیا۔

اس بیابانی کیمپ مین تکفین و تدفین کا سیدہا سادہ طریقہ اون پر اثرساز و سامان کے ساتہہ عمل مین نہیں لایا جاتا۔ جو ایسے موقعون پر ہماری فوجون میں موجود رہتے ہین۔ چنانچہ ترک و عرب صف باندہکر جنازے کے ساتہ نہین چلتے قبر پر بندوقیں چلائی جاتی ہین اور نہ الوداعی بگل بجایا جاتا ہے تاہم عفقت بے کے جنازے مین ایک قسم کی عظمت پائی جاتی تہی ایک عرب نے امام کی خدمت انجام دیتے ہوئے قرآن (مجید) کی وہ سادہ اور باموقع آیات پڑہین جو جنازے کے لئے مخصوص ہین۔ افسر مذکور نے اپنے خاندان اور وطن سے دور ہوکر اپنے بادشاہ اور اسلام کی خاطر اُن دشمنون سے جنگ کرتے ہوئے جنہون نے اُسکے ملک پر غیر منصفانہ حملہ کیا تہا۔ داعی اجل کو لبیک کہا تہا۔ یقیناً ایسے ہی آدمیون کے لیئے جنت کی برکات اور مسرتین مخصوص ہین۔ عظیم الشان مغنیہ عرب کا حیرتناک مذہب اسلام جو کروڑون بندگان خدا کی موت وزیست مین رہنمائی کیا کرتا اور اونہین حیات جاوید کی امید سے خوش و خرم رکہتا ہے مشنریونکی

امداد بغیر سال بسال افریقہ مین برابر اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ صدیان گزر گئیں
کہ یہ مذہب شمالی صوبجات مین ابتدا کے اشاعت حاصل کر کے ہمیشہ مشرقی
اور مغربی حصص برّاعظم سے تازہ نومسلم حاصل کر رہا ہے اگر مسئلہ ارتقا
کا یہ اصل صحیح ہے کہ صرف افضل ترین شئے باقی رہا کرتی ہے تو مذاہب
انسانی کی خوبی کا امتحان بہی اسی اصول سے ہو سکتا ہے۔ لیکن اس صورت
مین شمالی افریقہ اور ایشیا کے بڑے حصّون مین عیسائیت کے دعوے
افسوسناک طریقے سے ناقص ثابت ہون گے۔ کارتھیج اور اسکندریہ کے
چرچ اور عیسائی زندگی کے وہ شاندار مناظر جو ٹرٹلین۔ سائپرین۔
آگسٹائن۔ سینٹی سس۔ اور سائیرل تصانیف سے ظاہر ہوتے ہیں وینڈل
حملہ آورین اور اُن کے فاتح اور بلساریس افواج یہ سب حرف غلط کی طرح
صفحہ دنیا سے مٹ گئے ہین۔ جبل زادیہ کی چوٹی پر ایک بزرگ کا مقبرہ تعمیر ہے
جہان عثمانی افواج کھڑی ہو کر دشمن سے خواہ وہ آسمان یا زمین پر نمودار
ہو مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ ہوائی جہاز جنہون نے
حملہ آورون کی خدمت بے مثل طریقے سے انجام دی ہے۔ عزیزیہ تک
پہنچنے کی کبہی جرأت نہ کر سکے تہے۔ لیکن ۱۲۔ ڈسمبر کو ایک ہوائی جہاز ہمارے
کیمپ پر وارد ہوا۔ جو دور سے ایک بہت بڑا پرند معلوم ہوتا تہا ہوا باز
بآسانی دکہائی دیتا تہا اور سفید دہات جو مشین کی ساخت مین استعمال
کی گئی تہی۔ سورج کی روشنی مین خوب دمک رہی تہی۔ جہاز ہمارے مرکز
کیمپ سے بہت دور اور زمین سے دو ہزار گز بلندی پہ پرواز کرتا رہا اور اگر
یہ ہمارے کسی قدر زیادہ قریب ہو جاتا تو اس پر ہم اپنی قسمت آزمائی
اسی طریقے سے کرتے جیسے کہ انگلستان مین شکاری پرندون کا شکار کیا کرتے ہین

شکار کی تمثیل اختیار کرتے ہوئے یہ فرض کیجئے کہ ایک پرندہ اڑا چلا آرہا ہے۔ آپ نے اپنی ماؤزر بندوق اوٹھائی اور اوسپر فیر کیا۔ چنانچہ یہ پرندہ جو دراصل ہوائی جہاز ہو۔ خوفناک آواز سے زمین پر گر پڑا۔ مذہب عیسائیت کا مفسر اور بک آف جاب کا مصنف دونوں یہودیوں کے خدا جیہووا کی تفریح کا ذکر کرتے ہوئے ایک بڑی مچھلی کا کانٹے سے شکار کئے جانیکا عجیب حال بیان کرتے ہین۔ پس اسی طرح ہوائی جہاز کو گولی مار کر گرا دینا بھی دیوتاؤن کے نمرہ شکار مین شامل کیا جا سکتا ہے گو ایک مرتبہ اس جنگ مین ہوائی جہاز کے بازوؤن کو گولیون سے چھید ڈالا گیا تھا تاہم اس ترکیب سے کوئی بڑا نقصان نہین پہنچا گیا ہے۔ مجھے خیال آیا ہے کہ اگر ہمارے شوقین اور پیشہ ور ہوابازون مین سے چند اشخاص اپنی مشینون کو سرحد پار پہنچا کر اس بہادر فوج کے شریک حال ہو جائین جو اپنے دشمن کے مقابلہ مین بہت زیادہ مزاحمتون مین گھری ہوئی ہے۔ تو اون کے لئے یہ مہم دلچسپی سے خالی ثابت نہ ہوگی۔ بیابان پر پرواز اطراف و جوانب کی عجیب اشیا رمصر و ہند کے ہر ایک مسلمان کا گرمجوشانہ شکریہ اور خطرہ کا وہ ذائقہ جو زندگی کی بہت مہمون اور تجربات مین خفیہ سحر کاری پیدا کر دیا کرتا ہے یہ سب باتین ایسی ہین کہ علاوہ کافی اُجرت کے بہ نسبت اسکے زیادہ دلچسپ ثابت ہونگین کہ وہ بروک لینڈ یا ہنڈن پر فضول چکر لگایا کرین۔

ان ہوائی جہازون نے اطالویون کو عرب حملہ آورون کے جمع ہونے اور طرابلس کے اطراف نزکی کیمپ کے عام انتظامات کے متعلق فراہمی معلومات کی خدمات بہت اچھے طریقہ سے انجام دی ہین اور گو ترکی غبارے وقتاً فوقتاً

بسب وغیرہ پھینکنے کے کام مین لائے گئے ہین۔ لیکن ابھی تک یہ طریقہ حملہ آوری بالکل ناکارہ ثابت ہوا ہے ایک مرتبہ سوق الدجبنہ کے ترکی جنگی اسپتال پر بم پھینکے گئے جنکے ٹکڑے اگرچہ پھٹنے کے بعد چارون طرف پھیل گئے تھے لیکن جیسا کہ ایک ترکی ڈاکٹر نے بیان کیا کہ بفضل خدا کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ ہوابازون کی یہ دست درازی بالکل ناقابل معافی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا جنگی اسپتال پر ایک بڑا علم ہلال احمر کا لہرا رہا تھا جو ہوابازون کو صاف دکھائی دے رہا تھا۔ پس ایسی حالت مین غلط فہمی کا عذر بیہودہ ہے۔ مین اس مسئلہ پر بدین وجہ زور دینا چاہتا ہون کہ وقتاً فوقتاً سفید علم اور سرخ صلیبی جھنڈے کے قصداً ناجائز استعمال یا ان سے بے پرواہی برتنے کے الزام کے متعلق متعدد لغو بیہودہ تحریرات شائع کیجاتی ہین۔ چنانچہ جنگ جنوبی افریقہ کے متعلق بعض انگریزی اخبار نویسون نے یہ بہتان باندھا تھا کہ اُن مخصوص حقوق سے جو ان دونون جھنڈون سے وابستہ ہین۔ بوئر لوگ بے پرواہی برتا کرتے تھے۔ مین اس بات سے انکار کرنے کے لئے آمادہ نہین ہون کہ کبھی کبھی ارادتاً فوجی شفاخانون یا سفید جھنڈون پر گولیان برسائی جاتی ہین تاکہ اِس ترکیب سے کچھ فرصت کا وقت ہاتھ آجائے یا کوئی اس سے بھی زیادہ بُرے ارادے سے یہ فعل شنیع عمل مین لایا جاتا ہے اسکا جواب صرف یہی ہوسکتا ہے کہ تمام فوجون مین انسان نما درندے موجود رہا کرتے ہین لیکن بوئرون کے متعلق جو عام اور فیاضانہ الزامات لگائے گئے ہین وہ بالکل بے بنیاد تھے۔ بوئر فوج ایک ایسی فوج تھی جو ہمارے ساتھ باعزت طریقہ پر جنگ کر رہی تھی اور جسکے ساتھ مصروف بہ جدال وقتال ہونا ہماری

کوئی ہتک کا باعث نہ تہا۔ مین دریافت کرتا ہون کہ آیا ایک سفید علم یا صلیب سُرخ
کا نشان زمانہ حال کی کسی جنگ مین کیا وقعت رکہتا ہے ؟۔
ممکن ہے کہ کوئی شخص بعض منافقانہ بیانات کی بناء پر یہ خیال کرنے لگے کہ یہ
علم مکان گرجا یا مینار کی طرح بہت بڑے اور بلند ہوتے ہون لیکن حقیقت
کچھ اور ہی ہے۔ زمانہ حال کے معرکے بڑے وسیع رقبون پر واقع ہواکرتے
ہین۔ اور ایک سفید جھنڈا (چونکہ اس قسم کی چیزین سپاہی اپنے ساتھ نہیں
رکھتے ہین) غالباً ایک دستی رومال یا قمیص کی دھجی ہواکرتی ہے جو رائفل
کی نالی پر باندھکر بلند کیجاتی ہے۔ پس جوش وخروش وہوان زمین کی ناہمواری
اور فاصلہ کی طوالت جو رائفل یا توپ کی زد کے لئے درکار ہواکرتی ہے ایسے
موانعات ہین کہ مذکورہ بالا قسم کا جھنڈا نہ دکھائی دیا جانا داخل تعجب نہین ہوسکتا۔
جنگ جنوبی افریقہ کی ان دو مثالون کو لیجئے جنمین امن واطاعت کا یہ نشان
بلند کیا گیا تہا۔ نکلسن نک کے شدید معرکہ مین ایک نن کمیشن افسر نے بظاہر خیال
کرکے کہ اُسکی سپاہ جن کی تعداد بہت تھوڑی تہی محصور ہوگئے تہے اور امداد
پہنچنی ناممکن ہو رہی تہی۔ سفید جھنڈا بلند کر دیا تہا حالانکہ واقعہ یہ تہا کہ اوسکے
اطراف وجوانب مین بارہ سو سپاہی چھپے ہوئے تہے۔ دوسری مثال
سپیین کاپ کی کیفیت یہ ہے کہ سپیین کاپ مین ہماری سپاہ دلیری
سے بوئرون کی صحیح اور جچی ہوئی آتش باری کا گھنٹون مقابلہ کرتے رہے
اسی اثناء مین کسی شخص نے سفید جھنڈا علم کر دیا۔ چنانچہ بوئرون نے فیر
موقوف کر دیئے۔ اور اُنکی ایک جماعت محفوظ مقامات سے نکلکر برٹش سپاہ
کی جانب بڑہنے لگی اوسی وقت کرنل تہارنی گرافنٹ خندق مین سے کودکر
مٹی کے ڈھیر پر جا پہنچا اور چلاکر کہنے لگا۔ "دو واپس ہو جاؤ تم ح۔ حر۔ حرامزادے مین

کبھی ہتھیار نہ ڈالونگا"، بوئرون نے اسپر چٹانون کے پیچھے واپسی اختیار کرنی شروع کی لیکن اسی اثنا رمین ان پر آتشبازی دوبارہ شروع کی گئی۔ جس سے کسی قدر نقصان پہنچا۔ فوری طور سے یہ واقعہ مکروہ نظر آئے گا اور اگر فی الحقیقت ہماری سپاہ نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کرنے کے بعد قصداً ان واپس ہونیوالے بوئرون پر گولیان چلائین تو اُن کا یہ طرز عمل ناقابل معافی ہے لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ چھوٹی سی سفید دہجی جو سفید جھنڈے کے بجائے بلند کیگئی تھی ہماری سپاہ کی بڑی تعداد کو دکھائی نہ دے سکی۔ فوجی شفاخانے کی گاڑیون پر ارادتاً گولہ باری کاالزام بدینوجہ زیادہ قابل گرفت نہیں ہے کہ تین ہزار سے پانچہزار گز تک کوئی جھنڈا خواہ کتنا ہی بڑا کیون نہ ہو زیس کی عمدہ سے عمدہ دوربین میں سے بھی صرف ایک ایسا دھبہ نظر آتا ہے جو ناقابل امتیاز ہوا کرتا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میرے ایک رفیق نے دارالعوام مین مسٹر ہارکورٹ سے دریافت کیا کہ آیا صاحب موصوف موجودہ جھنڈے کو جو پارلیمینٹ کی عمارت پر نصب ہے ایک ایسے نشان سے تبدیل نہین کرسکتے تھے۔ کہ جسکی جسامت معقول وسیع ہو اس سوال کے جواب مین ہمیں موجودہ نشان کا عرض و طول سنکر جو کچھ مین سے بہت بے مقدار معلوم ہوتا تھا۔ بڑی حیرت ہوئی۔

انجمن ہلال احمر کے خیمے پہاڑ کے نچلے دامنون مین وسیع قطعات پر پھیلے ہوئے تھے۔ اور اُس عمارت کے بالکل ہی قریب واقع تھے جو شفاخانے کی کام مین لائی جاتی تہی۔ اِس بڑے کیمپ مین جو عربون اور اونٹون سے معمور ہورہا تہا۔ سول ڈاکٹرون اور اُن کے فوجی رفقا رکو بلاشبہ کثیر کام درپیش تھا۔

چونکہ کسی شخص کو بجھے ترکون سے ہمدردی ہونے مین شبہ نہیں ہوسکتا ہے لہذا مین عزیزیہ کے طبی اسٹاف کی کارگزاری کے متعلق نکتہ چینی کی جرات کرتا ہون۔ ان سولین ڈاکٹرون کی ایثار نفسی نے جنمین سے ایک صاحب نے اپنی شادی کو جو عنقریب ہونے والی تہی غیر محدود زمانہ تک ملتوی کرکے قسطنطنیہ سے اس خود اختیاری خدمت پر سفر اختیار کیا تہا۔ و نیز دیگر ڈاکٹرون نے اپنا کثیر المنفعت پیشہ ترک کرکے طرابلس مین اپنی ذاتی خوشی سے سکونت اختیار کر رکہی تہی۔ گو میرے دلمین نہایت عمیق اثر پیدا کیا تہا۔ تاہم باوجود ان ساری خوبیون کے مجھے اندیشہ ہے کہ مین ہلال احمر یا فوجی اسٹاف کو کیمپ کی طبی نگرانی پر کامل مبارکباد نہین دے سکتا ہون۔ اور گو ہمین یہ بات بہی فراموش نہین کرنی چاہیئے کہ ہمارے کیمپ عزیزیہ مین میلے کچیلے خرقہ پوش عربون اور غلیظ اونٹون کے داخلہ کا سلسلہ مسلسل جاری تہا۔ پہربہی کوئی معقول وجہ کیمپ کی اس حالت اور طبی اسٹاف کی اس ناکامیابی کے متعلق پیش نہین کی جاسکتی کہ صفائی اور حفظ صحت کے ابتدائی اور سہل ترین اصول کے متعلق ذرا ہی توجہ نہین کی جاتی تہی گوایسی آسانی سے کہودی جانے والی زمین مین حفظ صحت کے کام آسانی سے تعمیر کیئے جا سکتے تہے۔ تاہم ایسی کوششونکی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی ہے۔ چنانچہ اس بے پرواہی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن وسیع رقبون کے بہت سے حصون مین جنمین آدمی اور اونٹ و خیمے پہیلے ہوئے تہے۔ زمین ناقابل بیان غلیظ تہی اور ہوا مین بہت بری بدبُو پیدا ہوگئی تہی۔ خود طبی خیمون کے بہت قریب اونٹون کے بال اور جانورونکی آلائش پہیلی ہوئی تہی۔ جو قدرتی طور سے ہر قسم کی مکہیون کے لیئے بڑی تعداد مین جمع ہونے کا ذریعہ تہی۔ حالانکہ یہ صاف ظاہر ہے

کہ مکھیان مرض کے جراثیم لاتی ہین گو یہ ممکن تہا کہ پہاڑ کے دامن مین یورپیون کے واسطے ایک قطعہ زمین مخصوص کردیا جاتا اور عربونکو بازار کے جنوبی بڑے میدان مین جگہ دیجاتی۔ لیکن بحالت موجودہ یہ بہادر مگر غلیظ جنگجو بظاہر اس امر کی اجازت رکہتے ہتے کہ وہ جہان چاہین بیٹھ جائین اور جس خیمے کے قریب چاہین اپنے بلبلاتے ہوئے اونٹون کے ساتہہ نہایت غیر خوش آیند حیائتین بناکر فروکش ہو جائین۔ صرف یہی نہین بلکہ جہانتک مجھے علم ہے باقاعدہ سپاہیونکو پانی جوش کرنے کے لیے مجبور نہین کیا جاتا تہا۔ حالانکہ ایسا نہونا تندرستی کے لیے خطرہ عظیم کا باعث ہوسکتا تہا۔ مختصر یہ کہ کیمپ ہیضہ۔ بخار۔ اور ورم معدہ وغیرہ کے جراثیم کی مخصوص پرورش گاہ بنا ہوا ہتا لیکن مہربان خدا طرابلس کے ان بہادر محافظین کی حمایت کر رہا تہا۔ چنانچہ یہ جانباز ان خطرناک سختیون سے محفوظ رہے جو ان کی غفلت و ناقابلیت کے باعث پیدا ہوسکتی تہین ــــ

اگر کوئی شخص کیمپ کی حفظان صحت کے متعلق عزیزیہ و دیگر مقامات کو زیر نظر رکہکر رائے قائم کرے تو اوسے بلا شبہ معلوم ہوجائیگا کہ عثمانیہ افواج کے طبی اسٹاف نے وہ ترقی نہیں کی ہے جسنے سلطان کو دنیا کی بہترین افواج مین سے ایک اعلےٰ فوج کا بادشاہ بنادیا ایک ترکی افسر نے جو مجہ سے اس مسئلہ پر بحث کر رہا تہا۔ اپنے طبی اسٹاف کی پس ماندگی کو تسلیم کرتے ہوئے۔ بیان کیا کہ متمول انگلستان کے وہ شدید نقصانات قابل توجہ ہین جو جنگ جنوبی افریقہ مین امراض کے باعث واقع ہوئے تھے۔ اوسکا یہ خیال بہی صحیح تہا۔ کہ ہمنے اس خوفناک جنگ مین فوجی اور طبی کامونکی بے ڈہنگی آمیزش سے عجیب گڑبڑ پیدا کردی ہی۔ چنانچہ ہمارے نقصانات کی عظیم

تعداد جو معدے کی بیماریون کے باعث ہمین برداشت کرنی پڑی تہی تواریخ
مین ایک ایسا باب بناتی ہی جو سراسر ہماری ذلت اور کمقدری سے پر ہے۔ مجہے
اون مریضون کا حال خوب اچہی طرح یاد ہے جو تر زمین پر صرف ایک واٹر
پروف چادر بچہائے پڑے رہا کرتے تہے۔ اس نامبارک جنگ مین کتنی
ہی خوش و خرم اور آیندہ ترقی کی اُمید سے بہری ہوئی جانون کا رشتہ
حیات منقطع کردیا گیا لیکن یہ جانین بچائی جا سکتی تہین بشرطیکہ ہمارا بہی
اسٹاف وہی دانائی و قابلیت رکہتا ہوتا جو چند سال بعد جنگ روس و جاپان مین ظاہر
ہوئی ہے۔ امراض معدہ سے ہمارے نقصانات اسقدر بڑہ گئے تہے کہ
بارہ ہزار اموات مین سے جو مختلف امراض کے باعث واقع ہوئیں بتعین
کثیر تعداد معدہ کی شکایتون کی نذر ہوئی تہی حالانکہ جنگ مین زخمیون کی
اموات صرف آٹہ ہزار تہین۔ جاپانی افواج کے اصلی نقصانات مین امراض
معدے کے باعث ایک فیصدی سے بہی کم اموات کا نقصان پہونچا
تہا۔ چنانچہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ آخر کار جاپانیون نے اس مرض
منحوس کے تباہ کن حملونکو جو ابہی تک زمانہ حال کی فوجون کیساتہہ ساتہہ چلتا
رہا ہے۔ پسپا کردیا تہا۔ زمانہ حال کی ساری جنگوں مین کثرت امراض کی
افسوسناک شکایت سنی جاتی ہے۔ محاربات فرانس و جرمن۔ روس و ٹرکی
و نیز کیوبا۔ جنوبی افریقہ۔ چین اور وہ معمولی لڑائیان جو فرانس کی جانب
سے مدغاسکر اور ٹانگانگ مین وقوع پذیر ہوئی ہین۔ ان سب مین بخار
اور شکایات معدہ تقریباً ایسے ہی تباہ کن ثابت ہوئے ہین جیسے کہ
گولے اور گولیان۔ پس اس حالت مین کسی فوجی تواریخ نویس سے کوئی
معذرت اس امر کی طلب نہیں ہو سکتی کہ بحالت جنگ وہ کیون طبی اسٹاف

کی خصوصیت پر زور دیتا ہے۔ اکثر اشخاص جنہین فن طب سے کوئی مس نہین
ہوتا ہے طبی ترقی کی سست رفتاری پر غصہ ظاہر کیا کرتے ہین۔ اور انکا
یہ فعل کسی طرح بہی متحیر کن نہین کہلایا جا سکتا ہے کیونکہ جو نتائج ابھی تک ظاہر
نہیں ہوئے ہین وہ اسقدر اہم اور ہمارے اعزہ و اقربا کی زندگیان اس
قدر بیش قیمت ہین کہ ہم بمشکل اپنی بے صبری ضبط کر سکتے ہین۔ خصوصاً
ایسی حالت ہین جبکہ ہمارے آنکھون کے سامنے تحقیقات جراثیم نہایت
سُست رفتاری کے ساتھہ ترقی کر رہی ہو۔ میعادی بخار کے لیئے
آج سے چوبیس سال پیشتر ٹیکے کا مادہ تیار کر کے جانورون پر تجربہ کیا
گیا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ ایسے جراثیم کی روز افزون ترقی کن تعداد
اس ٹیکے کی گرمی سے مرجاتی ہے۔ اور جانور جنپر تجربہ کیا گیا تھا۔
امراض سے محفوظ رہ سکتے ہین۔ لیکن سنہ ۱۸۹۶ء تک یہ مادہ کسی انسان پر
استعمال نہیں کیا گیا تہا۔ برلن کے دار العمل مین پروفیسر فیفیر اور کالی نے
اسی سال ایک ملازم لڑکے پر اس ٹیکے کا تجربہ کیا۔ بعد ازان سنہ ۱۸۹۹ء مین
ڈاکٹر رائٹ کی توجہ سے کسی قدر آزمائشی کوششین انگلستان کی اوس
فوج مین اس ٹیکہ کو رواج دینے کے متعلق عمل مین لائی گیئن جو جنوبی افریقہ
روانہ ہونیوالی تھین تاکہ وہان پہنچنے کے بعد شکایت معدہ لاحق نہ ہونے پائے
جس فوجی جہاز پر مین سوار تہا اوسکے ہر ایک افسر نے اپنے جلد مین یہ مادہ
داخل کرانا منظور کیا۔ لیکن ہمین سب سے بڑی دقت اون عام سپاہیون کی تھوڑی
ہی سی تعداد فراہم کرنے مین پیش آئی جنہیں ہم ٹیکہ لگانا چاہتے تھے۔ اس قسم
کے گاہے ماہے وقوع پذیر ہونے والے کامون کے صحیح نتائج معلوم کرنا
ایک مشکل امر ہے لیکن عام حالت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ٹیکے

کا نتیجہ نہایت قابل اطمینان تہا۔ اُسوقت سے لیکر ابتک اس مادّے کا جبریہ
استعمال وسیع پیمانہ پر عمل مین لایا گیا ہے اوس سے عجیب و غریب فوائد حاصل
ہو چکے ہین۔ جاپانیون نے اپنی سپاہ کے لئے اس ٹیکہ کا جبریہ قانون مقرر
کر رکھا تھا۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہون جاپانیون مین معدے کی شکایت
وتپ سے اسقدر کم اموات واقع ہوئیں کہ جو تقریباً نہ ہونے ہی کے برابر
ہین۔ روسی فوجوںمیں جہان جاپانیون جیسی اعلےٰ درجہ کی احتیاطون کا پتہ بھی
نہ تہا۔ میعادی بخار کی بڑی کثرت تہی۔ جاپانی طبی اسٹاف کی غیر معمولی قابلیت
سے ہر ایک سپاہی کو ایک ڈبیہ کری اوسوٹ گولیون کی پہنچا دی گئی تہی جسپر یہ
عجیب جملہ درج تہا کہ روسیون کو پسپا کرنے کی خاطر ان مین سے روزانہ
تین گولیان استعمال کی جایا کرین ——

حال ہی مین ہیضہ اور خرابی معدے کے بخار کے واسطے جلد مین ٹیکہ لگانے
کے عجیب و غریب نتائج و کامیابی حاصل کئے گئے ہین۔ فرانسیسی ماہران جراثیم
مانشیر وبلارڈ اور ڈاپٹر کے تیار کردہ مادّے کے عام استعمال نے فرانس
مین ہیضہ کی اموات کو سینتالیس [۴۷] فیصدی گھٹا دیا ہے۔ فرانس کے سب سے
بڑے ماہر فن پروفیسر شان ٹیمز بعض ملاحظہ طلب مثالین اس ٹیکہ کی کامیابی
کی اسطرح بیان کرتے ہین کہ اودجدہ مین جہان خرابیٔ معدے کا بخار
بشدت ترقی پذیر تہا۔ پروفیسر موصوف نے پچاس سپاہیونکو ٹیکہ لگایا چنانچہ
ان میں سے ایک آدمی کو بھی میعادی بخار لاحق نہیں ہوا۔ اور اُن تمیں نزدواز
سپاہیون مین جنہون نے ٹیکے سے انکار کر دیا تہا۔ اور جو مذکورہ بالا پچاس آدمیون
کے پہلو بہ پہلو مقیم تہے۔ دس آدمی معدے کی شکایت مین مبتلا ہو کر میعادی
بخار لاحق ہو گیا تہا۔ پروفیسر موصوف کے بیان کو قطع نظر کرکے امریکہ کے

تعداد و شمار جو بڑے خوش آیند ہین ملاحظہ کیجئے۔ ممالک متحدہ امریکہ مین فوجی طبی اسٹاف جبریہ ٹیکہ زنی کے معاملہ مین کسی بیہودگی مین شریک نہین ہے۔ تمام فوجون کو سیدھے بازو پر چیچک اور الٹے بازو پر معدے کی بیماریون کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اسکا نتیجہ صرف ڈھائی سال مین یہ ظاہر ہوا کہ پینتالیس ہزار فوج مین صرف گیارہ آدمی ان شکایات مین مبتلا ہونے کے بعد بخیر و خوبی تندرست ہو گئے۔ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کی تمام مہذب فوجین خطرناک میعادی بخار سے اپنے نوعمر سپاہیون کی حفاظت کا پورا اہتمام عمل مین لائین ـــــــ

عثمانی کیمپ مین ایک دوسرا ہر وقت موجود رہنے والا خطرہ یہ تھا کہ عرب لگاتار بندوقین چلاتے رہتے تھے۔ اور گو اس قیمتی گولی بارود کی بربادی کسی طرح بھی مستحسن نہ تھی۔ لیکن جسم و جان کو جو خطرہ بے پروائی سے ہر وقت گولی چلانے کے باعث رہتا تھا وہ اس سے بھی زیادہ خطرناک تھا۔ ۱۱ دسمبر کو مین نے بنی غیثر سے واپس آکر دو آدمیون کو اتفاقیہ ماؤزر رائفل چل جانے سے زخمی پایا۔ ایک تو عرب کی ران مین گہرا زخم پیدا ہو گیا تھا اور دوسرے باقاعدہ فوج کے ایک ترک کے پیٹ مین گولی لگی تھی۔ غریب ترک کی حالت زخم کے ابتداء ہی سے خراب ہو گئی تھی۔ کیونکہ گولی پیٹ کے نچلے حصے مین نکلکر انتڑیون کو پھاڑتی ہوئی پار ہو گئی تھی۔ چنانچہ یہ بیچارا اوسی دن شام کے وقت مر گیا۔ ہم سب کو اس موت کا بہت افسوس ہوا۔ کیونکہ علاوہ اون لوگون کے اصلی رنج کے جو اس سے واقف تھے ایک باقاعدہ ترکی جوان کی وفات موجودہ زمانہ مین ناقابل تلافی نقصان تھی۔

مجروح عرب کی ہلاکت جو اپنی اور اپنے فرقے کے ممبرون کی سخت غفلت و حماقت کا

شکار ہو چکا تہا۔ کس قدر عجیب انصاف پر مبنی ہوتی لیکن بحالت موجودہ ایسا نہین
ہوا۔ یہ عرب بچگیا اور نوجوان و بدقسمت ترک ایک غیر ضروری اور خلاف وقت
موت کے پنجے مین پہنس کر راہی بقا ہوا۔ یہ عرب لوگ گو دن بہر گولی چلاتے رہتے
تہے لیکن اونہیں اسبات کا بہت کم خیال تہا۔ کہ بندوق کو ترچہا رکہنا ایک
عمدہ احتیاطی تدبیر ہے۔ یہ لوگ اپنی ماؤزر بندوقونکو ایسے ہی استعمال کرتے
تہے جیسے کہ نئے کہلونون کے ساتہہ بچے کہیلا کرتے ہین۔ بار بار بندوقون کو
صاف کرتے اور پہر نالی خشک کرنے کی غرض سے کارتوس چلایا کرتے تہے۔
مین نے کئی مرتبہ اپنے سر کے قریب سے گولی کے گزرنے کی آواز سُنی ہے
ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ایسی حالت مین جبکہ کسی شخص نے عربون کی
غفلت اور بے پرواہی استعمال اسلحہ کے متعلق دیکہی ہو اپنے خیمے مین بیٹہا
ہوا دفعتاً گولی چلنے کی آواز پر کس قدر پریشان ہو جائیگا؟ مین نے اس طریقہ
عمل کی شکایت طبی اسٹاف و دیگر حاکمون سے کی۔ لیکن ان اصحاب نے
جواباً بالکل مایوسی ظاہر کی اور کہا کہ عربون پر حکومت کرنا یا اونہیں تعلیم دینا
امر محال تہا۔ میرے زیادہ چوکنا ہو جانے کی وجہ غالباً یہ تہی کہ مین سرہانے
مین ریوالور کی گولی سے بال بال بچگیا تہا۔ مین اقرار کرتا ہون کہ سفر کی تمام
تکالیف برداشت کرنے اور مختلف قسم کے جراثیم سے محفوظ رہنے کے
بعد یہ خیال کہ کسی بیوقوف کی گولی سے مارا جاؤن کچہہ ہی خوش آیند نہ تہا۔
لیکن حقیقت صرف یہی تہی کہ یہ خطرہ جو ہم اپنے وسیع کیمپ مین برداشت
کر رہے تہے۔ بمشکل ہی اوس خطرہ سے زیادہ خوفناک تہا جو انگلستان مین
تمام شکاریون کو ہر ایک موسم شکار مین پیش آتا ہے یہ صرف مستثنے صورتون
مین ممکن ہے کہ آپ کسی ایسے چالیس سالہ شکاری سے واقف ہون جس کے

کسی نہ کسی حصہ جسم مین چھرّون کے نشان موجود نہ ہون۔ مین نے اپنی زندگی مین بغیر ہمیہ زندگی مختلف قسم کے شکار کھیلے ہین چنانچہ مین اپنے تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہون کہ انڈر گرا نجو بہٹون کے ساتھ چھپکر شکار کھیلنا سب سے زیادہ خطرناک قسم کی تفریح ہے۔

۱۲۔ دسمبر کو مین نے شہر طرابلس کے اطراف تر کی خطوط مدافعت کا معائنہ کیا۔ طاہر بے نے براہ مہربانی توپخانہ کا ایک اچھا گھوڑا سفر کے لیے دیا۔ علاوہ ازین مجھے ہر قسم کی معاونت کپتان ٹیلہم سے پہونچی جو شہر بابل کا شاگرد سفر اط معلوم ہوتا تھا۔ کپتان موصوف علاوہ اور زبانون کے فصیح ترکی مین گفتگو کیا کرتا تھا اور بے مثل جنگی نامہ نگار تھا۔ یہ شخص ٹھنڈے دل اور عمدہ دماغ سے مسلح اور عثمانی قوم اور اس کی بہادر فوج کی سچی عظمت اپنے دل مین پنہان رکھتا تھا۔ ہمارا چھوٹا قافلہ ایسی تاخیر کے بعد روانہ ہوا جو عیر یورپین زندگی سے ناقابل قطع تعلق رکھتی ہے۔ اِس قافلہ مین دو شخص پولس کے سپاہی تھے جو نیلے کوٹ پہنے ہوئے تھے اور دو آدمی باقاعدہ ترکی فوج کے سپاہی تھے۔ کپتان ٹیلہم اور عبد اللہ بے بھی جو توپخانے کے ایک خوبصورت افسر ہین میرے شریک سفر ہوگئے۔ عزیزیہ سے جو راستہ جنگل مین سے گزرتا ہے اُس کا نشان ٹھیک ملتا جاتا تھا اور یکے بعد دیگرے عربون کے چھوٹے چھوٹے گاؤن شاداب باغات جو کنوؤن کے قریب واقع تھے ہمین دکھائی دیتے رہے۔ ہمارے گھوڑے چار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر رہے تھے کیونکہ بیابان کے سخت حصہ سرزمین مین بھی ہر قدم پر گھوڑون کے سُم دو یا تین انچ زمین مین دھنسے جاتے تھے۔ اور ایسے مقام پر گزرنا جہان حال ہی مین ہوا نے ریت کا ٹیلہ جمع کر دیا ہو بہت ہی دشوار تھا

گھوڑون کو ہانپتا پایا۔ ڈلکی چلانا تقریبًا ناممکن تھا کیونکہ رتیلی راستون پر گھوڑے کے گرجانیکا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ ترک لوگ اپنے گھوڑون کو بیابان کے طولانی اورگرم سفرون سے بچاتے ہین۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہمارا سفراوربھی زیادہ سُست رفتاری سے طے ہوا۔ اورہم معمولی قدم چال سے تقریبًا تمام راستہ طے کرتے رہے ہین وقتًا فوقتًا عربون کی جماعتین ملتی رہین۔ اور ایک جگہ سات ترکی سپاہی دکھائی دیے۔ جہان یہ لوگ آرام کی غرض سے ٹھہرے ہوئے تھے۔ عبداللہ بے کے دریافت کرنے پر کہ یہ ننگے پاؤن کیون ہو رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ ریت مین آسانی سے پیدل چلنے کی خاطران لوگون نے بوٹ اُتار لیے تھے یہ کپتان بھی مثل اپنے اور ساتھیون کے ایک دل خوش کن رفیق تھا۔ اور حال ہی مین فرانسیسی فوج سے واپس آیا تھا۔ جہان وہ جنگ مصنوعی دیکھنے کے لیے گیا تھا یہ جنٹلمین پیرس والی پیرس کی تعریف مین بڑا سرگرم تھا۔ گو عبداللہ بے نے انگلستان کبھی نہین دیکھا تہا۔ لیکن ہماری فوج کے تمام قواعد و قوانین سے بڑی دلچسپی ظاہر کرتا رہا۔ اور سپاہیون کی بھرتی مدت ملازمت وغیرہ وغیرہ کے متعلق سوال کرتا رہا۔ بظاہر اُس کا یہ خیال کہ برگیڈ آف گارڈس کا ہرایک افسر شریف خاندان ہوا کرتا ہے۔ لیکن مین نے اُسے بتلایا کہ شاذو نادر استثنٰے سے انگلستان مین روپیہ بہ نسبت شرافت نسل کے حقوق اور اختیارات دلانے مین زیادہ کامیاب ثابت ہوا کرتا ہے جنگ روس وترکی کے زمانہ مین ترکی افسرون کی بُرائی کے ساتھہ ساتھہ سلیمان ومختار وعثمان کی سپاہ کی منصفانہ تعریف کی جاتی تھی لیکن ۱۸۷۸ء مین ناقابلیت اور تمام خرابی کا الزام اگرصحیح طریقہ سے عام طورپر عائد کیا

جا سکتا تہا۔ تو یہ صاف ظاہر ہے کہ آجکل کے ترکی افسر یعنی وہ لوگ جنہون نے ہار بائی کالج مین تعلیم پائی ہے۔ اور تھسلی۔ کریٹ۔ مقدونیہ اور یمن کے متواتر جھگڑے اپنی آنکھہ سے دیکھہ چکے ہین۔ فی الحقیقت قابل فوجی افسر ہین یہ اشخاص اپنے کام مین مستعد اور اپنی سپاہ سے پوری ہمدردی رکھتے ہین اور ان کی اخلاقی صفات کے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہون کہ وسیع دنیا مین آپ جہان کہین بہی چلے جائین لیکن آپ کو کہیں بہی کوئی شخص ایسا متواضع اور آپ کے آرام کا خیال رکہنے والا دستیاب نہ ہوگا کہ جیسا کہ ایک ترکی افسر۔ اور کوئی شخص اس افسر سے زیادہ لفظ جنٹلمین کا مستحق و موزون نہیں ہے۔ چنانچہ میرا شکریہ ان عمدہ دوستون اور حمیدہ صفات رفیقون کیلئے حقیقت مین نہایت عمیق ہے۔ اب مین سچے دل سے خواہشمند ہون کہ پُرامن و آسائش کے حالات مین مجھے ان لوگون سے دوبارہ ملاقات کا موقع ملے۔

جب ہم تینون پہلو بہ پہلو سولہ میل وہ بیابانی سرزمین طے کر رہے تھے۔ جو ہمیں ترکی خطوط مدافعت سے جدا کئے ہوئے ہتی۔ اوسوقت ہم ختم جنگ کے بعد لندن مین دوبارہ ملاقات کی امیدین ظاہر کرتے چلے جا رہے تھے۔ چنانچہ اسی سلسلہ گفتگو مین عزو باشی نے کہا "رحیم خدا ہماری تجاویز کو کامیاب کرے۔ اور جنگ کے بعد ہمین پھر ملاقات کا موقع عطا فرمائے۔ لیکن طرابلس کی موجودہ حالت یہ ہو رہی ہے کہ کل کی نسبت کوئی خیال ظاہر کرنا ناممکن ہے" چار گھنٹے سفر کے بعد ہمین ایک چھوٹا سا خوبصورت نخلستان اچھی طرح دکہائی دینے لگا۔ جسمین مخروطی خیمے نصب سو رہے ہتے۔ یہ جگہ ترکی خطوط مدافعت کے

داہنی جانب واقع تھی اور اس خوشنما مقام کا نام موسنت بنی آدم اا یعنی مردون کے بیٹون کا باغ تہا۔ ہماری آمد نے عربون کے ایک بڑے مجمع مین جو اس کیمپ مین موجود تہا مسرت آمیز جذبہ پیدا کیا۔ کپتان شلبہم کا فوٹوگراف کیمرا دیکھ کر ان لوگون نے ہلالی شکل کے دو دائرون مین اپنی صف بندی کی۔ ان کے سردار وسط مین اپنے شاندار گھوڑون پر سوار اور علم بردار بڑے بڑے علم ہاتھون مین لئے ہوئے صفون کے کنارون پر کھڑے ہو گئے۔

یہ نظارہ بڑا شاندار تہا دلی جوش کے ساتھہ ساتھہ ظاہری قوت بہی نمایان کر رہا تہا۔ اسی اثنا مین ایک عرب نے بہاری اور گونجدار آواز مین یہ گانا شروع کیا "ہم لوگ جو جنگجو ہین اپنے ملک کی خاطر موت سے ہنیں ڈرتے" اس کے بعد سارے مجمع نے تلوارین اور بندوقین علم کر کے ایک ساتھہ گرجنا شروع کیا۔ اس گرج کا ایک جملہ یہ بہی تھا "ہم اپنے باپ کے اصلی بیٹے ہین" اس موقع پر عربون کا جوش بہت بڑھگیا تہا چنانچہ شلبہم نے اس بے مثل نظارے کے بہت سے فوٹو لئے۔ لیکن میرے خیال مین ہر شخص کی یہ رائے ہو سکتی ہے کہ یہ تصویرین کسی شہرۂ آفاق دستی مصور کے نوک قلم کی خواہان تھین اور غالباً ہال مین ہنٹ یہ خدمت بخوبی انجام دے سکتا تہا۔ سُرخ۔ سفید اور بھورے نیلے علم یہ عجیب مجمع چارو نطرف زرد ریتلا میدان اور اُسپر سورج کی چمکدار کرنین یہ ساری خصوصیات ہال من ہنٹ کے لئے مخصوص ہو سکتی تھین۔ بنی آدم مین میجر نسیم بے جو اٹھتیسوین کیولری رجمنٹ سے وابستہ تھے اعلےٰ افسر کی خدمات انجام دے رہے تھے۔ یہ شخص کشیدہ قامت اور

خوبصورت جوان تہا۔ بہت خوش مزاج ہوسنے کے علاوہ اپنی طبیعت
مین سادگی کی وہ لطافت رکہتا تھا جو عثمانی قوم کی خصوصیات مین داخل ہو
میجر نسیم بے اپنی فوجی ملازمت کے تقریباً پچیس ۲۵ سال ارض روم مین گزار
چکا تھا۔ کیونکہ کسی وجہ سے جابر سلطان[۱] عبدالحمید خان میجر مذکور سے ناراض
ہوگیا تھا۔ اس پریشان کن جنگ مین گو بہت سی جسمانی تکالیف موجود تہین
تاہم ترکی سینئر افسر بہ نسبت ہمارے انگریزی افسرون کے زیادہ آرام وہ خیمون مین
رہائش رکھتے تھے نسیم بے کا مخروطی خیمہ معمولی انگریزی خیمے سے دُگنا وسیع تھا۔
مین اور ٹیلہم اپنے ساتھ مچھلی وغیرہ سامان خوراک جو ٹین کے ڈبون
مین بند تہا لیتے آئے تھے۔ کیونکہ ہمین گمان غالب تھا کہ ایسی خوراک پر
گزارہ کرنا پڑے گا۔ لیکن یہان پہونچکر ہمین بہت خوشی اور حیرت ہوئی
کہ رسالے کا ہیڈ ماسٹر جو ایک توانا اور ملنسار شخص تھا۔ باوجود فوجی
ملازم ہونے کے کھانا پکانے مین پورا ماہر تھا۔ چنانچہ اس شخص نے
بہت تھوڑی دیر مین پسندے مرغ کے کباب اور پلاؤ یہ سب چیزین
نہایت اعلی درجہ کی ہمارے لیے تیار کین۔ اور قہوہ تو ایسا اچھا بنایا کہ اُس
سے بہتر کسی اول درجہ کے ہوٹل مین بھی نہین ملسکتا۔
سنت بنی آدم مین جسے بطور اختصار بنی آدم بھی کہا جاتا ہے
بہت افسر جن مین کمانڈنگ بھی شامل تھا فرانسیسی زبان سے آشنا
تھے۔ علاوہ ازین ٹیلہم نے براہ مہربانی اُن کی ترکی گفتگو کا بہت
سا حصہ مجھے ترجمہ کرکے سُنایا۔ چنانچہ یہ شام بڑی مسرت سے

[۱] سلطان عبدالحمید خان کی رحم دلی کی متعدد مثالین موجود ہین اور جمہور مسلمین سلطان معزول کے متعلق ایسی عمدہ رائے رکھتے ہین کہ جابر کا لفظ سلطان ممدوح کیلئے استعمال کیا جانا یقینی دلخراش کا باعث ہوتا ہے۔ ۱۲

گزری بعدازان مین بستر پر جا کر لیٹ گیا۔ جہان سے بومیلیا نہ کی
سرچ لائٹ کی مدھم روشنی نہ صرف دکھائی دے رہی تھی بلکہ میرے
خیمہ پر بھی پھیلی ہوئی تھی۔ مجھے اُمید تھی کہ چند گھنٹے بلا کھٹکے سوتا
رہونگا۔لیکن آدہی رات کے وقت عارف بے آدھمکا۔ یہ شخص ابھی تک
سُرخ کوٹ اور سوبین پتلون پہنے ہوئے معہ ایک اور افسر کے وارد
ہوا اور بہت خوش نظر آتا تہا۔ اسوقت عارف بے اپنے ساتھ
چار آدمی لیکر عین زارہ اور اطالوی خطوط کے بڑے حصے مین
گشت لگانے کے بعد یہان وارد ہوا تہا۔ اور اطالیون کے جنگی
طریقون کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوا ظاہر کیا کہ دشمن کی فوج کو بغیر
پٹرول کی حفاظت کے سوتا ہوا دیکھ آیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا کہ بومیلیانہ
کی خندقون کی حفاظت بڑے مستحکم طریقے سے دو سرچ لائٹون اور
تار کے جال کے ذریعہ سے جس مین تیز نوکدار میخین لگی ہوئی ہین۔
عمل مین آرہی ہتی۔ عین زارہ کی جانب ایک بلندی پر دو باٹریان توپخانے
کی موجود تھین اور تمام خطوط پر ہر ایک جگہ سپاہیون۔ گھوڑون اور
توپون کی بڑی بھرمار تھی۔ عین زارہ کے قریب تختون کی بڑی تعداد
ریت پر اس غرض سے بچھادی گئی تھی کہ توپون کا بہ آسانی کھینچ لیجانا ممکن
ہو سکے لیکن باوجود ان تمام معلومات کے جنھین افسر مذکور بچشم خود ملاحظہ کر آیا
تہا اُس پر بظاہر ہراس و مایوسی کے کوئی علامات ظاہر نہین ہونے پاتے تھے بلکہ
برخلاف اس کے وہ اور اُس کے رفیق اُمید سے بھرے ہوئے تھے
اِن لوگون مین غلبہ آرا یہ تہی کہ ابتدا جنگ مین شہر اطبلس کا خالی کر دینا
حقیقت مین ایک غلطی تھی لیکن میرے خیال مین کسی سانحہ کے بعد محفوظ رہنا

بہتر ہے۔ بہ نسبت اسکے کہ حفاظت کی کوئی تدبیر نہ کیجائے یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ عربون کی بڑی بڑی جماعتون کی کمک جو فی الحال اندرون ملک سے دستیاب ہو رہی ہے۔ تخلیۂ شہر کے زمانہ مین میسر نہ تھی یعنی اُس وقت جبکہ اعلان جنگ کی مدت ختم ہو چکی تھی تاہم ابتدا ہی مین کم از کم تین ہزار جنگجو عرب نخلستان اور شہر مین موجود تھے اور اگر یہ لوگ باقاعدہ ترکی فوج کے ساتھ عمدہ خندقون مین پناہ لے لیتے تو ان کا صرف گولہ باری سے پسپا کیا جانا بہت دشوار ہوتا اور اطالیون کو خشکی پر قدم رکھنے مین بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ قریباً تین بجے رات کے ہم پھر دوبارہ سو گئے بعد ازان صبح آٹھ بجے بیدار ہو کر مزیدار چائے پی اور ایک دفعہ پھر معہ اپنے ساتھیون کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ اسوقت کپتان عبد اللہ بے کی ڈاڑھی جو تین ہفتون سے اُسترے کی نظر نہین ہوئی تھی۔ منڈھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور کپتان مذکور اپنی پوری وضع مین بہت خوبصورت معلوم ہو رہا تھا۔ مین نے اس جنگ مین صرف چند ہی افسرون کے پاس پوری وردی دیکھی تھی اس کپتان کے پاس وردی کی موجودگی کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنا اسباب خفیہ طریقے سے سرحد پار بھیجدیا تھا۔ چنانچہ اسی کے ساتھ یہ وردی بھی چلی آئی تھی۔ ایک گندمی رنگ کے خوبصورت ترک کپتان محمد بے بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ اون کے سر پر ایک ہلکے نیلے رنگ کی ٹوپی رکھی ہوئی تھی جسے وہ کسی اطالوی افسر سے چھین لائے تھے۔ اون کے پاس ایک ماؤزر بندوق بھی موجود تھی۔ محمد بے نے مجھسے بیان کیا کہ اون کا ایک بھائی انگریزی فوج مین بخدمت افسری مامور ہے

ہم دو گھنٹے تک وسیع میدانون مین سفر کرتے رہے اسی اثنار مین مجھے یہ معلوم ہونے لگا کہ گویا ان میدانون مین اسفوڈل کے پھول کھلے ہوئے ہین اور اکلّیز غصہ مین بھرا ہوا ادہر ادُہر پھر رہا ہے اس زمانہ قدیم کے سلسلہ خیالات نے مجھے یونانیون کے محبوب درخت آرم کے جھنڈ دکھلانے شروع کئے اور مجھے اس پیلی وبھونسلی ریت مین بالکل سبز قطعات نظر آنے لگے۔ ترکی مرکزی لائن کے اخیر مین سیدھی جانب خندق بنی عشیر تقریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر سنت بنی آدم سے واقع ہے ہم نے یہان چند نظام فوج کے آدمی اور عربونکی ایک تعداد موجود دیکھی۔ وہ عمارت جسکے نام سے یہ مقام موسوم کیا جاتا ہے۔ ہمارے واسطے جائے قیام بنی۔ دوپہر کی تیز دھوپ سے بچکر مین نے اس عمارت مین چائے پی۔ اور ایک فوجی ڈاکٹر سے دلچسپ گفتگو کرتا رہا۔ جسکی اثنار مین ڈاکٹر مذکور سے معلوم ہوا کہ ترکون اور عربون مین نزلہ کی شکایت پھیلی ہوئی تھی۔ نیز اسبات پر اُس نے زور دیا کہ ہر شخص کو جوش دیا ہوا پانی پینا چاہیئے۔ اس ڈاکٹر نے مجھسے مشتاقانہ لہجہ مین دریافت کیا کہ دوسرے و دیگر امراض چشم سے محفوظ رہنے کی خاطر مین کس قسم کا عرق استعمال کیا کرتا ہون۔ چنانچہ مین نے سلوشن آف کاررو زیوسیلی میٹ کا نسخہ بتلادیا اسکا کمپونڈر جو ایک بوڑھا یونانی شخص تھا۔ اسوقت یہیں موجود تھا۔ مجھسے یونانی زبان مین دریافت کرنے لگا کہ میرے خیال کے مطابق جنگ کب تک جاری رہے گی۔ یہ بیچارہ جنگ سے بہت پریشان نظر آتا تھا۔ اور اپنے اہل وعیال سے جو شہر طرابلس مین موجود تھے جلد ملنے کا بڑا خواہشمند ہورہا تھا۔ یہان ہی شل اور مقامات کے مختلف اشیاجو

دشمن سے چھین لی گئی تھین موجود تھین جنگ کے بعد ہر قسم کی چیزین نہایت
ہی ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہین۔ چنانچہ ہم نے ایک جوڑی زیس دور بین
کساختہ جینا دیکھی جو صرف پانچ پیاسٹر پر فروخت ہوئی لیکن مین نے
کچھ عرصہ بعد وہ دروغ بیانی جو اطالیون نے سرکاری طور پر شائع کی
تھی پڑھی جسمین درج تھا۔ کہ " ابھی تک اطالوی گولہ بارود کی کوئی مقدار
دشمن کے ہاتھ نہیں چڑھی ہے۔ مگر اسکے برخلاف مین نے یہان بنی غشیر
مین مشل اور مقامات کے عام بازار مین اطالوی فتحیابیون کے باوجود
کے کارتوس سات پنس جیسی ادنے قیمت پر اسی عدد فروخت ہوتے
دیکھے اور اُن کی رائفلین وقرابنیں فی عدد تین فرانک کی حقیر قیمت
پر فروخت ہو رہی تھین۔ ۲۹۔ ڈسمبر کی جنگ کے بعد اطالوی گولی بارود
بلا قیمت صرف سوال کرنے پر دستیاب ہو سکتی تھی۔ سپاہیون کے چوبی
بوتل جو آبنوشی کے کام مین لائے جاتے ہین۔ خیمون کی میخون پر آویزان
تھے۔ اور ان کی پینڈیون مین اطالوی سپاہیون کے نام کندہ ہونے کے
باعث خیال ہوتا تھا کہ یہ بوتل بھی مال غنیمت کا ایک حصہ تھے۔ جس بھونٹے
رنگ کے خیمے مین مین لیٹا ہوا تھا اوسمین بھی اطالین حروف کی تحریر سابق
مالکون کی نشاندہی کرتی تھی ان دنیاوی سازوسامان کو دیکھکر اون کے
مالکون کے انجام کے متعلق حسرت آمیز خیالات پیدا ہوتے تھے۔
ترکی وردیان جنگ کے موقع پر عجیب مختلف الوضع ہوا کرتی ہیں۔ مجھے
خوب یاد ہے کہ ۱۸۹۶ء مین بغاوت کریٹ کے موقع پر سلطان کی فوج
کا سازوسامان کس قسم کا تھا گو یہ صحیح ہے کہ ایک خاص قسم کی طربوش
کا استعمال اوسوقت فوج مین عام طور پر رواج پذیر تھا تاہم وردی کا

باقی حصہ عجیب ہی اختلاف رکھتا تہا۔ مثلاً ایک شخص وردی کا پتلون فراک کوٹ کے ساتھہ زیب تن کئے ہوئے ہے لیکن اوسوقت لباس کی خرابی بالکل فراموش کردی جاتی ہی۔ جبکہ بہ بہادر فوج آفتاب غروب ہونے پر پر بڑکرتی ہی اپنے بادشاہ کے لیے جوان کے حال سے بے پرواہ نہا نعرۂ مسرت بلند کیا کرتی ہی۔ کریٹ کے میدان مین ترکی فوجونکی ظاہری حالت خواہ کیسی ہی خراب کیون نہو لیکن مین خیال کرتا ہون کہ طرابلسی ترکی افواج اُن سے بہی زیادہ عجیب منظر پیش کرتی ہین کیونکہ ان فوجون مین سپاہ کی تعداد کثیر خاکی سرج اور زین کے ایسے بوٹ پہنے ہوئے تھے جو خشک اور تری مین بالکل میلے ہوگئے تہے۔ بہتون کے پاس ہلکے نیلے رنگ کے لبادے تہے۔ لیکن ان سب کے کپڑے چاک چاک تہے بٹن ندارد اور پتلونون کے گلیسون کا کوئی پتہ نہ تہا۔ بعض کے پاس صرف بوٹون کا تلا ہی رہگیا تہا۔ تاہم کوئی شخص تمام دنیا کا سفر کرنے پر بہی ان خرقہ پوش رجمنٹون سے بہتر کوئی فوج نہیں دیکھہ سکتا۔

دنیا کے مختلف حصون مین مجھے عثمانی فوج سے جسقدر زیادہ سابقہ ہوتا جاتا ہے مین اوتنا ہی زیادہ اس فوج کا گردیدہ ہوتا جاتا ہون اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ اصلاح پذیر حالات مین دنیا مین چندہی فوجین اسکے ہم پلہ ہین گو فرانسیسی عمدہ جنگجو ہین تاہم بعض اوقات وہ فتح کی خوشی مین آپے سے باہر اور ناکامیابی کی حالت مین بری طرح جی چھوڑ بیٹھتے ہین لیکن ترک ان دونون انتہائی حالتون مین خیرالامور اوسطہا کے مصداق ہین کیونکہ یہ لوگ غرور سے پاک ہوا کرتے ہین اور موجودہ جنگ مین تو ترکی باقاعدہ سپاہ اور افسرون نے یکسان اپنے کثیر التعداد دشمن کے مقابلہ مین شجاعت و بسالت کے وہ

جوہر دکہائے ہین کہ دنیا کو اُن پر مشکل سے اعتبار آئیگا۔ اِس شیر دل فوج سے یہ خصوصیت بہی وابستہ ہے کہ وہ ہر ایک چھوٹی بڑی ہزیمت قابل تعریف حوصلے سے برداشت کیا کرتی ہے۔ جنرل پکوری کی پندرہ ہزار فوج اپنے ایک پہلو پر موجود دیکہکر ترکون کی قلیل التعداد فوج نے عین زارہ سے ہٹ جانے مین مصلحت دیکھی۔ چنانچہ یہ فوج عین زارہ سے نہایت بے پروائی کے ساتہہ روانہ ہوئی اور بظاہر اُسے اس خطرہ سے کوئی ہراس محسوس نہین ہوتا تہا کہ دشمن کا اپنے رسالہ سے اُسپر حملہ کردینا داخل امکان تہا۔ غالباً اسوقت تک ترکی فوج کو اطالوی افواج کی جرأت کا پورا اندازہ ہوگیا تھا۔ اور وہ خوب سمجہنے لگی تہی۔ کہ جنگ کے بازار مین عموماً ان کے دشمن کی کیا قیمت ہوا کرتی تھی۔ ترکی فوج کی بہترین خوبیون مین ایک یہ بات بہی شامل ہے کہ تمام افسرون اور سپاہ مین خوب اتحاد موجود ہے فوج کی تربیت قابل تعریف ہے اور گو غیر مناسب جانبدارانہ برتاؤ کا مین نے کوئی نشان بہی نہین دیکہا ہے۔ تاہم افسر اور سپاہی آپس مین سچی محبت کے رشتے مین منسلک اور باہم ایکدوسرے کی عزت کیا کرتے ہین۔ رسالہ لیلیک وڈ کا لائق نامہ نگار جس نے اپنا مصنوعی نام کپی تحریر کیا ہے ترکی فوج کی مدح وثنا مندرجہ ذیل فرزانہ جملون مین اسطرح کرتا ہے ''ترک جس امر کے خواہشمند ہین وہ صرف یہ ہے کہ اٹلی اپنی فوج ایشیائے کوچک یا مقدونیہ مین خشکی پہ اتار دے تاکہ اٹلی کی ہزیمت کے باعث ترکون کو تاوان جنگ حاصل ہوجائے''

افسرون کی وردیوں میں بھی ایسا ہی اختلاف تہا جیسا کہ سپاہیون کے متعلق بیان کیا جا چکا ہے۔ بعض افسر جوتیونس وغیرہ کے

مشکل اور زیادہ طولانی راستون سے اعلان جنگ کے بعد داخل ہوئے
تھے۔ معمولی سولین کپڑے پہنے ہوئے تھے چنانچہ انہی مین سے ایک
دلچسپ افسر جو بنی غشیر مین تعینات تھا اور کچھ دیر ہمارا ہمسفر رہا تھا سولین
پیٹی باندہے ہوئے اور ایک ایسا سیاہ بوٹ پہن رہا تھا جسمین بجائے
تسمون کے ربر کام دیتا تھا۔ خود کمانڈنٹ صاحب کے ہاتھ مین ایک
نفاسہ چرمی بیگ موجود تہا یہ ایک خوشنما خصوصیت غیر یورپین
زندگی مین عام طور سے پائی جاتی ہے۔ خصوصاً موجودہ حالت مین
تو اس سے چھٹکارا نہین ہو سکتا تھا گو جنگ کا باضابطہ اعلان اور اُسکے
چوبیس گھنٹے کی میعاد کی اطلاع ترکی حکامان طرابلس کو اٹلی کے قونصل نے
دیدی تھی۔ تاہم قسطنطنیہ سے احکام آئے بغیر کوئی کارروائی
نہین کی جاسکتی تھی۔ اور یہ احکام شہر طرابلس مین صرف چھہ گھنٹے پیشتر
گولہ باری سے موصول ہوئے۔ پس ناظرین خیال کرسکتے ہین کہ کسقدر
پریشانی اور شتابی ان چھہ گھنٹون مین واقع ہوئی ہوگی۔ میدانی توپون کے
لیئے گھوڑے مہیا کرنا باربرداری کیلئے اونٹ اور خچرون کا جمع کرنا خوراک
کا انتظام اور گولہ بارت کا لادنا علاوہ ازین اور چھوٹے چھوٹے ہزارون کام
جو ایک چھوٹی سے چھوٹی فوج کے بھی جمع کرنے اور اُسے کسی محفوظ مقام
پر پہنچا دینے مین پیش آتے ہین۔ نشات بے کی دقتون کا باعث ہو رہے
تھے ان تمام امور پر سوچ بچار و نیز عمل درآمد صرف تین سو ساٹھہ منٹون
مین کرنا تھا۔ نشات بے اور اسکے اسٹاف نے یہ عظیم الشان قابلیت و دانائی
ظاہر کی کہ اپنی زیر کمان ساری فوجکو باستثنائے چند توپچیون کے
جو بغرض و ہوکا دہی قلعہ سطانیہ و حمیدیہ مین تقریباً ناکارہ توپخانے کے ساتھہ

چھوڑ دیئے گئے تھے بڑی کامیابی سے اُس عظیم پریشانی سے بچا لیا۔ جو شہر میں پھیلی ہوئی تھی۔ اِس قابل یادگار موقعہ کی شام کیوقت اِس بات کی فرصت نہین تھی۔ کہ دوستون اور رشتہ دارون کو الوداع ہی کہا جا سکے ایک فوجی ڈاکٹر نے جس نے کہ ایک کیتھولک لیڈی سے شادی کر لی تھی مجھسے بیان کیا کہ وہ پریشانی کی حالت مین اپنے مکان کو دوڑا گیا جب اُسنے بالکل خالی پایا دیندریہ کہ خلوئے شہر سے اِسوقت تک اُسے بالکل نہین معلوم تھا کہ اُسکی بیوی اور چھہ بچون کا کیا انجام ہوا۔ الغرض شہر طرابلس کی ساری فوج آہستہ خرامی سے نواح عزعزیش کی جانب روانہ ہو گئی اور چند دن بعد ہی عین زارہ کے خطوط پر پھیل گئی۔ ہمین اپنے زمانہ قیام مین ترکی فوج سے دشمن کی سرچ لائٹ جو سمندر کے قریب بارہ میل فاصلہ پر واقع تھی۔ صاف نظر آیا کرتی تھی اور اس سے تمام کھجور کے درخت اور ریتیلے ٹیلے منور دکھائی دیتے تھے مشرقی جانب سے بھاری توپون کے چلنے کی آواز ہمارے کانون مین اُن جنگی جہازون سے پہنچا کرتی تھی جو تجدورہ کے ساحل پر لنگر انداز تھے۔ اور گو یہ چھوٹا سا قصبہ باشندون سے بالکل خالی ہو رہا تھا۔ تاہم ملاح اپنے قیمتی گولے متواتر اینٹ اور مٹی پر ضایع کرتے رہے۔

سنی غنیمہ سے عزیزیہ واپس آگئے لیکن ہم نے اس عرصہ مین ترکی وسیع لائنون کے صرف مرکزی حصون کو دیکھا تھا۔ حالانکہ یہ خطوط مدافعت سات میل طویل تھے۔ عربی اور ترکی دستے داہنے اور بائین دونون جانب تمام فاصلے پر قابض تھے اور اطالویون کے اطراف ہلالی شکل مین پھیلے ہوئے تھے ان کی چوکیان ایک اندرونی حلقے کی شکل مین تقریباً چھہ میل

سمندر کی جانب پھیلی ہوئی تھین متخاصمین کے عمل اور اصول مین جو ایک دوسرے
کے مقابلہ مین نبرد کش ہو رہے تھے۔ کسقدر عجیب اختلاف موجود تھا۔
یہان ایک ایسی حملہ آور فوج موجود تھی جسکے ذرائع آمدورفت غیر منقطع تھے
اور جس کے پاس گولے بارود کے لاتعداد ذخیرے اور توپخانے بڑی کثرت
سے موجود تھے۔ اور کثرت تعداد کی یہ حالت تھی کہ صرف شہر طرابلس
مین ستر ہزار ایسی سپاہ موجود تھی کہ جسکی مدد کے لیئے اتواپ برج لائٹ
اور مضبوط بحری بیڑہ ہر وقت موجود رہا کرتے تھے لیکن باینہمہ ساز
وسامان یہہ اصولی حملہ آور اپنی عمیق خندقون مین حفاظت کے لیے
تار کا جال پھیلائے پڑے ہوئے تھے۔ اور پیش قدمی خواہ پسند
نہ کرتے تھے۔ یا اپنے آپ کو اس کام کے قابل نہ پاتے تھے۔ برخلاف
ان کے ان سے صرف چند میل کے فاصلہ پر مدافعت کنندہ موجود تھے
جنکی تعداد گو قلیل تھی تاہم اطالوی فوجکو پوری حقارت سے دیکھا
کرتے تھے۔ یہ لوگ اپنے واسطے خندقین کھودنے کی ذرا بھی کوشش
نہ کرتے تھے بلکہ ایک ایسے موقع کے منتظر رہتے تھے جسے اللہ تعالےٰ جلد
یا بدیر ان کے لیئے پیدا کریگا۔ مجھے اپنے تمام جنگی تجربات مین ایسا
شاندارانہ اخلاقی اثر کبھی دیکھنا میسر نہین ہوا ہے جیسا کہ ان چھوٹی
چھوٹی ترکی بٹالینون مین پایا جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان لوگون
کا اعتماد بالذات پوری معقول وجوہات پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ ترکی افسرون
مین شیخی اور غرور کا پتہ بھی نہین ہے اور نہ انہون نے کبھی احمقانہ یا
نامعقول دعاوے پیش کیئے ہین بلکہ کشادہ دلی سے اطالوی افسرون
کی ذاتی بہادری کے معترف ہین جو اپنے سپاہیون سے آگے

ہوکر بے دھڑک طریقے سے خود کو خطرے مین ڈالدیتے ہین۔ اگر اس امر کے متعلق کسی شخص کو ترکی شہادت درکار ہو تو اُسے اموات کے نقشے پر نظر ڈالکر جسے ترکی افسرون نے شایع کیا ہو۔ اطالوی افسرونکی نقصانات کی بڑی تعداد دیکھنی چاہیئے۔ جو نسبتاً سپاہیون کے مقابلہ مین بہت بڑہی ہوئی ہوتی ہے۔ مین نے بارہا ایسے ترکی نن کمیشن اور کمیشن یافتہ افسروں کے پر مدح و ثنا بیانات سنے ہین۔ جنھیں اطالیون کے قریب ہوکر جدال و قتال کے مواقع میسر آچکے تھے۔ چنانچہ اسی سلسلہ مین ردیف فوج کے ایک سارجنٹ میجر نے مجھسے اپنا مندرجہ ذیل تجربہ بیان کیا" ایک موقع پر ہم صرف پندرہ ہی آدمی موجود تھے۔ کہ ہم سے فاصلہ پر ہمارے مقابلہ میں ایک پوری اطالوی بٹالین آموجود ہوئی۔ اور جب ہمارے سارے کارتوس ختم ہوگئے ہم نے اُسوقت اپنے سامنے تیس میٹر کے فاصلہ پر کارتوسون کا ایک بند بکس پڑا ہوا دیکھا چنانچہ ہمارا ایک آدمی کود کر بکس لینے کو لپکا۔ بیچارہ آدھے راستے پر بھی نہ پہنچا تہا کہ ایک گولی اوسکا پھیپھڑا چیرتی ہوئی پار ہوگئی وہ گر پڑا لیکن ہمت کرکے پھر کھڑا ہوگیا۔ مگر دوبارہ پھر گر پڑا۔ میں نے یہ حالت دیکھکر حکم دیا کہ سنگین چڑھاکر حملہ کردیا جائے۔ چنانچہ ہم سب نعرے لگاتے ہوئے اپنی گھات سے نکلے۔ اطالویون نے یہ حالت دیکھکر۔ خندقون اور درختون کی جانب دُم دباکر فوراً ہی واپسی اختیار کی وہ زخمی شہید نہیں ہوا بلکہ تندرست اور فی الحال عزیزیہ مین موجود ہے" تمام ترک متفقہ اعلان کرتے ہین کہ اطالوی افسر اپنی سپاہ کو تلوار کی ضرب اور پستول کی گولیون سے مرعوب کرکے آگے کی جانب بڑہایا کرتے ہین۔ کپتان محمد بے کا مندرجہ ذیل بیان ملاحظہ طلب ہے۔" ہم نے ایک مرتبہ ایک اطالوی دستہ اپنی جانب آتا دیکھا اسی اثنا مین

میری سپاہ نے چلا کر کہا۔ کپتان صاحب دیکھئے اطالوی ابی ہمارے اور زیادہ قریب آئینگے۔ کیونکہ اون کا افسر ہاتہہ مین ریوالور لئے اُنہین دہمکا رہا ہے "! عبد اسد بے نے جو ترکی توپخانے کے ایک افسر ہین مجہسے بیان کیا کہ ایک مرتبہ انہون نے ایک اطالوی صف پیدل پلٹن کی اپنی فیر کنندہ جماعت کے مقابلہ مین جو صرف چند نظام اور عربون پر مشتمل تہی با این ہئیت دیکہی تہی کہ دو اطالوی افسر جو اپنی سپاہ کے آگے تلوار اور پستول سے اُنہیں ڈرا رہے ہیئے۔ لیکن دہمکی کا اون پر کوئی اثر نہ ہوتا تہا۔ اسی اثنار مین ایک عرب کی گولی سے ان دو افسرون مین سے ایک افسر زخم کہا کر زمین پر گر پڑا یہ حالت دیکہکر ساری سپاہ دُم دبا کر بہاگ نکلی۔ ترکون سے زیادہ عرب لوگ شاہ اٹلی کی فوج کو بنظر حقارت و ذلت دیکہا کرتے ہین اور عرب بعض اوقات ریتلے ٹیلون سے نکلکر اُس دشمن کی خندقون پر بڑی حقارت سے حملہ کرتے ہین۔ جو باوجود کثرتِ تعداد میدان مین نکلکر مصروف پیکار ہونے کی جرأت نہین رکہتا ہے۔ چنانچہ ایسی حالت مین اون لوگونکو مبالغہ کی اجازت دینی چاہیئے جو اپنے ملک کے حملہ آورون پر بہ شدت غضبناک ہو رہے ہین لیکن جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون کہ ترک شیخی اور غرور سے بالکل پاک ہین پس ایک غیر جانب دار نقاد کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ ابہی تک جنگ کی رفتار نے اطالوی فوج کے متعلق خواہ بحیثیت فوجی جوانمردی یا قابلیت کے بہت کم اعتماد حاصل کیا ہے۔ حقیقت مین قدیم رومیون کے جنگجویانہ صفات نے اون کے ورثار کو تواریخ حال مین کبہی بہی قابل امتیاز نہین ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ افواج اٹلی کی دہجیان تقریباً ہر ایک جنگ مین اڑائی گئی ہین فرانسیسی۔ آسٹریا اور اہل حبش انکی خوب درگت بنا چکے ہین اور فی الحال

مذہبی مجنون عربون کے ہاتھون جو تعداد مین برابر ترقی پذیر ہین آخری بیخ کنی کا موقع آن پہنچا ہے۔ اس عجیب وغریب جنگ کی مفصل اور صحیح تواریخ لکھے جانے کے بعد دنیا پر وہ تحیر کُن فرق ظاہر ہوگا۔ جو متخاصمین کی فوجی صفات سے وابستہ ہے۔

ان بیابانون مین ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچنے مین کتنا وسیع فاصلہ طے کرنا ہوتا ہے ؟ ہم چار آدمیون کی پارٹی اکثر اشخاص سے کئی کئی مرتبہ ہاتھ ملاکر الوداع کہتے ہوئی خندق بنی غشیر سے عزیزیہ روانہ ہوگئی۔ ترکی افسرون نے فاصلہ کا غلط اندازہ کیا تہا جو بعد ازان معلوم ہوا کہ ٹھیک پندرہ میل تہا۔ سفر کرتے ہوئے دو گھنٹے گذر گئے۔ لیکن جبل زاویہ کا کہین نشان ہی نہ دکہائی دیتا تہا۔ آفتاب اپنے تمام سرخ وسنہری شاندار رنگ اپنے ساتھ لیئے ہوئے پہاڑون کے پیچھے جا چھپا تہا اور شام کی سردی اسقدر بڑہ گئی تہی کہ مین کپتان ہلیم کا اُوُر کوٹ لینے سے انکار نہ کرسکا جو اونہون نے خود ہی مجھے اسوقت پہننے کے لیئے دیا تہا۔ ہمارا رہنما پولس کا سپاہی ہمارے آگے آگے بلا کھٹکے سفر کر رہا تہا۔ حالانکہ جس راستے پر سے ہم گزر رہے تہے اوسکے نشانات ذرا بھی نمایان نہ تہے۔ ساڑھے چہ بجے کے قریب بہت سے کتون کے بھونکنے سے قربت آبادی کا اطمینان حاصل ہوا۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر بعد ہمین کیمپ کی روشنی نظر آنے لگی۔ جس کے باعث کھانے اور سونے کے اہتمام کی امیدون نے ہمین بہت کچھ مسرتین بخشین۔ ہمارے کیمپ کی سرحدین ڈسمبر مین متواتر بڑہ رہی تھین۔ کیونکہ عربی کمکین تقریباً روزانہ پہونچا کرتی تھین۔ طبل جنگ کی آواز دور سے سنائی دئے جانے کے بعد ایک جماعت تدریج ریتلے اونچے اور نیچے میدانون مین بڑھتی

نظر اور عرب سپاہیوں کیطرح بلند آوازی سے گفتگو کرتے ہوئے بغیر معقول
صف بندی کے چار چار آدمیونکی ایک ایک جماعت بنائے ہوئے پیش
قدمی کرتے ہوئے دیکھائی دیا کرتے تھے۔ ان کمکون کے اگلے کنارے پر
عموماً دو خاموش ترکی سپاہی جو انہیں قواعد سکھایا کرتے تھے موجود ہوا کرتے
تھے۔ اور ان کے شیوخ شاندار گھوڑون پر سوار ہلالی پرچم جنپر قرآن شریف
کی آیات تحریر ہوا کرتی ہین۔ ہاتھون مین لئے ہوئے آگے آگے چلا کرتے
تھے۔ استقبال کی گرمجوشانہ نعرون مردون اور عورتونکی پر مسرت صداؤن کی اثناء
مین وارد ہو کر۔ یہ نو وارد کیمپ کے اطراف ایک چکر لگا کر کوئی جگہ اپنے قیام کے
لیئے پسند کر لیا کرتے تھے۔ اور ایک باغ کی کیاریون کے مانند جبین رنگ
برنگ کے پہول موجود ہون۔ اقامت پذیر ہو جایا کرتے تھے۔ یہ کمکین عام طور
پر طیبو اور دور دراز فیزان سے دستیاب ہوا کرتی تھیں۔ علاوہ ان کے
مشرق۔ جنوب اور مغرب کے قریبی حصون مین سے بہی برابر کمکیں پہونچ رہی
تہیں۔ فیزانیوں کو چہیالیس دن اس بیابانی سفر کے نذر کرنا ہوتے تھے
علاوہ ازین صحرا کے غضبناک فرقہ توارغ کا دمبدم انتظار تہا۔ ایکدن شام کے وقت
پانچسو اونٹونکا کاروان جو خرمہ سے لدا ہوا تہا وارد ہوا۔ یہ تحفہ بعض قبائل کے
آدمیون نے اندرون ملک سے بہیجا تہا۔
۱۰۔ دسمبر کو ایک افسر میرے خیمہ مین آیا۔ اور مجہہ سے کہنے لگا کہ عرب لوگ
ایک اپیل انگلستان بہیجنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جسمین انہون نے بیان کیا ہے
کہ ہم اٹلی کی اطاعت کبہی قبول نہ کرینگے اور نہ اوسے کبہی اپنے ملک پر قبضہ
پانے دینگے۔ لیکن ہم لوگ انگریزونکی مصر جیسے حکومت کے خواہشمند ہین۔
مین نے جواباً مشورہ دیا کہ اپیل مین اس بات پر زور دیا جاوے کہ انگلستان

کروڑون وفادار مسلمان رعایا پر حکمران اور اون کے مذہبی معتقدات یا فرائض مین پوری رواداری گوارا کرتا ہے - اور یہی خصوصیت اپنے تمام مختلف المذاہب رعایا کو عنایت کر رکھی ہے - اسی سلسلہ گفتگو مین میرے ملاقاتی نے بیان کیا کہ عرب یہ دونون نکات اپنے اپیل مین شامل کر چکے ہین مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ یہ غریب آدمی جو طرابلس کے بیابانون مین زندگی بسر کرتے ہین - علاوہ مذہبی آزادی کی برکتون کے اوس کارآمد ترقی سے بھی واقف ہین - جو مصر مین ہماری زیر نگرانی عمل مین آئی ہے - مین نے اپنا چھوٹا سا خیمہ جسمین بی رات کیوقت سو یا کرتا تھا - اور مین دن کے وقت لکھا کیا کرتا تھا - میدان مین نصب کیا - یہ خیمہ اسقدر کمزور قسم کا تھا کہ اگر ہم نے اوسکے پہلوؤن مین میخین جڑ نہ دی ہوتین تو صاف ہوا مین اُڑ جاتا - ہماری زندگی یہان بڑی خوش گذران تھی - چھوٹے چھوٹے بچے اور بوڑھی گداگر عورتین اور فاقہ کش کتے ہمارے آس پاس موجود رہا کرتے تھے - ترک اور ہم لوگ ان کتونکو خوراک دیا کرتے تھے - لیکن عرب لوگ معمولاً بجائے خوراک کے ان بچارون پر پتھر پھینکا کرتے تھے - مین نے متعجب ہوکر خیال کیا کہ آیا ہمارے پیغمبر نے انہین عاجز کتون کے متعلق جو ایشیائی کوچک مین بکثرت پائے جاتے ہین - مندرجہ ذیل سوال کیا تھا - در کیا روٹی مانگنے پر پتھر دیا جاویگا ؟ ہر ایک باپ کو ہدایت کیجاتی ہے کہ کتون سے اپنی اولاد جیسا برتاؤ کرے - لیکن اس حسن سلوک کے بجائے روٹی مانگنے پر اونہین پتھر مارے جاتے ہین - گو مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ آیا کلام پاک کی یہ تفسیر صحیح اور کچھ وقعت بھی رکھتی ہے ؟ تاہم مین صرف ضمناً نقل کرتا ہون -

۱۵ - دسمبر کو بعض علامات سے ظاہر ہوتا تھا کہ عنقریب ترکون کی جانب سے

کوئی حملہ آورانہ حرکت عمل میں آئیگی۔ کیونکہ وہ تین ہزار عرب جو عزیزیہ مین جمع تھے خفیہ اور عجیب طریقون سے غائب ہونے شروع ہو گئے۔ جسکے متعلق قیاس چاہتا ہے کہ غالباً یہ لوگ دشمن کی ٹوہ مین روانہ ہوا کرتے تھے کیونکہ رات کے وقت معمول کے مطابق کیمپ مین برابر روشنی ہوا کرتی تھی اور آدمیون اور اونٹونکی کثرت بدستور پائی جاتی تھی۔ لیکن صبح ہوتے ہی میدان صاف نظر آتا تھا۔ عرب اور اون کے جانورون کا کہیں پتہ نہین لگتا تھا۔ چنانچہ تجارت مین کساد بازاری پیدا ہونے لگی اور گاہک جیسے جیسے غائب ہونے لگے ویسے ویسے دوکاندار بھی اپنا اسباب باندھکر خریدارون کے پیچھے پیچھے چلدیے۔ دنیا کی جنگ جو اقوام مین عرب سب سے زیادہ چست و چالاک قوم ہے چنانچہ ایک عرب اپنے کندھے سے بندوق لٹکائے اور کارتوس جبہ مین چھپائے ہوئے تھوڑیسی جو کی روٹی چند کھجورون اور ذرا سے پانی پر باطمینان تمام زندگی بسر کر سکتا ہے اور بغیر ظاہری تکان کے اسقدر طولانی سفر پیدل طے کر سکتا ہے کہ کوئی مشکل سے باور کریگا۔

۱۷ تاریخ کو دن کے دس بجے سرکاری طور پر عزیزیہ مین یہ خبر پہونچی کہ اطالیون نے اپنی جانب میسرہ پیش قدمی شروع کی ہے اور اون کی ایک بڑی فوج جسمین پیدل اور رسالہ دونون شامل ہین معہ توپخانہ کے شہر طرابلس کے جنوب و مغرب مین حرکت کر رہی ہے۔ اس خبر کے پہونچتے ہی تمام افسر اور انجمن ہلال احمر کی پوری پارٹی باستثنا لطفی بے فوراً روانہ ہو گئے۔ کیمپ مین مذکورہ بالا رپورٹ پہونچنے کے وقت مین خود موجود نہ تھا۔ لیکن شلہم اور اوسلر فوراً اپنے گھوڑونپر سوار ہو کر جو اونہیں اپنی خوش قسمتی سے پہلے ہی سے دستیاب تھے۔ روانہ ہو گئے۔

میرے کانون مین دور سے میدانی توپون کے چلنے کی آواز پہونچی تہی۔ چنانچہ مین
اور بی تھوڑی دیر تک ایک لدو اونٹ تلاش کرتے رہے۔ جسکی دستیابی
پر اپنا اسباب جانور پر لاد کے خود بنی آدم کی جانب پیدل سفر شروع کیا۔ گو
مین ایک مرتبہ پہلے بنی آدم کے راستہ سے واقف ہو چکا تہا۔ تاہم اسوقت
پیدل سفر کے خاطر ایک دوسرا ہی راستہ اختیار کیا جسمین جابجا اونچے نیچے
ٹیلے موجود تہے اور کل سفر سولہ میل کا تہا۔ ہم چار گھنٹہ مین یہ فاصلہ طے کر کے
قریب مغرب نخلستان جا پہونچے۔ یہ مقام جسمین ایک مرتبہ پہلے بھی میرا گزر ہو چکا
تھا۔ بہ نسبت اپنی سابقہ حالت کے کچہہ اور ہی دکھائی دیتا تہا۔ وہ چھوٹا سا قطعہ جسمین
گذشتہ انتشار قیام مین مینے صرف چند پیدل اور اڑتیسوین رسالے کے دو
اسکواڈرن خیمہ زن دیکھے تہے فی الحال تین ہزار عربونکی چہل پہل سے معمور ہو رہا تہا
جنمین سے دو جنگجویون نے کیمپ کے باہر بی اور مجہہ سے مشتاقانہ وار دریافت
کیا کہ ہم کون ہین۔ اور کہان سے وارد ہوئے تھے جواباً اپنے ملک کا
نام بتلانے پر انہون نے فوراً ہی ہمارا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اور
داخلہ کیمپ کی اجازت دیدی۔ ہم تھوڑی دور آگے بڑہے تہے کہ فتحی بے
ملگئے۔ جنہین یہ معلوم ہو کر تعجب ہوا کہ ہمنے عزیزیہ سے بنی آدم تک پیدل سفر
کیا تہا۔ صاحب موصوف نے ہمارے خیمہ کے لئے جگہ تجویز کی جسے چند ترکی
سپاہیون نے براہ مہربانی مدد دیکر جلد ہی نصب کر دیا۔ بعد ازان ہم ناشتہ
کھانے بیٹھ گئے۔ جسمین نارنگیان اور قہوہ ہی موجود تہا۔ دوران طعام مین نسیم بے
کی دو سپاہی ہمین کھانے کے لئے مدعو کرنے آئے۔ مین اس ملنسار افسر کے پاس
خود گیا اور اوس سے کہا کہ اس تکلیف کی کوئی ضرورت نہ تہی۔ تاہم اوس نے
براہ مہربانی ایک کشتی مین چاول۔ مرغ کے کباب اور تازہ روٹی ہمارے لئے

بیچیدی۔ چونکہ ہم پیدل سفر کے باعث بہت تھکے ہوئے تھے۔ لہذا جلدی بستروں پر لیٹ گئے۔ لیکن کیمپ کے شور و غل کی وجہ سے نیند آنی مشکل ہوگئی تھی بعض اوقات یہ سمجھنا مشکل ہے کہ عرب لوگ کس وقت سویا کرتے ہیں کیونکہ یہ بھلے مانس ساری رات چھوٹے اور بڑے گروہ بنائے ہوئے آگ تاپتے ہوئے۔ کہانیاں سنا کرتے ہیں۔ عرب بڑے داستان گو ہوتے ہیں۔ یا تو کہانیاں کہا اور سنا کرتے ہیں یا انہیں سے ایک شخص قرآن شریف کی آیات قرأت سے پڑھا کرتا ہے یا یہ لوگ باری باری حمدیہ گیت جو رات کی خاموشی میں بہت بھلے معلوم ہوا کرتے ہیں۔ گایا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں موسیقی کا یہ سادہ اور بے تک طریقہ زمانہ قدیم کے چرچ کی راگ راگنی کی بنیاد پر قائم ہے۔

دوسرے دن تمام سپاہ اس معرکہ میں مصروف رہی جسے اطالوی لوگ جنگ بیر طبروس کے نام سے مشہور کرتے ہیں۔ اور جسکا ذکر کسی دوسرے باب میں کیا گیا ہے۔ اس جنگ کے بعد میں اور بی دور سالونکی گھوڑ و نیز سوار ہوکر جو نسیم نے ہمیں دئے تھے ایک دفعہ اور عزیز یہ واپس آگئے اس مرتبہ ہم نے بیس میل سفر صرف ڈھائی گھنٹہ میں طے کیا تھا۔ ہمارے اسباب کے اونٹ دوسرے دن صبح کے ۹ بجے تک واپس نہیں آئے پس میں نے رات بہت بری طرح گزاری۔ دوسرے دن شتربان سے کہا کہ وہ رات کے وقت خوف کی وجہ سے واپس نہ ہو سکا تھا۔ گو ہمارے پاس خوراک کی کوئی کمی نہ تھی لیکن رات کے سخت سردی سے ہمیں خوراک کسطرح بچا سکتی تھی؟۔ اگرچہ اوسلر نے اپنا اوورکوٹ مجھے دیدیا تھا تاہم میرا جسم اسقدر سرد ہو رہا تھا کہ نیند آنی بالکل محال تھی۔ خدا خدا کرکے

سورج طلوع ہوا چنانچہ اوسکی تمازت اور قہوہ کی حرارت نے مجھے بڑی مسرت
بخشی۔ اسکے کچھ دیر بعد ہمارا اسباب جسمین ایک عجیب شکل کا خرگوش بندھا
ہوا تہا پہونچگیا۔ یہ خرگوش میں نے سنت بنی آدم مین ایک فرانک قیمت پر
خرید کر بی کے حوالے کر دیا تھا۔ جس نے بجائے ذبح کروانے کے
معمولی انگریزی طریقہ کے بموجب سر پر لکڑی مار کر اوسے مار ڈالا تہا۔ بی کی اس
کارروائی نے عربون اور ترکون مین جنکا چھوٹا سا مجمع ہمارے طریقہ ذبیح معلوم
کرنیکے شوق مین جمع ہو گیا تہا ایک عجیب تحریک پیدا کر دی تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ باوجود بی کی تمام خوشامد اور اصرار کے کسی عرب نے خرگوش کی کھال اوتارنا
بلکہ اوسے ہاتھ لگانا بھی منظور نہ کیا۔ میرا ارادہ اس جانور کو گاجر اور پیاز مین دم
پخت پکوانے کا تہا۔ لیکن دقت اب پیش آئی کہ بی کو جو غصہ مین بھرا ہوا تہا۔
کیں طرح سمجہایا جاتا کہ مسلمان کیون اس غیر ذبیحہ سے اس قدر نفرت
کرتے ہین۔ آخر کار بی نے ہوشیاری سے خرگوش کی کھال اوتار لی غیر ذبیحہ
سے ترک یا عرب یا یہودی سخت نفرت رکھتے ہین۔ ایسے مردہ جانورون
سے جنکے جسم سے خون نہ بہایا گیا ہو قدیم مذاہب اور انسانون کا نفرت رکھنا
ایک قسم کی خصوصیت ہے۔ چنانچہ عہد عتیق مین اس قسم کے کھانا کی ممانعت
ہے۔ کیونکہ "خون زندگی ہوا کرتا ہے" بعض مفسرون نے قیاس سے کام
لیکر اوس رواج سے منسوب کیا ہے جو زندہ جانورون کے گوشت سے
پارچہ کاٹ لینے کی عام اجازت دیتا تہا۔ بروس کا بیان ہے کہ یہ رواج حبشیون
سے تعلق رکھتا تہا۔ اور اگرچہ کہ اس بیان کا ایک وقت مین بطلان کیا گیا تہا
تاہم بعد مین اسکی صحت تسلیم کر لی گئی تہی۔ حقیقت یہ ہے کہ غیر ذبیحہ کی ممانعت
اس پرانے خیال کی بنا پر قائم ہے کہ خون دراصل زندگی کا دوسرا نام ہے

چنانچہ ایسا ہی خیال متعدد مرتبہ مقدس راگونمین ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً "میرے خون مین کیا فائدہ ہے جبکہ مین قبر مین جانیوالا ہون"۔ اس عجیب قدیم اعتقاد کا مخرج اوڈیسی کی گیارہوین کتاب سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ جسمین بیان کیا گیا ہے کہ اوڈیسی مناسب وقت ہدایت پاکر عام طور سے نہ دکھائی دینے والی دنیا کے نزدیک پہونچ جاتا ہے۔ اور ایسے مردون کی روحیں جو کسی زمانہ مین بہت قوی تھے۔ کمزور ہوکر اسکے قریب پہونچ جاتے ہین اور اونمین خون کا نام و نشان بھی نہین پایا جاتا۔ چنانچہ اوڈیسی اسیں ایک ہرن کے سیاہ خون سے ایک خندق بھر دیتا ہے۔ اور تمام روحین اوس خون سے اپنی پیاس بجھانے کے لیئے جمع ہو جاتی ہین۔ اس موقعہ پر اوڈیسی اسی خوف زدہ ہوکر ان ارواح کو اپنی تلوار کے ذریعے خندق سے دور رکھتا ہے۔ اور اونمین سے صرف چند کو اجازت دیتا ہے کہ خون پیکر قوت حاصل کریں۔ غالباً یہان ہمارے بیابانی باورچیخانہ مین بھی اِسی قسم کے خیالات پیدا ہو رہے تھے کہ خرگوش کا لہو نہ بہنے کے باعث اوسکی جان مردہ جسم مین موجود تھی پس اوسکا جسم قابل نفرت اور قابل پرہیز بلکہ بالکل ممنوع تہا۔

میرا خیمہ اسقدر تنہا جگہ مین نصب تہا کہ ایک سنتری کی تعیناتی ضروری خیال کرکے عمل مین لائی گئی۔ فوجی حکام صرف معمولی ادنئے قسم کی چوریون کے خیال سے خوف زدہ نہین ہو رہے تھے بلکہ اونہین مینے اپنے تمام اثنار قیام طرابلس مین اس خیال سے مرعوب پایا کہ مبادا زیادہ جاہل اور زیادہ متعصب عربون کے ہاتھون کوئی احمقانہ غلطیان سرزد نہو جائین۔ چنانچہ مجھے زوارہ پہونچے زیادہ عرصہ نہ گزرا تہا کہ میرا عمدہ دوست کپتان حسن آفندی ایکدن تین طربوشش لئے ہوئے اپنے ساتھہ میرے پاس آیا اور باصرار

درخواست کی کہ ہم ان ٹوپیون کو ضرور پہنین کیونکہ ہلمٹ قسم کی ہر ایک ٹوپی خصوصیت
سے اطالوی علامت سمجھی جاتی تھی۔ جرمن ڈاکٹر کو جو ہمیشہ چوکنا رہا کرتا تھا۔ شوشہ سے
نوارہ تک سفر کی اثنا مین دو مرتبہ مسلح عربون کے ہاتھون خطرہ پیش آیا تھا
حقیقت یہ ہے کہ اطالوی افواج مین دھوپ کی سفید ہلمٹ کے رواج کے
باعث اس ٹوپی کا استعمال ہر ایک یورپین کے لیئے جسکے ساتھ ترک
یا عرب موجود نہون پرخطر بلکہ اس بدرقہ کی موجودگی مین بھی خطرہ کا کچھ
زیادہ دفعیہ نہین کرسکتی ہے۔ نظر براین حالات مینے طربوش جو سلطانی
فوج کی وردی کا ایک حصہ ہے فخر کے ساتھ استعمال کرنی شروع کردی۔
اس ٹوپی کے سوراخ جو ہوا کی آمدورفت کا ذریعہ ہوتے ہین عمدہ موسم
کی حالت مین سکھ آرام کا باعث ہوتے ہین۔ علاوہ ازین دھوپ اور
گرمی مین اس ٹوپی پر ایک خشک یا تر تولیہ جو بہ نسبت خشک کے زیادہ
آرام دہ ثابت ہوا کرتا ہے اوڑھ لینا سر کی پوری حفاظت کرسکتا ہے۔
اطالیونکی جانب سے بہت سے بیہودہ بیانات عربون پر نکتہ چینی اور انکی
عیب جوئی و نیز ترکون اور عربونکی باہمی دشمنی کے متعلق شائع ہوچکے ہین
ان دروغ بافت مجرمون مین نامہ نگار اخبار نیویارک ہیرالڈ تمام اور
نامہ نگارون سے بڑھا چڑھا ہے۔ جسے اطالیون کے خوش رہنے کا بڑا
پختہ خبط دامنگیر معلوم ہوتا ہے۔ اطالیون کو غیر دانشمندانہ طریقہ سے
نقصان اٹھانے کے بعد معلوم ہوا کہ "عربی وفاداری" کی اصلی قدر و قیمت اور
اوسکی صحیح مقدار کیا ہے۔ نیز یہ کہ عام دیسی باشندون کے دلی جذبات کا
اندازہ حسونہ پاشا جیسے دغاباز کی نگہداشت سے کرنا فعل عبث ہے۔ موجودہ
حالات مین عرب ترکون سے اسقدر خوش اور راضی ہین کہ ابھی تک اس اتحاد

کی کوئی مثال موجود نہین ہے - وہ عرب جو بندوقچیون کے خطوط مدافعت مین
ماموریمن روزانہ چالیسؔ سان ٹیم پاتے ہین اور رسالہ مین بحالت کارگزاری
اونہین یومیہ اسّی سان ٹیم دیئے جاتے ہین - علاوہ ازین اونہین عمدہ غذا
دیجاتی ہے اور سب پہ طرہ یہ ہے کہ رائیفلیں اور کارتوس بکثرت اون کے
قبضہ مین موجود ہین - یہ لوگ جنگ نہ صرف جنگ کی خاطر پسند کرتے
ہین بلکہ مال غنیمت کے لئے بھی جو بسا اوقات اطالویون سے لڑنے کے
بعد ہاتھ لگتا ہے - عرب لوٹ کے اسقدر شایق ہین کہ ترکی فوج کے عین
زارہ خالی کردینے پر یہ لوگ گھنٹون اون چیزون کے اوٹھالیجانیکا انتظار
کرتے رہے جو ان کے ترکی رفقا اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہون - جیساکہ ایسی حالتون
مین کیمپ کا فرنیچر وغیرہ رہ جایا کرتاہے شہید ہونے کی حالت مین اونہین جنّت
کی راحتون اور مسرتون کا پوراا عتقاد ہوتا ہے - عربون کی ضروریات زندگی
جو عموماً محدود ہوا کرتی ہین ترکون کے ہاتھون بوجہ احسن پوری ہورہی ہین
جنگ سے قبل عربونکو سال بھر جو کی روٹی کھانی ہوتی ہے - لیکن موجودہ
وقت مین اونہین فرینہ یعنی سفید گیہون کا آٹا دیا جاتا ہے جسے دیکھکر عرب
وجد مین آجاتے ہین - جنگ سے پیشتر شاید ہی کسی عرب کو بڑی خوش
قسمتی سے اپنا اونٹ تین فرانک یومیہ کرایہ پرچلانے کا موقعہ ملتا ہوگا - لیکن آجکل
ترکی گورنمنٹ سے اونہیں فی شتر یومیہ آٹھ سے دس فرانک تک کرایہ
دیا جا رہا ہے - عربونکو زمانہ حال کی رائیفلون سے مسلح کرنے کی شاندار
ومناسب وقت کارروائی کو عثمانی افسرون نے جرأت سے انجام دیکر
فائدہ بخش نتایج حاصل کئے ہین - ہر ایک شخص کو یقین کرنا چاہئیے کہ جنگ
کا آخری نتیجہ خواہ کچھ ہی نکلے لیکن دنیا کی کوئی قوت مارتنی اور ماوزر بندوقون

موجودہ عرب مالکون سے واپس نہیں لے سکتی ہے کیونکہ عرب ہر قسم کی بیکار و باکار بندوق تہ دل سے پسند کرتے ہین۔ خصوصاً زمانہ حال کی رائیفل کا میگزین اور اوس کے پرزونکی دریافت کا شوق عرب کو متوالا بنا دیتا ہے۔ چنانچہ وہ مفلوک الحال شتربان بھی جو نہ ختم ہونیوالے بیابان کے میلہا میل طے کیا کرتا ہے عموماً ایک پرانی بندوق سے ضرور مسلح ہوا کرتا ہے۔ آتشبار اسلحہ کی ملکیت سے جوانمردی اور شان بہت ظاہر ہوتی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ متوفی تھیوڈور بنٹ اور مینے کسطرح سقوطرہ کے غیر معروف حصون کا سفر کرنے کے بعد عدن پہنچکر چھ قرابینین بہت کم قیمت پر خرید کر کے سلطان کی نذر کی تھیں بعد اس کے کہ ہمنے سنکی برینڈ صابن سے اونہین خوب صاف کر لیا تھا۔ سلطان نے بڑی خوشی سے یہ تحفہ قبول کیا تھا۔ اور اوسکی مستقل فوج کے تیس اشخاص نے یکے بعد دیگرے ان قرابینون کا ملاحظہ کرنے کے بعد اظہار مسرت کیا تھا۔ ترکی خطوط مدافعت مین ایک عرب کے پاس ایک بیش قیمت تحفہ یعنی اطالوی پلٹن نمبر ۵۲ کا علم موجود تھا۔ جسکی فروخت سے یہ شخص بالکل انکار کرتا تھا۔ تاہم اس نشان کا بکس جو فی الحال بمقام عزیزیہ نشاط بے کے کمرہ مین موجود ہے۔ ایک ترکی سپاہی نے کسی ترکیب سے حاصل کر لیا۔ یہ اطالوی نشان عرب مذکور کی بیوی کو دیا گیا جو اپنے شوہر کے امتیاز کے باعث پھولی نہیں سماتی تھی۔ غالباً اس عرب کے خاندان مین یہ جھنڈا بطور خاص امتیاز کی علامت کے نسلاً بعد نسلاً ورثتاً کو ملتا رہیگا۔

رسالہ جات کے نامہ نگار اور دوسرے اور اشخاص جنہون نے ترکون اور عربون کے درمیان سخت دشمنی کی حکایات گڑھ کر اپنی بیوقوفی کا اظہار کیا ہے۔ بظاہر اسلامی اتحاد کی مضبوطی سے ناواقف معلوم ہوتے ہین۔ حالانکہ اٹلی کا

بلاوجہ معقول سلطان کے ایک صوبہ پر حملہ کر دینا ایک ایسا امر ہے جس سے
ساری دنیا کے مسلمان متاثر ہو گئے ہین۔ ایسے مقامات سے بھی جو عام حالات
مین غافل نظر آتے ہین ترکون سے سچی ہمدردی ظاہر کیجا رہی ہے۔ چنانچہ
مثال کے طور پر یمن کو لیجئے جہان گذشتہ ایام مین متواتر شدید معرکے واقع
ہو چکے ہین۔ صنعا کا محاصرہ باغی عربون نے کیا تہا۔ اور جنگ اپنی پوری
رفتار سے جاری تہی کہ اسی اثنا مین اٹلی نے اعلان جنگ کا غلغلہ تمام دنیا
مین مچا دیا۔ جسکا اثر یمن کے باغی سردارون پر یہ ہوا کہ انہون نے سلطان
کی خدمت مین خطوط بہیجکر عرض کیا کہ اسلام کو عام خطرہ کی حالت مین دیکہکر
رسول عربی کے تمام پیرو متحد ہو جانے اور تنازعات یمن فی الحال ملتوی کر دئے
جانے چاہئیں۔ جنکا فیصلہ اطالیہ سے اختتام جنگ کے بعد کیا جا سکتا ہے
اور فی الحال یہی بہتر ہے کہ سارے جہگڑے طاق نسیان پر رکھدئے جادین
چنانچہ ان باغیوں نے ایک لاکھ عرب جنگ طرابلس کے لیئے پیش کیئے
اور صنعا سے محاصرہ اوٹہا لیا وہ بہادر ترک جنہون نے ایک مدت کثیر التعداد
دشمن کے مقابلہ مین اس شہر کی حفاظت کی تہی تمام جنگی اعزاز کے ساتہہ
باہر نکلے۔ انکی تعداد ایکہزار سے بہی کم تہی اور یہ بیچارے فاقہ کشی سے لاغر
ہو رہے تہے۔ یمن کے سردارونکی اس درخواست مین کہ اندرونی تنازعات
ایک مناسب وقت تک ملتوی کر دئے جادین۔ قرون وسطی کی بہترین
بہادری جہلکتی ہے۔ غریب ٹرکی جو بحری بیڑہ نہونے کی وجہ سے مجبور
ہو رہی ہے۔ ایسی حالت مین جبکہ اوسکی بہادر فوجین دشمن تک نہ
پہونچنے سے خون کے گہونٹ پی رہی ہین۔ اگر اپنی غضبناک سپاہ کو
یمن سے نکالکر کسی ترکیب سے بحر احمر کی دوسری جانب آبنائے باب المندب یا مین خشکی پہ

اوتار سکے تو صرف ایک ہفتہ مین یہ واحد اطالین نوآبادی بہ نسبت الحاق طرابلس کے سلطنت عثمانیہ سے زیادہ بااثر طریقہ پر ملحق کیجا سکتی ہے۔ اگر اطالوی۔ ترکون اور عربون کے درمیان نفاق پیدا کرنا چاہتے تھے تو انہین کسی قدر کامیابی زر روپیہ استعمال کرنے سے ممکن الحصول ہوسکتی تھی اونہین دریافت کرنا چاہیے تھا کہ عربونکی بدترین خلقت اونکا لالچ ہے۔ چنانچہ بجائے اسکے کے زوارہ وغیرہ مقامات پر فضول گولہ باری مین پانی کی طرح روپیہ برباد کیا گیا ہے۔ یہ زیادہ بہتر ہوتا کہ چند ہزار لائیر عام رشوت پر صرف کئے جاتے لیکن اسمین کوئی شبہ نہین ہے کہ اطالیون نے یہ طریقہ عمل کسی حدتک جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ طرابلس مین حسونہ پاشاہ اور اوسکے حوالی موالی اطالیونکی زرخرید غلام ہین۔ اور ان لوگون نے بے انتہا کوشش شہرطرابلس کے اطراف عزعزلیش اور صنصور وغیرہ کے باشندگان دیہات کو ورغلانے کی اور اس سے بھی زیادہ بڑا یہ نقص موجود تھا کہ عزیلات سے سرحد تک تمام ساحل سمندر پر بعض مقامی عربون کے ایمان مین رشوت کے ذریعے خلل اندازی کردی تھی۔ زوارہ کے کسی سابق کمانڈینٹ احمد بن منصور کو اس وجہ سے رشوت دیگئی تھی کہ وہ اطالیونکی فوجکو باسانی خشکی پر اوترنے کا اہتمام کردے لیکن ترکونکی خوش قسمتی سے اس حرامزادہ کے بے ایمانی قبل از وقت ظاہر ہوگئی۔ چنانچہ اب وہ غاریان کے جیلخانہ مین سخت سزا جسکا وہ پورا مستحق ہے۔ بھگت رہا تھا اور گو اوس کا جرم اظہر من الشمس ہورہا تھا تاہم میری سمجھ مین نہین آتا کہ نشاط بے نے ایسے خطرناک دغاباز شخص کو ابھی تک پھانسی پر کیون نہین لٹکایا ہے باوجود ان کوششون کے جو اطالیون نے عربون کو وقتاً فوقتاً

رشوت کے ذریعہ سے در غلانے کی عمل مین لائی ہین اسکے ساتھہ ہی یہ بڑی
حماقت ظاہر کی ہے کہ جنگ کے ابتدا صلیبی جنگ کی حیثیت سے ظاہر کی ہے
حالانکہ طرابلس افریقیہ مین وہ آخری جگہ ہے جہان اسلام کے آزاد فوجین
بلامداخلت جمع ہوتی ہین۔ نیز ان لوگون کے مذہبی اصول شدید بلکہ مجنونانہ
ہین۔تاہم احمق اطالیون نے بظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلیم فراموش
کرکے عوام مین کافر مسلمانون کے مقابلہ مین دوسری صلیبی جنگ کا جوش
پیدا کرنا شروع کیا۔ اٹلی مین بعض با تصویر پوسٹ کارڈ شائع ہوئے
ہین جن پر ایک برساگ سپاہی کی تصویر دکھائی گئی ہے۔ جو ایک مسجد
پر صلیبی نشان نصب کر رہا ہے۔ چنانچہ مین نے ان جوش آور پوسٹ کارڈ
مین سے ایک کارڈ فتحی بے کے پاس دیکھا تھا۔ اطالوی بحری بیڑے نے
اپنی محفوظ الحواسی سے ساحل طرابلس پر عربون کے غریبانہ مکانات
کے تباہی پر مطمئن نہ ہوکر مسجدونکی دیوارون اور چھتو نمین بھی گولہ باری سے
سوراخ پیدا کردئے۔جنرل کینیوا کی خوف زدہ پیدل سپاہ نے خون
کی پیاس مین بلا سوچے سمجھے عورتون بچونکو بھی علاوہ ہزارون بے گناہ
آدمیون کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔جسکی شہادت مختلف ذرائعہ سے
پائیہ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ ایک جنگی نامہ نگار ایک عرب کا حال
بیان کرتے ہوئے۔ تحریر کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے بھائی کے اطالوی سپاہ
کے ہاتھون مقتول ہونے کی خبر پاتے ہی بندوق اٹھاکر اون لوگون سے
جا ملا جو اپنی وطن اور مذہب کی حمایت مین سر بکف ہو رہے تھے لیکن
وہ شریف آدمی جو اخبار نیو یارک ہیرالڈ کو جھوٹی سچی خبرین بھیجا کرتا
ہے۔ بیان کرتا ہے کہ ترکون اور عربونکے درمیان سخت نفرت موجود ہے

بلکہ اخباری بیوقوفی کے سب سے اونچے کنگورے پر پہنچکر جدت طرازیون ورافشان ہوتا ہے کہ گو عرب لوگ لڑنا نہین چاہتے ہین۔ تاہم ترک اونہیں جنگ کے واسطے مجبور کر رہے ہین سمجھے یقین ہے کہ اگر اس شخص کو ذرا بھی واقفیت اوس تفاوت سے ہوتی جو ترکی باقاعدہ سپاہ اور عربونکی تعداد مین موجود ہے تو وہ ہرگز اس بیوقوفانہ خیال کا اظہار نہ کرتا۔

عرب اون خائنان ملک سے جو دشمن کے جانب دار ہو گئے ہین ایسی صعب ترین دشمنی رکھتے ہین کہ خطرناک تادیب کے بہت سے افعال سرزد ہو چکے ہین۔

یکم جنوری کے پردہ شب مین عربونکی ایک جماعت غرغریش پہونچی اور بعض دیسی باشندونکو جہانتک معلوم ہوسکا ہے تکلیف اور ایذارسانی مین انہون نے کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔ جن لوگونکی ساتھہ یہ برا برتا ؤ روا رکھا گیا تہا وہ در اصل اطالویون کے جانب دار تھی ان تادیب کنندہ عربونکو اطالویون نے ڈاکو بیان کیا ہے اور اخبار گیورڈی اطالیہ بغیر ذرا سی شہادت کے بیان کرتا ہے کہ یہ سزا اوہی بعض باقاعدہ ترکون سے جنکے ہمراہ بددی بہی تہے۔ سرزد ہوئی تہی لیکن حقیقت یہ ہے کہ نتلو باقاعدہ ترکون کی موجودگی جو غرغریش کے آس پاس پہلی جنوری کو بیان کی جاتی ہے۔ بالکل جھوٹ ہے یہ بیان کرنا غیر ضروری ہے کہ اخبار نیویارک ہرالڈ نے مشتاقانہ طریقہ سے اس موقعہ کو ہاتہہ سے نہ دیکر ترکی باقاعدہ سپاہ کو بدنام کرنا شروع کیا۔ لیکن اوسکی لغو بیانون کا اندازہ اس واقع سے ہوسکتا ہی کہ وہ اس قتل اور ظلم کو بجائے غرغریش کے صنصورین واقعہ ہونا بیان کرتا ہے اور صنصورین پچاش باقاعدہ سپاہ کی موجودگی بتلاتا ہے۔

حالانکہ مین اپنے علم کے مطابق کہہ سکتا ہون کہ اس جگہ صرف چار آدمی موجود تھے۔ اطالوی یہ بھی بیان کرتے ہین کہ کم از کم ایک عورت اور ایک بچہ اس رات کے حادثہ مین مارڈالے گئے تھے گو کوئی شخص اس قسم کے ظالمانہ افعال کی حمایت نہین کر سکتا ہے تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ عرب جنہون نے بیدردانہ طریقہ سے اُن لوگون کو سزا دی تھی جو بڑی بے ایمانی سے دشمن کے شریک حال ہو گئے تھے زیادہ قابل معافی ہین بہ نسبت اُس عیسائی سپاہ کے جو اکتوبر گذشتہ مین نخلستان والی خونریزی کی مرتکب ہو چکی ہے۔ اطالوی سخت بیوقوفی مین مبتلا ہین۔ اگر وہ یہ خیال کرتے ہین کہ طرابلسی عربون نے کچھہ بھی قابل لحاظ دوستی یا طاعت قبول کرلی ہے۔ اطالویون کی بعض کوششین اس حصول مطلب مین مضحکہ خیز ہین چنانچہ مین مثال کے طور پر ستره دسمبر کا ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہون۔ اور وہ یہ ہے کہ اس تاریخ مین ایک بڑی فوج جو دشمن کی ٹوہ مین روانہ ہوئی تھی صنصور پہونچے اور سلسلہ تار منقطع کرنے کے بعد بڑی عقلمندی سے اپنی خندقون مین واپس آگئی۔ بعد ازان اطالویون نے بیان کیا کہ انہون نے باشندگان صنصور سے اطاعت قبول کروالی تھی۔ لیکن اگر انہین نواح طرابلس مین اطاعت قبول کرنے والے باشندے دستیاب ہو گئے تھے تو انہین کم از کم ان نئے دوستون کو عربون کے قدرتی انتقام سے محفوظ رکھنے مین اظہار جرأت سے کام کرنا چاہیے تھا اور اگر غریش مین اطالین گورنمنٹ کے باضابطہ اطاعت قبول کردہ دیسی باشندے موجود تھے۔ تو اس حالت مین جنرل فرگونی کا انھین بالکل غیر محفوظ چھوڑ دینا ایک ظالمانہ اور پاجی پن کی حرکت تھی۔ اس حادثہ کے بعد

اطالویون کا قتل و غارت پر شور مچانا جسکے واسطے خود انکا اپنا جنرل بالواسطہ ذمہ وار ہے ایک فعل عبث ہے غرغریش جو ایک نخلستانی گانون ہے شہر طرابلس سے صرف چند کیلو میٹر کے فاصلہ پر واقعہ ہے پس ناظرین خود اندازہ کرسکتے ہین کہ ابھی تک اطالوی کس حد تک محصور ہو رہے ہین حالانکہ جنگ جاری ہوئے تین ماہ گذر چکے ہین ورنہ کسی ایک اطالوی سپاہی کے خط سے جو گیارہوین پیدل رجمنٹ مین سارجنٹ ہے اور جس نے یہ خط اپنے ایک دوست کو تحریر کیا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ اون کہانیون پر جو عربونکی اطاعت اور وفاداری کے متعلق گڑھے گئین ہین۔ کس قدر کم اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

شہر طرابلس اور ساحل سمندر کے قصبات پر قبضہ پانے کے بعد سے اطالویون نے یہ عجیب و غریب اصول اپنے ذہن نشین کر لیا ہے کہ اس ولایت کی آبادی عام طور پر اطالوی رعایا ہے۔ چنانچہ جو عرب اُن کے مقابلہ مین ہتھیار اوٹھاتا ہے۔ اوسی باغی قرار دیکر گرفتاری کے بعد جلد ہی قتل کر دیا جاتا ہے۔ خواہ تحقیقات کے بعد یا بلا تحقیقات بعض اطالوی افسرون نے الزام بغاوت کو صرف اون عربون تک محدود کرنا چاہا ہے۔ جو اس تھوڑے سے حصہ زمین پر آباد ہین جہان حقیقت مین باثر طریقہ پر اطالوی افواج قابض ہین۔ مثلاً شہر طرابلس کے تمام عرب خاندان جو اطالوی خندقون کے اوس فاصلہ کے اندر سکونت رکھتے ہین جہانتک اطالوی گولیاں کام دے سکتے ہین۔ اطالوی رعایا خیال کئے جاتے ہین۔ لیکن یہ طریقہ عمل صرف بعض اطالوی افسرون تک محدود ہے ورنہ لفظ باغی عام اور وسیع طریقہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دور دراز

نزان کے باشندے بھی جو بیہودہ اعلان الحاق کے وقت سے جنگ مین برابر
شریک ہورہے ہین۔ لفظ باغی کی شرح مین داخل کئے جاتے ہین اِس
الحاق طرابلس کے متعلق ایک ترکی افسر نے کیا خوب فقرہ کہا ہے کہ بادشاہ
امونا کو ٹھیک ایسی طرح الحاق مین عمل مین لاسکتا ہے لیکن جیسا کہ مسٹر
لیوسن ولف نے اخبار نیشن مورخہ ۱۱۔ نومبر مین صاف طور سے ظاہر کردیا
ہے کہ لفظ باغی کی زیادہ سے زیادہ وسیع تشریح بھی اون دیسیون
کو شامل کرنے مین جو حملہ آور فوج کے بالکل قریب رہتے ہون۔
جنگ کے قواعد اور رواج کے مطابق بالکل ناواجب ہے غالباً مسٹر ڈی
ایم۔ میسن کے سوال کا جو جواب دارالعوام مین دیا گیا ہے وہ لفظ باغی کی
غلط تشریح پر مبنی تھا اور اس قابل نہیں تھا کہ ہمارے یا کسی اور پُر معلومات
فارن آفس سے دیا جاتا اون مباحثون کو ذہن نشین رکھتے ہوئے جو
مختلف بین القوامی کانفرنسون مین اس مسئلہ پر ہوچکے ہین۔ لفظ باغی
کی تشریح دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ یعنی یہ مسئلہ کہ ایک مدافعت کنندہ
ملک کی عام آبادی کی کیا حیثیت ہوا کرتی ہے ۱۸۷۰ء کی جنگ مین جیسا کہ
عام طور پر معلوم ہے جرمنی نے اون فرانسیسی کاشتکارون کو جو حملہ آور
بن کے مقابلہ مین حب وطن کے باعث آمادہ پیکار ہورہے تھے جنگ جو
تسلیم کرنے سے انکار کیا اور ایسی حالت مین جبکہ وہ ایک وردی پہنے
ہوئے دشمن سے جنگ کررہے تھے کاشتکار حملہ آور کے جنگی حقوق اور
مراعات کو بالکل تسلیم نہین کیا کیونکہ یہ بیچارے بجائے وردی کے معمولی
غریبانہ کپڑون مین ملبوس تھے۔ چنانچہ انھیں گرفتاری کے بعد قتل کردیا
جاتا تھا۔ لیکن کاشتکارون کی یہی حالت تھی کہ جرمنی سنترلون کو چاقو یا

بندوق سے قتل کیئے بغیر چین نہ لیتے تھے اور عام طور سے افسرون اور
سپاہ کو بہت دق کیا کرتے تھے۔ مختصراً جرمنی کے پاس بظاہر ایک معقول
وجہ اس سخت برتاؤ کی جو اُس نے ان بلاوردی فوجون کے ساتھ روا رکھا
تھا موجود تھی۔ اس پر بھی عام رائے اس شدید طرز عمل کے برخلاف بھڑک
اُٹھی جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دول یورپ کے نائب ۱۸۷۴ء کی ایک کانفرنس مین
جو فوجی جنگ کے قوانین کے متعلق برسلز مین منعقد ہوئی تھی شریک
ہوئے چنانچہ اس کانفرنس کے خاص مسائل مین وہ مسئلہ بھی موجود تھا
جو اکتوبر کی خونریزی پر عاید کیا جا سکتا ہے کانفرنس مذکور مین بلا اختلاف
تسلیم کر لیا گیا تھا۔ کہ ایک محصور آبادی کے "تمام قابل جنگ باشندے
باضابطہ جنگجو تسلیم کیے جائین لیکن دو سلطنتون یعنی روس اور جرمنی نے اس
بات کے تسلیم کرنے سے انکار کیا کہ اس سرزمین کے باشندے جس پر پورے طرح
قبضہ کر لیا گیا ہو فوجی حقوق و مراعات حاصل کر لین۔ ان دو بڑی فوجی
طاقتون کے وکلا نے مندرجہ ذیل تحریک کی تائید چاہی "ایسی آبادی
سے تعلق رکھنے والے اشخاص جس کے ملک مین کسی فریق جنگ کی قوت
قائم ہو چکی ہے۔ اُس کے مقابلہ مین مصروف پیکار ہونے کے باعث
جنگی قیدی نہ سمجھے جا کر انصاف کے حوالے کیے جا سکتے ہین"۔ انگلستان
فرانس اور اٹلی کی سرکردگی مین تمام دوسری طاقتون اور چھوٹے چھوٹے
ممالک نے اس تجویز کی سختی سے مخالفت کی اور یہ عجیب بات ہے کہ خود اٹلی
کے نائب کونٹ لنزا نے اس تحریک کے رد کی تجویز پیش کی تھی۔ اس
موقعہ پر فرانسیسی نمایندہ نے مندرجہ ذیل تقریر کی تھی۔ "قبضہ کے باعث
حق ملکیت پیدا نہین ہوتا ہے۔ جب تک صلحنامے کے ذریعے سے قابض کے

مقبوضہ ملک حوالہ نہ کیا جائے اوس وقت تک اگر عمدگی نہیں تو بخیال انصاف اونہیں قانون کے تابع فرمان ہوتے ہین جو قبضہ سے قبل نفاذ پذیر ہوا کرتے ہین اور بہ ظاہر طور سے ایک سخت تدبیر ہوگی کہ اونہیں مذکورہ بالا قوانین سے خارج کردیا جائے۔ پس ایسی حالت مین اگر وہ بغاوت اختیار کرین تو اون سے بزور شمشیر مقابلہ کیا جائے اور اگر اسکے بعد مفتوح ہو جائین تو اُن سے باضابطہ جنگجو کی حیثیت کے سوا اور کسی قسم کا برتاؤ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ لارڈ وڈرلی نے بہ حیثیت ایلچی انگلستان مختصراً و مدبرانہ وضع سے بیان کیا کہ "ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کسی ایسے عہد نامے مین شریک ہونے سے انکار کرتی ہے جس کے نتیجہ سے دست دراز جنگون مین آسانی پیدا ہو جائے اور محصور باشندون کے مدافعتانہ حب الوطنی کے حملون مین کمی آ جائے"

مقام حیرت ہے کہ گذشتہ موسم سرما مین ہمارے ذمہ دار وزیر سے اس قسم کا سوال کئے جانے پر جس کا مسئلہ مذکور سے تعلق تھا۔ دارالعوام کو کنایۃً جتلایا گیا ہے کہ اطالوی تادیب کسی نہ کسی طرح مہذب قوانین جنگ کے برخلاف نہ تھی۔

مسٹر لیوسین ولف دریافت کرتے ہین کہ کسی مقبوضہ سرزمین مین بغاوت کا ظاہر ہونا گو قوانین جنگ کی خلاف ورزی فرض کرلیا جائے تاہم ایسی سزائین جو ملکی قوانین سے امتیاز رکھتی ہون۔ آیا جائز کہی جا سکتی ہین؟۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ تین دن جن مین خوف اور خونریزی کا بھوت اطالویون کے سر پر سوار اور بدنامی کا کبھی بھی نہ مٹنے والا دھبہ اپنی سیاہی اور وسعت بڑھا رہا تھا۔ ایسے رستخیز کا زمانہ تھے۔ کہ مختصر تحقیقات کے لیے بھی بمشکل ہی کوئی بہانہ پیش کیا جاتا تھا۔ چنانچہ بوڑھون، بچون۔ عورتون

مجرمون اور بیگناہونکا قتل اور ہلاکت ایک بالکل من مانی کارروائی ہتی۔ اس قسم کی تادیب یا سرکوبی کی اجازت کسی زمانہ یا کسی منظور شدہ قانونچہ رسم ورواج جنگ مین ہنیں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۸۶۶ء مین اطالوی کونٹ لنسزا کا خیال تہا۔ کہ صرف جرمانہ باضابطہ طور پر قوانین جنگ کی خلاف ورزیکی سزا قرار دیا جانا چاہیئے۔ مذکورہ بالا طرز عمل کے متعلق نکتہ چینی کا یہ مروجہ اطالوی جواب کہ عرب رسم ورواج جنگ کے پابند ہنیں ہین۔ (حالانکہ قتل عام کے وقت یہ رائے بالکل مفروضہ تہی) لہذا اپنے طرز عمل مین ہم بہی آزاد ہین۔ نقص سے پاک ہنین ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اسپر خود اطالوی کونٹ لنسزا کی رائے جو بصورت اعتراض بہترین معقولیت سے وارد ہو سکتی ہے یہ ہے کہ "قوانین جنگ کی کسی ایک فریق سے خلاف ورزی ظاہر ہونے پر فریق ثانی ان قوانین کی پابندی سے آزاد ہنین ہوسکتا ہے"

مین دریافت کرنیکا خواہشمند ہون کہ اس اطالوی بیان کی کیا وقعت ہوسکتی ہے کہ نخلستان کے عربون نے جنرل کناوا کے کسی اعلان یا کسی اور تدبیر کے باعث متاثر ہو کر سلطان سے وفاداری ترک اور اٹلی کی پرامن رعایا بنجانا قبول کر لیا تہا۔ گو بعض بڑے آدمیون نے جنہین حسونہ پاشا بہی شامل ہے اطالیون سے رشوت لیکر طرابلس مین نئے دور سلطنت کو تسلیم کرلیا تاہم یہ ممکن نہ تہا۔ کہ ان حرامزادونکی بے ایمانی اون ہزارون عربون پر بہی اثر کر جاتی جو کہجور کے درختون کے زیر سایہ اپنی جہونپڑیون مین مسکن گزین تھے۔ یہ غریب آدمی "اعلان" پڑھ ہنین سکتے ہین۔ چنانچہ اسبات سے بالکل مطلع ہنیں تھے کہ اوہنیں اطالوی رعایا تصور کیا جاتا تہا

علاوہ ازین ایک عرب تقریبا اپنی ہر ایک چیز دنیا دی املاک مین سے ہاتھہ سے وے بیٹھنا زیادہ پسند کرتا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوسکی بندوق خواہ وہ کیسی ہی باکار یا بیکار کیون نہو۔ اوسکے قبضہ سے نکلجائے۔ قصہ مختصر عربون نے اپنے ہتھیار چہپا دئے تھے۔ جنہیں موقعہ پاکر دشمن کے خلاف اسی طرح عمل کیا جیسا کہ فرانسیسی کاشتکار کرچکے ہین یا انگلستانی اہل دیہات اپنے ملک مین بحالت مدافعت عمل مین لائینگے واقعات گذشتہ کی پوری رفتار ہر ایک جنرل اسٹاف جو خبط اور خود پسندی سے پاک ہو وقوع پذیر ہونے سے پیشتر ہی قیاس کرسکتا تہا۔ اطالوی اخبارات کے جلد بھڑک اوٹھنے والے نامہ نگار بہی اپنی سپاہ کی طرح حواس باختہ ہوگئے چنانچہ مین بطور مثال اخبار اسٹامپا کے نامہ نگار کی تحریر کا ایک حصہ درج ذیل کرتا ہون ”مین دوبارہ نخلستان مین تیغ زنی پر زور دینا چاہتا ہون تاکہ عربون سے یہ مقام بالکل پاک کردیا جاوے اور کسی دیسی باشندے کو کسی عذر پر بہی خندقون اور شہر کے درمیان باقی نہ چھوڑا جائے بلکہ جو شخص اسجگہ پایا جاوے خواہ وہ غیر مسلح ہی کیون نہو دغا باز کی موت مار ڈالا جائے،، اسی قسم کا مصالحہ ہمارے بہادر قلم فرسا صاحب نے بہی افواج جنوبی افریقہ کے متعلق وقتاً فوقتاً اخبارات کو ارسال کیا تہا۔ جسمین بوئرون سے ۲۵ میل فاصلہ پر ایک غیر آباد کھیت مین ” اعلان ،، نصب کئے جانے کے بعد جس کے ذریعہ سے اصولی طور پر بوئر لوگ انگریزی رعایا فرض کرلئے گئے تھے۔ اون کے انگریزی فوج سے مصروف کارزار ہونے کے متعلق کینہ توز خیالات کا اظہار کیا گیا تہا۔

بڑے دن سے دو ہفتہ پیشتر ایک اور زیادتی فوجی قانون کے لباس

مین اطالیون کے ہاتھون سرزد ہوئی جس کی مفصل کیفیت یہ ہے کہ ان حملون کی اثنا مین جو ابتدائے جنگ سے اطالوی خطوط پر ۲۶ نومبر تک متواتر عربون کے ہاتھون واقع ہوتے رہے تھے۔ ایک مرتبہ حملہ آورون کی ایک بڑی تعداد دشمن کی صفین چیرتی ہوئی نخلستان اور شہر مین پہونچ گئی۔ چنانچہ ایک یہودی نے جو ان واقعات اور بعض ایسے حملہ آورون کے نامون سے واقف تھا جنھون نے دوبارہ اپنے سابق مکانات مین رہائش اختیار کرلی تھی۔ اطالویون کو خبر پہونچا دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چودہ آدمی گرفتار کرلیے گئے اور انھین مختصر تحقیقات کے بعد بغاوت اور جاسوسی کے الزام مین ایک میدان مین پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ جب عزیزیہ مین باقاعدہ عربون کو اس سانحہ کی خبر پہونچی تو وہ غصہ مین آپے سے باہر ہوگئے ان چودہ آدمیون کے منصفانہ قتل نے سینئر ڈی فلس پر بھی گہرا اثر پیدا کیا جو سسلی کے فرقہ اشتراکیہ کی جانب سے پارلیمنٹ کا ممبر ہے۔ اس شخص نے اپنے سیاسی اور اخلاقی ضمیر کی خوب نظر بندی کی تھی۔ تاکہ جنگ کے متعلق فرقہ اشتراکیہ کا جوش ظاہر کرسکے واضح رہے کہ یہ کام کچھ زیادہ آسان نہ تھا۔ اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو شبہ پیدا ہوگیا تھا کہ امید کے برخلاف بلا خون بہائے اور روپیہ صرف کرکے جنگ جاری نہین رکھی جاسکتی ہے۔ تاہم اس کا عجیب اخلاقی اشتراکی سانگ اثر پذیر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور آخر کار اُس نے اخبار گیورنیل ڈی میٹینو مین اقرار کیا کہ ہم طرابلس کے لیے اُس کا جوش و خروش بہت کچھ ٹھنڈا ہوگیا تھا۔

جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون۔ نہ صرف عزیزیہ مین بلکہ ہر ایک ترکی

چوکی میں جسے میں دیکھ چکا ہوں سامان خوراک کی بڑی کثرت تھی اور مجھے اس علم سے خوشی ہوئی کہ نئی فوجی انتظامات کے زیر اثر فوج کو بہت اچھی غذا دیجاتی ہے۔ جس سے بہتر کسی یورپین فوج کو بھی غالباً باستثنار انگریزی فوج کے میسر نہیں ہوتی ہے گو ترکی فوج کی ظاہری حالت خوشنما نہیں ہے کیونکہ اون کی وردی اور جوتے پھٹے ہوے اور میلے دیکھے گئے تاہم ان لوگونکو روزانہ تین قسم کا کھانا۔ مثلاً بھونا ہوا گوشت۔ عمدہ ترکاری اور نہایت مزیدار پلاؤ۔ دیا جاتا تھا۔ نشاط بے اور دیگر افسر بھی وہی کھانا کھایا کرتے تھے جو عام سپاہ کو میسر ہوا کرتا تھا۔ افسر اور سپاہی سب کے کھانا کھانے کا طریقہ ایک ہی تھا۔ یعنی کئی کئی آدمی حلقہ باندھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے اور اون کے بیچ میں ایک بڑی رکابی جسمیں کھانا بھرا ہوا رہتا تھا رکھدی جاتی تھی اور حاضرین اپنی انگلیوں سے اسی رکابی میں سے کھانا نکالکر کھایا کرتے تھے۔ افسرون کے پاس سپاہی خدمتگار تعینات تھے۔ جو کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دہونے کے لئے تولیہ اور صابن اور سلفچی لایا کرتے تھے یہ حالات دیکھکر مینے عبد الحمید کے بڑے عہد کو یاد کیا جس میں سپاہ کے ساتھ بڑی طرح بے پرواہی برتی جاتی تھی۔ فی الحال نئی وضع کی ترکی فوج کا اہتمام خوراک اسقدر عمدہ نگرانی کے زیر عمل موجود ہے کہ ایک جرمنی افسر بھی معترف ہے کہ ترکی فوج کو نہایت اچھی غذا دیجاتی ہے میرا ایک مسلمان دوست جو فرانسیسی فوج میں ملازم رہ چکا ہے مجھسے بیان کرتا تھا کہ عثمانی فوج کا راشن ہر طرح اوس راشن سے نہایت ہی بہتر ہوتا ہے جو اس شخص کو فرانسیسی فوج مین ملا کرتا تھا۔ طرابلس میں قہوہ کی نایابی پر تعجب ہوا۔ اون چھوٹے چھوٹے قہوہ خانون کے سوا جو عزیلات

اور زدایہ مین موجود ہین دوسری جگہ مشکل سے قہوہ پایا جاتا ہے ترک اور عرب چائے پسند کرتے ہین - جسکو اسقدر جوش دیتے ہین کہ بالکل تلخ ہو جاتی ہے - اِس تلخی کو کم کرنے کے لئے آدہی پیالی شکر ڈالی جاتی ہے - چونکہ آجکل شکر کی قیمت تقریباً چھہ فرانک سافی کیلو ہے اسوجہ سے ترکونکی چائے نوشی مہنگی ہو رہی ہے - جب کبہی مین ایک عمدہ چائے کی پیالی اپنے سنتری یا کسی اور مستحق ترک یا عرب کو پلا دیتا تو یہ لوگ شکر گزاری کے ساتھہ میری شکر کی ٹکیون کے متعلق اپنا تعجب ظاہر کرتے - چونکہ یہ الکینو قرص جنہین عرب لوگ انگریزی شکر کہا کرتے ہین چھہ پنس پر خریدے جا سکتے ہین - پس یہ ظاہر ہے کہ یہ قرص طرابلس مین چائے یا قہوے کے ساتھہ بہت کم لاگت پر استعمال کئے جا سکتے ہین - علاوہ ازین سفر مین بہت آسانی کے ساتھہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ہمراہ جا سکتے ہین عرب لوگ شکر کو بڑے بڑے ٹوکردن مین لیجانے کے عادی ہین - جسکی وجہ سے بہت نقصان ہوتا ہے - کیونکہ اسلئے تو لکڑی سے توڑنے کے باعث اس کا کچہہ حصہ زمین پر گر جاتا ہے دوسرے بحالت سفر ٹوکردن مین سے زمین پر گرتا رہتا ہے -

بظاہر روٹی اور کھجور بے قاعدہ فوج کی معین خوراک معلوم ہوتے تھے - جسکے خاتمہ پر تھوڑی سی چا ربی پلائی جاتی تہی بشرطیکہ کیمپ قیام کی حالت مین ہو - کھجورونکی گٹھلیان اونٹون کے لئے جمع کرلی جاتی تھین - کیونکہ یہ کسی قدر خطرناک غذا اونٹ کے معدے کے لئے مفید خیال کیجاتی ہے اور گو یہ عجیب جانور گٹھلیون کے کھلائے جانے کے وقت بری طرح بلبلایا کرتا ہے تاہم اوسکا مالک زبردستی منہ چیر کر حلق مین پہونچائے بغیر باز

نہین رہتا جیساکہ لندن مین سفر بحیثیت عورتونکو بہ شکل کھانا کھلایا جاتا ہے
دوران عمل مین شتربان اونٹ کے نرخرے پر ہاتھہ پھیرتا رہتا ہے تاکہ
مذکورہ بالا غیر مرغوب خوراک جلد جلد پیٹ مین پہونچ جائے۔ حکیم سقراط
ایک بسیار خور کا حال بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ دیوتا ؤن کے
ذریعے سے اپنی گردن کی درازی کا بدین خیال بہت خواہشمند تہا۔ کہ غذا کو زیادہ
فاصلہ طے کرنے کے باعث اوسے زیادہ مسرت حاصل ہوگی۔ یہی حالت
ارتقا کی اس عجیب مخلوق یعنے اونٹ پر منطبق کی جاسکتی ہے جسے قادر مطلق
نے لمبی گردن عطا کرکے فراہمی خوراک مین مخصوص آسانی پیدا کردی ہے
بظاہر ناممکن الاغتنام سفر کی اثنا ٔمین تو ہر یاکسی اور درخت پر کبھی کبھی اونٹ
کے چپکے سے منہ مارنے پر سوا خیال کیا کرتا ہے کہ اس قسم کی بے تکلفانہ
مسرتیں اس غریب جانور کے بیڈول جسم کی ساخت کے باعث جس میں
چستی یا خوبصورتی کی کوئی علامت ہویدا نہین ہوتی ہے۔ اور بھی بڑہ سکتی
ہین۔ عربون کے پاس خیمون کی تعداد کم تہی۔ پس اکثر عرب جہان جی چاہتا
تہا بیٹھ جاتے تھے اور تمازت آفتاب وغیرہ سے پناہ پانے کے
لیئے گھوڑون کے چھپر دیوارون کے سائے وغیرہ ان لوگون کے لیئے
کافی تھے۔ اکثر عرب اپنے بیوی بچے ہی ساتھہ لیتے آئے تھے جو ایک
ایک یا کئی کئی خاندانون کا مجمع بنائے ہوئے ادہر ادہر چھوٹے چھوٹے
غارون مین ٹھیرے ہوئے تھے جنپر ٹاٹ یا خیمے کے ٹکڑے اپنی موجودگی
کے باعث باد و باران سے کسی قدر امن کا ذریعہ ہو رہے تھے۔ پہاڑ
کی مشرقی جانب جو چند غار قدرت نے بنا رکھے ہین۔ اون کے مکین زیادہ
آرام دہ حالت مین رہائش رکھتے تہے۔ ایسے آدمی جنہیں پناہ کی کوئی

جگہ بھی مل نہیں سکتی تھی آسمان کے نیچے بڑے بڑے گروہ بناکر جن میں مرد بچے عورتیں اور اونٹ شامل تھے۔ ساری رات آگ تاپتے گزار دیتے تھے حالانکہ برودت شب بشدت محسوس ہوا کرتی تھی۔ میں خوش قسمتی سے اپنے تمام زمانہ قیام طرابلس میں ایسی شدید بارش کے مشاہدہ سے محفوظ رہا جو ہمارے عزیزیہ جیسے کیمپ کے لئے انتہائی تکلیف کا باعث ثابت ہوتی اور گو مجھے کبھی کبھی مینہ برستے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا تاہم ایسی خوفناک بارش جو صرف ایک یا دو گھنٹوں میں پہاڑ کے دامنوں میں زمین کاٹ کر نالے جاری کر دیتی ہے واقع نہیں ہوئی ورنہ میرا چھوٹا سا نازک خیمہ معہ تمام اسباب کے نشیب کوہ پر کبھی کا بہ گیا ہوتا۔

ہر ایک نامہ نگار کو روزانہ دو عمدہ قسم کے نان فوجی تنور خانہ سے دئے جاتے تھے۔ علاوہ ازیں ضرورت کے مطابق ہمنے اپنے کھانیکا علیحدہ اہتمام بھی کر رکھا تھا جسکی صورت یہ تھی کہ سپنگ رائٹ اور اوسلر جو باہم شریک طعام تھے۔ اپنا کھانا سلیم سے پکوایا کرتے تھے میں اور بی۔ ہلال احمر کے اسٹاف کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے جنگ اور ایسے مقامات میں سفر کرنیسے جہاں انسانی گذر بہت کم ہوا کرتا ہے آدمی کو تجربہ ہو جاتا ہے کہ اپنے ساتھ کیا ضروری سامان لانا اور کس غیر ضروری بار سے بچا رہنا چاہئے چنانچہ میں اپنی تجربات سے مدد لیکر مچھلی شوربہ گوشت اور کراس اینڈ بیکول کے تیار کردہ مربون وغیرہ کی ایک معقول تعداد و مقدار اپنے ہمراہ لیتا آیا تھا۔ علاوہ ازیں بی جسکے سپرد میرا انتظام خانہ داری تھا۔ اشارون کے ذریعہ سے سستی قیمتوں پر گوشت۔ پرند۔ انڈے۔ آلو۔ گاجر اور سرخ مرچ وغیرہ کھانا پکانے

کے لئے خرید لایا کرتا تھا مختصر یہ ہے کہ میں اور میرا رفیق سفر بحالت
قیام بڑے آرام سے زندگی بسر کرتے تھے۔ پھینٹے ہوئے انڈے دم پخت مرغ
روٹی۔ میوہ عمدہ قہوہ یا چاء یہ سب اشیاء خورد ونوشش ہمیں ایک بیابان میں میسر تھیں
جہاں کوئی شخص معقولیت کے ساتھ اور زیادہ سامان خوراک کا طالب نہیں
ہوسکتا ہے۔ میں اور بی حفظ صحت کے اور احتیاطوں کے علاوہ جنکا تخت وپز
طعام سادہ میں خیال رکھا جاتا تھا۔ طولانی سفر پیدل طے کیا کرتے تھے۔ ایک
مرتبہ ہم دونوں نے چار دن میں ایک سو میل پیدل سفر طے کیا اور بحالت
سواری میں کامل تیرہ گھنٹے گھوڑے کی پشت سے جدا نہیں ہوا تھا۔ الغرض طرابلس
سے روانگی کے وقت میں اور بی ہر دو وحشیوں جیسی عمدہ تندرستی سے
مرتیں ہو رہے تھے ہمنے اصول حفظ صحت کا اس درجہ خیال رکھا تھا کہ بغیر جوش
دئے پانی نہیں پیا کرتے تھے۔ اور کھانے کے تمام برتن پرمن گینٹ آف
پوٹاشش سے دہوئے جاتے تھے۔ جو کیمپ میں تندرستی کے لئے بہت
فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ اسکے حفظ صحت کے دوسرے عام قاعدے
جنکی پابندی فائدہ سے خالی نہیں ہے درج ذیل کرتا ہوں۔ فلالین کی پیٹی
جو ہیضہ سے محفوظ رکھنے میں مفید ثابت ہو چکی ہے۔ اگر تمام دن نہ ہوسکے تو
سورج غروب ہونے کے بعد ضرور باندہ لینی چاہئے کھانا کھانے کے
بعد تھوڑی سی بھوک ضرور باقی رہنی چاہئے۔ رات کی سردی میں غسل سے بالکل پرہیز
کرنا چاہئے جو کچھ غذا کھائی جائے وہ ریت وغیرہ
کی وجہ سے کرکری نہونی چاہئے ورزش کی وجہ
سے جسم گرم ہو جانے کے بعد بستر پر لیٹ
جانا چاہئے۔ یا ایک دبیز تولیہ سے جسم صاف کرنیکے بعد

دھلا ہوا قمیص یا واسکٹ پہن لینی چاہیئے واضح رہے کہ ٹھنڈا پسینہ ہمیشہ پرخطر ہوا کرتا ہے علاوہ ازین ہر ایک قسم کی شراب سے پرہیز کرنا چاہیئے اور جوش دیئے ہوئے پانی کا بکثرت استعمال رکھنا چاہیئے۔ اور اگر برتن دہونے کے لیئے کھولتا ہوا پانی میسر ہوسکے تو تھوڑا سا پرمینگنیٹ کا تیز عرق پانی کے اندر ڈالکر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رہنے کے لایق ہے۔ کہ پانی کے جراثیم ہلاک کرنے اور برتنونکو اچھی طرح دھلوانے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر کابیان پیالیان۔ چھری اور کانٹے ہیضہ کے لاکھون جراثیم سے متاثر ہونے کے لیئے کھلے ہوئے چھوڑ دیئے جائین۔

ہماری تمام احتیاطون کے باوجود بھی سرائیت مرض کا ایک راستہ کھلا ہوا تھا۔ جسے بند کرنا تقریباً ناممکن تہا۔ کیونکہ کیڑون کی نیش زنی جسم مین جراثیم پہونچانے کا ایک لاعلاج وقت تہی گو یہ سُرخی دلچسپی سے بالکل خالی بلکہ مکروہ ہے۔ تاہم اسکا بیان اسوجہ سے ضروری خیال کیا گیا کہ صوبہ طرابلس مین امیر او رغیب بوڑہا اور بچہ کوئی بھی اس تکلیف سے نہ بچ سکا۔ اور یہ تکلیف اس درجہ سخت تہی کہ اوسکا اظہار میرے لیئے قابل معافی تصور کیا جائیگا۔ علاوہ مکھیون کے جو بہت دق کیا کرتی تہیں اون سے بھی زیادہ سخت دشمن مچھر تھے جنہون نے ہماری زندگی کو ناقابل برداشت بوجھ بنا دیا تہا۔ مچھرون کا پہلا حملہ ببرطرین مین محسوس ہوا جبوقت کہ مین زمین پر لیٹا ہوا تہا اور مین سچ عرض کرتا ہون کہ اوسوقت سے واپسی ٹیونس تک دن یا رات میں کسی وقت بھی ان سے

چین نہیں ملا اور ہم سب لوگ ان ایذا رسان کیڑون کی موجودگی سے بالکل بے بس دکھائی دیتے تھے ہمارے تمام جسم سر سے پیر تک نیشزنی کے باعث گدے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ جس سے اس قدر تکلیف ہوتی تھی کہ مین نے مختلف چھہ مرتبہ پانچ گرین ورونل خواب آوری کے لیئے استعمال کی تھی گو ہمین نوشادر کے استعمال کرنے سے کسی قدر چھٹکارہ میسر ہو جایا کرتا تھا۔ تاہم کیڑونکی اس قدر کثرت تھی کہ اس علاج سے زیادہ تسکین نہین ہوتی تھی۔ اور نہ گندھک ہی کا مرہم کوئی معقول علاج کا کام دیتا تھا۔ ترکی حمام مین پہنچکر جسم کو اچھی طرح ملکر نہانے کے وقت تک سوائے زبانی شکایت اور برداشت کے کوئی دوسرا چارہ نہین تھا علاوہ اوس جسمانی تکلیف کے جو نیشزنی سے پہونچتی تھی اور بعض اوقات ناقابل برداشت ہوا کرتی تھی یہ پریشان کن خیال بھی ستاتا رہتا تھا کہ یہ خوفناک ملاقاتی کہان سے آتے ہین اور اپنے ڈنک کے ذریعہ سے کیا چیز میری نسون اور پھٹون مین پہونچا جاتے ہین۔ جب کوئی شخص ہیضہ کی نعشیں اوس مقام سے چند گز فاصلہ پر دیکھتا ہے۔ جہان اوسکے کپڑے رات کے وقت رکھے رہا کرتے ہون تو ان چیزون سے اوسے غصہ اور تشویش آور خیالات پیدا ہونے لگتے ہین۔ انگلستان کے سب سے بڑے جدت طراز زندہ ناول نویس نے متعدد مرتبہ بڑی فصاحت سے کیڑون کی روز افزون کثرت اور خطرناک زندگی کا ذکر اور اون کے **حملہ** کا بیان کتاب موسومہ

دیوتاؤں کی غذائیں دلچسپ طریقہ سے کیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ دریافت کرنا چاہے کہ کیڑوں کی تکلیف بہ حیثیت قومی سزا کے کیا چیز ہے تو اُسی بہاطر ابلس جانا چاہیئے

تمام شد

باب پنجم

کوہ غاریان

اطالویون نے نہ صرف مغربی جانب بیش قدمی میں منہ کی کھائی بلکہ مشرق کی طرف بھی اُنکی دُرگت تباہ کن وڈراونی شکل میں ظاہر ہوئی پس یہہ صاف ظاہر تھا کہ حملہ آورین کسقدر زیادہ عرصہ تک کوئی جارحانہ کارروائی اپنی جانب سے عمل میں نہ لائینگے - نیز یہہ کہ حقیقی جنگ کے نقطۂ خیال کے مطابق فی الحال کوئی نیا واقعہ اثناء قیام عزیزیہ میں مشاہدہ نہ کیا جائیگا چنانچہ مینے سلسلہ غاریاں اور اسی نام کے ایک موضع کو دیکھنے کیلئے جس میں ایک بڑا شفاخانہ مخصوص روبہ اصلاح مریضوں کے لئے موجود ہے موجودہ حالات کو معاون پاکر روانگی کا تہیہ کیا - ۲۰ ڈسمبر کو مینے ایک درجن اونٹوں کا رسالہ جنمیں ہر ایک اونٹ پر ایک ترکی مجروح یا بیمار فوجی سوار تھا - غاریاں روانہ ہوتا دیکھا - گو زخمی یا مریض کے لئے سواری شتر خالی از کلفت و کوفت نہیں ہوسکتی تاہم مجبوراً اسی سے کام لیا جاتا ہے کیونکہ طرابلس کے راستے کسی اور سواری کے لئے موزوں نہیں ہیں - سفر غاریاں کے لئے مسٹر مانٹنگ کو اطالوی باربرداری گاڑی کا ایسے زمانہ میں دیا جانا جبکہ اعلےٰ ترکی افسر جنکی جسمانی حالت مسٹر موصوف کے مقابلہ میں بہت زیادہ خراب ہورہی تھی اور بیابانوں میں اونٹ پر تکلیف دہ سفر

کر رہے تھے ترکوں کی ہمدردی کو جو وہ غیروں سے رکھتے ہیں ظاہر کرتا تھا۔

شام کے وقت میں بازار پہونچا تاکہ ایک جاندار اونٹ سفر کے لئے کرایہ کروں فتحی بے نے براہ مہربانی پیشتر ہی سے ایک گھوڑا دینے کا وعدہ کیا تھا موجودہ جنگ کے زمانہ میں گھوڑے یا اونٹوں کا ملنا عزیزیہ میں بہت مشکل ہو رہا تھا کیونکہ گھوڑوں کی وہ محدود تعداد جو نشاط بے شہر طرابلس سے اپنے ساتھ لایا تھا یا عربوں سے خرید لیگئے تھے فوجی خدمات کی کثرت کے مقابلہ میں بہت کم تھی علاوہ ازیں تمام عمدہ قسم کے گھوڑے رسالوں اور چوکیوں میں درکار تھے پس عزیزیہ میں جو جانور موجود تھے وہ خراب حالت میں پائے جاتے تھے آجکل اونٹوں کے مالکوں کو معقول آمدنی ہو رہی تھی کیونکہ فوج کو ہر ایک قابل دستیاب اونٹ درکار ہو رہا تھا گورنمنٹ بہت گراں کرایوں پر اونٹ حاصل کر رہی تھی اور آخیر سال پر تو یہ حالت ہوگئی تھی کہ فوجی ضروریات کے لئے چھ سے آٹھ فرانک تک یومیہ کرایہ اونٹوں کے لئے دیا جاتا تھا حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی چیز عربوں میں اس جنگ کو ہر دلعزیز بنانیکے لئے درکار تھی تو وہ عجیب مالی فائدہ تھا جو تمام تجارت کو موجودہ حالت میں پہونچ رہا ہے شتربان اور اونٹوں کے مالک اپنی خوش قسمتی سے پورا فائدہ اوٹھا رہے ہیں چنانچہ طرابلس کے اندرونِ ملک میں ہر جگہ بیابانی راستوں پر چھوٹے بڑے کاروانِ مال و اسباب سے لدے ہوئے مختلف چوکیوں کو جاتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں عمدہ گھوڑے بڑے شوق سے بہت گراں قیمت پر خریدے جاتے ہیں جنکی دستیابی بہ مشکل عمل میں آتی ہے کپتان شلیہم نے

ایک تندرست گھوڑا چھبیس پونڈ قیمت پر خریدا تھا یہ ہی ایک میںنے سب سے
اچھا گھوڑا اپنے تمام زمانہ قیام طرابلس میں دیکھا تھا غاریان میں ایک ترکی
افسر نے جو عرصہ تک جنوبی ٹیونس میں آوارہ گرد رہا اور آخرکار سرحد کو
کسیطرح عبور کر گیا تھا مجھسے بیان کیا کہ اوس نے ایک گھوڑا چالیس پونڈ
قیمت پر خریدا جو مثل کپتان ہٹلیم کے گھوڑے کے مضبوط اور توانا نہیں تھا
طرابلس میں آجکل تجارت خوب چمک رہی ہے بڑے بڑے دیہات
اور قصبات میں خریداروں سے بازار بھرے ہوئے ہیں گوشت ترکاری
میوہ شکر چاء کوئلہ وغیرہ وغیرہ بکثرت فروخت کئے جاتے ہیں چنانچہ
آجکل تاجر منفعت کثیر کے باعث بہت خوش ہو رہے ہیں اکثر مقامات
میں عورتیں اور بچے ایندھن کا ڈھیر لگائے ہوئے بیٹھے پائے جاتے ہیں
اور ایک چھوٹا سا گٹھ ایک پیسہ میں فروخت کیا جاتا ہے یہ ایندھن
مزیدار غلاطہ پکانے کے کام میں آتا ہے یا عرب جنگ جو یونکے جورات
کو سردی سے بچنے کے لئے آگ تاپتے ہیں اونٹوں کی اسقدر کثرت ہے
کہ تقریباً ہر ایک جگہ بھو نسلے اور زرد رنگ کے اونٹ دیکھائی دیتے ہیں
جنکے ساتھ ہلکے سفید رنگ کے بچے بھی پائے جاتے ہیں۔
مختصر یہ ہے کہ جنگ ہر طرح طرابلس کے اندرونی ملک کی بڑی آبادی کے
حصہ کو دولت مند بنا رہی ہے برخلاف اسکے اطالویوں کی کثیر اخراجات اطالوی
ٹیکس دہندوں کے لئے ناقابل برداشت بوجہ ثابت ہو رہے ہیں اگر فرقہ اشترا
کیہ کا کوئی ممبر افلاس کی سب سے بری حالت دیکھنا چاہے تو اسے اپلو لیبا
اور کالیبہ یا کے دیہات اور قصبات مین سفر کرنا چاہئے
مجھے بڑی جستجو کے بعد آخرکار ایک اونٹ ملگیا جو فوجی ضروریات سے

کسیطرح بچ رہا تھا اس کے مالک نے بچاش فرانک کرایہ براے
غاریاں زوراہ تک کی واپسی کا طلب کیا حالانکہ سفر واپسی میں میں نے صرف
پندرہ فرانک کرایہ پر ایک اونٹ حاصل کر لیا تھا موقعہ پرست شتربان
رعایت کے پاس نہیں پھٹکتے ہیں۔ میرے صاف انکار کرنے کے بعد
شتربان نے کئی آدمیوں کی موجودگی میں دوسرے دن علی الصباح چالیس
فرانک کرایہ پر میرا اسباب لیجانا منظور کیا چنانچہ دوسرے دن صبح ناشتہ
کے بعد میرا سامان باندھا گیا اور میں اپنے خیمہ میں دیر تک اونٹ کا انتظار
کرتا رہا حتیٰ کے دس بج گئے اور ہمارا باربردار اونٹ یا اُس کا مالک کہیں
بھی نہیں دکھائی دیا میں خیال کرتا ہوں کہ شتربان نے کچھ زیادہ نفع کا کام پا کر
بے ایمانی اور بے شرمی سے اپنا وعدہ توڑ دیا ہوگا اور مجکو بالکل دھوکہ میں رکھا
چنانچہ اِس طرح دِن کے تین گھنٹہ یونہیں ضائع ہو گئے میں دل سے چاہتا تھا
کہ اِس آدمی نما جانور کو جس نے میرے ساتھ ایسا بُرا برتا ؤکیا تھا پولیس کے کمانڈنٹ
کے سامنے پیش کر کے اُسے سزا دلواتا لیکن کسی شخص کو عربوں میں رہ کر غضبناک
ہونے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا سوائے اِس کے کہ غصہ کے باعث
جسم اور قلب کمزور ہو جائیں اور طولانی تکلیف دہ سفر کے اثنا میں آوارہ
گرد جراثیم کو جسم میں داخل ہونے کا موقعہ ملجائے مجھے یہ سننے سے ہمیشہ تعجب
ہوتا رہتا ہے کہ بعض مغرور نامہ نگار کس طرح عربوں کی تربیت اور اُنہیں اُنکی
حیثیت کے مطابق رکھنے پر گفت و شنید کیا کرتے ہیں حالانکہ زیادہ تجربہ کار
سیاح خوب جانتا ہے کہ اِن لوگوں سے برتاؤ میں سرد مستقل مزاجی اور تکلیف
یا خوشی سے متاثر ہونے کی عادت کا اظہار سب سے زیادہ بہتر ذریعہ ان
لوگوں سے برتاؤ قائم رکھنے کا ہوتا ہے خواہ کیسی ہی فیاضی سے سلوک نہ کیا جائے

پھر بھی کوئی عام قاعدہ مقررہ وقت میں کسی کام کے انجام دہی کے متعلق طے
کرنا بالکل فضول ہے اور کسی قرارداد کی خواہ کوئی صورت ہی کیوں نہو سب سے
بہتر ترکیب یہ ہو سکتی ہے کہ معاملہ باہمی رضامندی سے طے کیا جائے اوسط
درجہ کے عرب کے لئے وعدہ کی پابندی کوئی چیز نہیں ہوا کرتی ہے گو مجھے
ذاتی طور پر دنیا کی بہت سی اقوام سے سابقہ رہا ہے تاہم میں ایمانداری سے
کہہ سکتا ہوں کہ صرف عرب ہی ایسی قوم ہے جسے میں معمولاً ناپسند کرنیکے علاوہ
اون پر اعتبار بھی نہیں کرتا ہوں بہ استثنار اُن کی ناممکن التردید بہادری اور قوت
برداشت کے بہت کم خوبیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں یہ لوگ چند
مستثنیات کے سوائے عموماً ناخوش زود رنج ناشکر گذار اور ظالم ہوا کرتے ہیں
اور طرہ یہ ہے کہ بچپن سے بوڑھاپے تک حرص وہوا میں گرفتار رہتے ہیں
ہری لائیکس اپنی مشہور تقریر میں بیان کرتا ہے کہ عزت کی محبت انسان کے دلمیں
ساری محسوسات پر غالب رہتی ہے لیکن میں کہونگا کہ عربوں میں بجائے اِسکے
روپیہ کی محبت جاگزیں ہے عالم عرب کے محسوسات فُلوس اور بخشش
وغیرہ فقروں سے ظاہر ہوتی ہیں اور بعض اوقات ذرا سے نفع کی خاطر وہ
درندوں جیسی وحشت بلکہ قتل پر بھی آمادہ ہو جایا کرتا ہے چنانچہ موجودہ جنگ
کی اثنار میں ایک نرکی باقاعدہ جوان صرف تیس فرانک کی رقم اپنی جیب میں
ڈالے ہوئے کسی چوکی سے روانہ ہو گیا تھا بعدازاں معلوم ہوا کہ یہ رقم لوٹ
لیگئی تھی اور اُس بیچارہ کا گلا اور پیٹ ایک عربی چاقو کے ذریعہ سے کاٹ ڈالا
گیا تھا اُس سنگین جائے قیام سے روانہ ہونے پر جہاں میں ۲۲ دسمبر کو
شب باش رہا تھا وہ غاروں میں رہنے والا خاندان جس نے مجھے پانی دیا
تھا بخشش کے لئے چلانے لگا چنانچہ میں نے ایک بوڑھے آدمی کو اُسکے

بیٹے داماد اور بچوں کو جن پر یہ خاندان مشتمل تھا آپس میں تقسیم کرنیکے لئے تین پاٹر دیدے لیکن اُوس بوڑھے بدبخت نے بجائے تقسیم کرنیکے ساری رقم اپنی مکروہ چیتھڑوں میں چھپالی اور تقسیم سے صاف انکار کر گیا جسپر آپس میں گالی گلوچ کی خوفناک شور و پکار پیدا ہوئی اور دُور تک میرے کانوں میں آتی رہی اور لالچ کی وجہ سے اُس بوڑھے آدمی کے چہرہ پر وہ تمام مکروہ علامات نمودار ہوگئیں جو انسان کی اس مذموم خواہش سے منسوب کیجاتی ہیں۔ اگرچہ بقراط کا یہ خیال صحیح ہے کہ چہرہ روح کا آئینہ ہوا کرتا ہے تو اِس صورت میں خدا کے صفات کسقدر کم اور درندے کے صفات کسقدر زیادہ ایک عام عرب کے چہرہ سے ظاہر ہوتے ہیں جو اپنے جانوروں سے ایسا ہی سخت برتاؤ کرتا ہے جیسا کہ اپنے ہم جنس انسان سے برخلاف اِسکے ترک لوگ بچوں اور جانوروں سے ہمیشہ مہربانی کا برتاؤ کیا کرتے ہیں اور عربوں کی تو یہ حالت ہے کہ جانوروں کی تکلیف سے بے پروائی اور اُنکی سنگدلی کی اور کسی سے مثال نہیں دیجاسکتی اور اُسکی محبت جو گھوڑے کے لئے مشہور ہے ایک داستان سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اگر اسکا گھوڑا یا اونٹ یا گدھا ایک منزل سے دوسری منزل تک سفر کرسکتا ہے تو وہ اپنے آپکو شاذونادر ہی راستہ میں اپنے جانور کو پانی پلانے کی تکلیف دیسکتا ہے خواہ پانی آسانی ہی سے کیوں نہ دستیاب ہوسکے اور اگر بچارے جانور کو عرب کی بیدردی یا بے پروائی کے باعث کوئی شدید زخم پیدا ہوگیا ہو تو اِس حالت میں بھی بیدرد مالک اُسکی تکلیف کا کچھ خیال نہیں کرتا ہے بلکہ زخموں کو یوں ہی بے علاج چھوڑ دیتا ہے بشرطیکہ جانور ایک منزل سے دوسری منزل تک سفر طے کرسکے شوشہ

سے روانہ ہوتے وقت مینے اپنے کرایہ کردہ گھوڑے کے پہلو میں
ایک بڑا زخم دیکھا جو اس وجہ سے پیدا ہو گیا تھا کہ اُسکے عرب سوار نے
بیدردی سے ایڑ مار کر رکاب کے ذریعہ سے زخم پیدا کر دیا تھا جس کے
باعث گھوڑے کی پسلیاں نظر آنے لگی تھیں چنانچہ مینے اپنے عرب
ملازم کو بلا کر یہ زخم دیکھایا لیکن وہ بہت حیران ہوا کہ مجھے اِس معاملہ سے
کیا تعلق تھا اور بہت دیر تک اُسکی سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیوں ایسے بے
دردانہ برتاؤ کی مخالفت کر رہا تھا آخر کار میرے منشار سے آگاہ ہونے پر
وہ بڑے زور سے ہنسا اور دریافت کرنے لگا کہ میں کیوں اِس زخم کے
باعث پریشان ہو رہا تھا حالانکہ یہ زخم ایسا نہیں تھا جو گھوڑے کے تیز
چلنے میں حارج ہوتا بلکہ برخلاف اِس کے وہ میری ضرورت یعنی منزل مقصود
تک اسباب پہونچانا یقینی طور پر پوری کر سکتا تھا کسی عرب سے بیرحمی
کے متعلق گفتگو کرنا بالکل فضول ہے کیونکہ وہ بیرحمی کو اوس وقت تک کوئی
بُرائی نہیں خیال کرتا ہے جبتک کہ مالی نقصان کا باعث نہو عزیزیہ
میں میرے خیمہ کے قریب ہی ایک اونٹ پڑا ہوا تھا جس کا کوہان بے
پرواہی سے اسباب لادنے کی وجہ سے زخمی اور ہڈی ٹوٹ گئی تھی جس کے
باعث اِس غریب جانور کو غالباً بہت تکلیف ہو رہی تھی چنانچہ مینے اُسکے
مالک کو شفا خانہ بھیجا تاکہ کوئی مرہم یا عرق اُسکے لئے لیتا آئے لیکن مالک
مذکور کو ہسپتال کے نوکر نے یہ ٹکا سا جواب سنا دیا کہ دوائیاں آدمی
کے واسطے ہیں نہ کہ اُونٹوں کے واسطے یہ جواب سُنکر مینے سلوشن
آف پرمن گینٹ آف پوٹاس اپنے پاس سے دیا کہ اور ہدایت کی
کہ زخم کو اِس سے خوب دھونے بعد ازاں ہمنے تیلیوں کی ایک انگریزی

پوٹلی زخم پر باندہ دی اِس موقعہ پر عرب مالک نے جو کچھ توجہ اپنے جانور کے زخم کی جانب ظاہر کی تھی اسکی وجہ جیساکہ اُسنے مجھسے خود بیان کیا یہ تھی کہ جبتک زخم اچھا نہ ہو جائے اوس کا اونٹ روزانہ چھ فرانک کرایہ نہ پاسکیگا لا یچ جس سے مغربی محسوسات بالکل ناواقف اور متنفر ہوا کرتے ہیں کم وبیش مشرقی چال وچلن کا ایک جز ہے۔ جہانتک میرا حافظہ کام دیتا ہے عہد عتیق میں جانوروں سے عمدہ سلوک کی کوئی ہدایت موجود نہیں ہے۔ باستثناء اِس عجیب ممانعت کے کہ ایسے بیلوں کا منہ جو غلہ روندا کرتے ہوں نہ باندہا جائے اور یہ واحد ممانعت بھی حواری پولس کی نظروں میں صرف مثال کے طور پر بیان کی گئی ہے اور اُس سے منشا یہ ہے کہ عوام الناس کو اپنے پادریوں کی امداد پر آمادہ کیا جائے چنانچہ حواری موصوف ایک ایسے سوال کی صورت سے ہیں جسے وہ خود حل نہ کر سکتے ہوں دریافت کرتے ہیں کہ کیا خدا کو بیلوں کا کوئی خیال ہے۔

عرب شتربان کی عہد شکنی نے مجھے دوبارہ تلاش اونٹ پر مجبور کیا لیکن اِس مرتبہ خوش قسمتی سے جلد ہی کامیابی نصیب ہوئی کیونکہ مجھے وہ اونٹ مل گیا جو سینگ رائٹ کا اسباب غاریان سے لایا تھا چنانچہ آخر کار دوپہر تک روانگی کا اہتمام پورا ہو گیا۔ اگرچہ فتحی بے کی موجودہ مشکلات کا خیال کرتے ہوئے مینے اُس سے صاف صاف کہدیا تھا کہ میرے لئے گھوڑے کے اہتمام کی کوئی تکلیف نہ اُٹھائی جائے اِس ممانعت کے باوجود افسر مذکور نے بی کے لئے ایک گھوڑا بھیجدیا۔ چنانچہ بی کو بھی میرے ہمراہ غاریان روانہ ہونے کے لئے تیار تھا سواری مل گئی۔

ہمارے ساتھ ایک خچر بھی تھا جسکی سواری بہ نسبت مذکورہ بالا گھوڑے کے

زیادہ آرام دہ اور عمدہ چال تھی۔ سینگر ایٹ نے براہ مہربانی بٹلیم وادوسلر
میری اور خود اپنی اپنے چاروں نامہ نگاروں کی جو ترکی فوج کے ساتھ موجود
تھے یکجائی تصویر کھینچی ہم چاروں بیٹھے رہے اور بی نے بٹن دبانے کی
خدمت انجام دی میں نے تینوں ساتھیوں کو الوداع کہی اور اپنا طولانی سفر
دامن کوہ میں شروع کیا جہاں ہمیں دوسرے دن غاریاں پہونچنے سے
بیشتر رات گذارنی تھی عزیزیہ سے رخصت کیا ہوئے گویا اسکے زندہ دل
ترکوں مہربان انگریزوں بہادر لیکن لالچی عربوں اور کینہ ور جراثیم ان سب کو
الوداع کہنی پڑی روانہ ہونیکے بعد جب ہم تھوڑی دیر کے لئے راستہ
میں ایک مقام پر ٹھیرے تو میں نے دوربین سے عزیزیہ کے کیمپ کو دیکھا
جہاں ایک دوسرے عرب کا جنازہ آہستہ آہستہ جبل زاویہ کے قبرستان
کو جو ایک چوٹی پر واقعہ ہے جارہا تھا چوٹی سی خندق جو کھجور کے درختوں
میں واقعہ ہے اور جہاں غاریان جاتے ہوئے رفع کسل کے لئے سفر توڑا
جاتا ہے عزیزیہ سے بیس میل سے کم فاصلہ پر واقع ہے جمیں سے سترہ
میل کا راستہ طرابلس کے عام حالات کا لحاظ کرتے ہوئے اچھی طرح
قابل گزر کہا جاسکتا ہے لیکن آخری تین میل جو پہاڑ کے بالکل زیریں حصہ میں
واقعہ ہیں کنکروں غاروں اور بڑی بڑی چٹانوں میں سے گذرتے ہیں چنانچہ
ہمارے لئے یہ فاصلہ بوجہ تاریکی کے اور بھی زیادہ دشوار گذار ہوگیا تھا
اگر ہم عزیزیہ سے جلد روانہ ہوجاتے تو یہ مشکل پیش نہ آتی سقوطرہ کے غیر
مشہور حصوں میں سفر کرنیکے علاوہ مجھے ایسا کوئی سفر یاد نہیں ہے جس میں مذکورہ
بالا دشوار گذار راستہ سے زیادہ تکلیف دہ سفر کرنا پڑا ہو کیونکہ یہاں سواری
بالکل ناممکن تھی گھوڑے کی لگام ہاتھ میں لیکر چلنا پڑتا تھا لیکن اسپر بھی گھوڑا

بار بار ٹھوکریں کھاتا رہا غاروں اور چٹانوں میں سے ستاروں کی کچھ کچھ روشنی
نمودار تھی جسکی مدد سے ہم اسوقت پیدل چل رہے تھے لیکن حقیقت یہ ہے
کہ ہمارے رفتار بہ نسبت بینائی کے زیادہ تر قیاس پر مبنی تھی اور صرف
ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہاتھ اور پانوں صحیح وسلامت لئے ہوئے اس راستہ
سے بچ نکلے وہ ترکی سپاہی جو بطور بدرقہ ہیڈ کوارٹر سے ہمارے ساتھ
آیا تھا دل جمعی سے راستہ طے کرتا رہا گو وہ بھی مثل ہمارے ایک دھندلی
روشنی دیکھکر خوش ہوا جو ایک اونچی کھجور کے درخت کے قریب سے پیدا
ہوتی ہوئی ہمیں دیکھائی دی چنانچہ ہمیں محسوس ہونے لگا کہ ہمارا تکلیف دہ
سفر ختم ہو گیا تھوڑی دیر بعد ہم ایک چھوٹے سے غلیظ صحن میں داخل ہوئے
جہاں چاروں طرف اونچی مستحکم دیواریں دیکھائی دیر ہی تھیں یہاں پہ ہم نے
اپنے آپ کو ایک ایسے مقام میں پایا جو ہمارے لئے درحقیقت ایک
سربستہ راز تھا دو سنگین کمرے پہلو بہ پہلو موجود تھے جن میں ایک بڑا کمرہ
ہماری رات بسر کرنے کے لئے دیا گیا یہ کمرہ تقریباً چوبیس فٹ مربعہ اور ۱۲ فٹ
اونچا تھا اور پتھر میں تراش کر بنایا گیا تھا اس کمرہ میں تین جانب کار آمد کشکا
بنایا گیا تھا جس میں سے نکلی ہوئی تین کمانوں پر چھت قائم تھی چھت کے درمیان
میں ایک ابھرا ہوا نقشہ دو وتر اور ایک مربع کا بنایا گیا تھا علاوہ اس
نقشہ کے تمام کمرہ میں اور کسی قسم کی خوشنمائی یا سنگتراشی کی صنعت کا اور
کوئی نمونہ نہیں تھا دروازہ چھ فٹ بلند رکھا گیا تھا دوسرا کمرہ جس میں ایک
عرب خاندان رہتا تھا بہت چھوٹا تھا اور ہر قسم کے سنگتراشی کے
دستکاری سے پاک۔

یہ پُر اسرار کمرے کیا تھے اور کن لوگوں نے انہیں چٹانوں میں بذریعہ سنگ

تراشی بنایا تھا اِن سوالوں کی نسبت میری خواہش ہے کہ آثار قدیمہ کا کوئی ماہر اپنی رائے ظاہر کرے مجھ جیسے غیر کوتاہ معلومات آدمی کو صرف یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ سنگین کمرہ کسی ایسی قوم کی دستکاری ہے جو بیابانی نخلستانوں کے موجودہ مالکوں سے بہت پہلے گذر چکی ہے گو یہ صحیح ہے کہ گذشتہ صدیوں میں عرب ہسپانیہ مین الحمبرا اور قیروں میں مسجد سیدی عقبہ تعمیر کر چکے ہیں۔ تاہم مجھے اِس کا علم نہیں ہے کہ عرب اپنے عروج کے زمانہ میں سنگ تراشی سے پہاڑوں میں عمارات بنانیکا شوق بھی رکھتے تھے یا نہیں گذشتہ چند صدیوں میں عربی تعمیر کی سابقہ شان و شوکت ختم ہو چکی ہے چنانچہ وہ انگریز جنہوں نے عمدرمان میں مہدی کا بشکل اور بہدا مقبرہ دیکھا ہے خیال کر سکتے ہیں کہ عربوں کا فن تعمیرات اصولاً اور عملاً کسقدر انحطاط پذیر ہو گیا ہے علاوہ ازیں ایک ایسی قوم جو آجکل اسقدر شکست ہو رہی ہے کہ خود اپنے رہائش کے لئے مٹی اور پتھر کے نامعقول جھونپڑیوں سے زیادہ جو عام عربی دیہات میں نظر آتے ہیں اور کچھ تعمیر نہیں کر سکتی ہے وہ کسطرح ایک عرصہ دراز تک بڑی محنت کا کام جو سنگ تراشی کے مکانات کی تعمیر کے لئے ضروری ہے برداشت کر سکتی ہے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اُنکے اُوزار بھی معمولی بلکہ ناکارہ ہوں میں قیاس کرتا ہوں کہ وہ عجیب کمرہ جسمیں میں سوتا تھا کسی ایسی قوم کے ہاتھوں تعمیر کیا گیا ہے جسکا نام شمالی افریقہ کے صفحہ ہستی سے آج سے سیکڑوں سال بیشتر مٹا دیا گیا ہو چنانچہ ایسے قوم کی موجودگی مختلف کتبوں سے پائی جاتی ہے جنہیں عرب لوگ عام طور پر بیوت قدیم کہتے ہیں غاریان سے زوائیہ تک جو راستہ جاتا ہے اُس میں ایک بڑا وسن کے نام سے مشہور ہے تمام اندروں طرابلس میں یہ نام جو عام طور صنم کہلایا جاتا ہے

بساوقات سُن نے میں آتا ہے مثلاً جبل مسجد کے اطراف یہ لفظ دیہات اور چاہات وغیرہ سے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے صنم سے کے معنے بُت اور اِس لفظ کا منشا عموماً ایسی مقامات سے ہوتا ہے جنکے قرب پتھر کے ڈھیر یا مخروطی مینار یا مقابر پائے جاتے ہیں جنکی مثالوں سے انگلینڈ. مالٹا. آئرلینڈ بھی خالی نہیں ہے اسٹون ہنج اور گریٹ رول رائٹ کی سنگین یادگاریں اور وہ عجیب گڑھیاں جو علاقہ کوئن کونٹی میں پائی جاتی ہیں اُن کی مثالیں بھی طرابلس کے میدانوں اور پہاڑوں کے دامنوں میں بہ صحت تمام پائے جاتے ہیں یہ نامعلوم قوم جس نے تواریخ کی دھوندلی روشنی میں ایسی محنت ان مختلف ملکوں میں انجام دی ہے کہاں سے وارد ہوئی تھی میں اِس سوال کو حل کرنیکی قابلیت نہیں رکھتا ہوں اور خرگوش کو بھگا کر اسکا تعقب زیادہ قابل شکاریوں کے حوالہ کئے دیتا ہوں البتہ اظہارِ خیال کیجرأت کرکے اسقدر ضرور عرض کروں گا کہ میرے خیال میں یہ خوبصورت کمرے کسی زمانہ میں مندر یا مقبرہ سے تعلق رکھتے تھے اور دروازہ کے پٹاؤ کے کھرے دندانے کسی بھاری دروازہ کی روک کے لئے بنائے گئے تھے اور دوسرا کمرہ جو اِس کے مقابلہ میں ادنیٰ درجہ کا تھا اوسمیں غالباً کوئی پوجاری یا محافظ رہتا ہوگا۔

ہیڈرین جو ایک بڑا سیاح تھا لمبا سا سے مصر جاتے ہوئے طرابلسی سرزمین میں سے ضرور گزرا ہوگا یہ شخص جو رومیوں کا بادشاہ بھی تھا زبردست دانشمند اور روشن خیال سیاح تھا اگر سقراط کے خیال کے بموجب مشہور مردوں سے زندوں کی بے تکلفانہ گفتگو بڑی دلچسپی کا باعث ہوا کرتی ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ عظیم الشان ہنڈرین سے گفتگو کرنا جو پاکس رومانیہ کتاب کے قابل شکر یہ عجائبات کے بموجب انگلستان سے ایران تک سرحد

کے محافظوں یا جنگی خانوں سے بے روک ٹوک پہونچ سکتا تھا کافی مسرت کا باعث ہوگا کیونکہ اِس شخص کا سفر زمانہ حال کے جہاں گشت اشخاص کیطرح باریک بینی سے معرا نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ کمانین پل حمام مندر مینار سڑکیں اور دیگر شاہی یادگاریں اس فیاض بادشاہ کی قائم کی جاتی تہیں جسکا نام سکوں پر دنیا کا محافظ کندہ ہوا کرتا تھا۔

مجھے رومیوں کے گذشتہ قبضہ کے نشانات طرابلس میں دیکھائی دیا کرتے تھے چنانچہ عزیزیہ میں میرے خیمہ کے قریب ایک عرب نے ایک ٹنبا یس سکہ ریت کے ڈہیر میں سے پایا تھا گو اِس سکہ پر حروف نمایاں نہیں تھے تاہم شہنشاہ مذکور کے خط وخال کچھ کچھ دیکھائی دیتے تھے اِسی مقام میں بازار سے فوجی استحکامات کی طرف جاتے ہوئے مینے ایک کوئیں کے قریب ایک سربسجود رومی مینار کا ڈہیر دیکھا تھا جسمیں سے ایک سپاہی تانبے کا ایک سکہ نکال لایا تھا اِس سکہ پر ایک جانب گردن اور چہرہ کی تصویر بنی ہوئی تھی اور دوسری جانب ایک گھوڑے کی شکل تھی یہ دونوں تصاویر خوب صاف نمایاں تھیں گو اِس سکہ میں کوئی خوبی نہیں تھی اور نہ مجھے اچھی طرح اُسکے دیکھنے کا موقعہ ملا لیکن بظاہر اُسکا تعلق قسطنطین کے زمانہ سے معلوم ہوتا تھا مینے سکہ خریدنا چاہا لیکن سپاہی نے بیچنے سے انکار کیا ہیڈکوارٹر سے تقریباً ۵ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی پر ملبہ کا بڑا ڈہیر لگا ہوا ہے جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ رومی قلعہ کی دیوار کا ایک حصہ ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ بیان صحیح ہے یا غلط البتہ یہ اغلب ہے کہ کسی زمانہ میں اِن ہواور بلندیوں پر فوجیں مقیم ہونگی کیونکہ زیادہ جنوب اور مغرب میں غدامس وغیرہ عمدہ جنگی ناکے موجود ہیں اور غدامس

رومیوں کے زمانہ میں ایک بڑا تجارتی مرکز تھا جہاں سے سات مختلف سڑکیں پیدا ہوتی تھیں کسقدر تعجب آمیز اختلاف گذشتہ رومیوں کی سیاست اور اُنکی حیرت ناک زبردست گورنمنٹ کی کامیابی اور آج کل اُنہیں کے ورثاء کی کمزور کارروائیوں اور عدم قابلیت کے درمیان پایا جاتا ہے۔

ہم سات بجے صبح عالم خواب سے بیدار ہوکر اپنے سنگین حجرہ سے باہر نکلے اور ناشتہ سے قبل ہی ادہر اُدہر گھوم کر اطراف وجوانب کا منظر دیکھا جس سے طبیعت کو بہت فرحت ہوئی ہمارے چاروں طرف بلکہ سر پر بھی پہاڑوں کی بلند چوٹیاں موجود تھیں جنپر زیتوں کے درخت اوگے ہوئے تھے اور نیچے کی جانب وادی الجیر واقعہ تھی جو کثرتِ باران کے باعث گذشتہ ایام میں پھوٹ نکلی تھی اور وہ اسوقت ایک چھوٹی سی ندی معلوم ہوتی تھی لیکن طغیانی کی تمام علامتیں چاروں طرف نظر آتی تھیں میں بیان نہیں کر سکتا کہ اس بہتے ہوئے پانی کو دیکھکر کسقدر خوشی حاصل ہوتی تھی بعد اس کے کہ ہمنے کوئیں کا غلیظ پانی قیام اور سفر کی حالت میں پیا تھا۔

مذکورہ بالا صاف پانی کو جوش دینیکی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ ہمنے جو چائے اس پانی سے طیار کی تھی وہ عزیزیہ اور زوارہ کی چائے سے بہت زیادہ فرحت بخش تھی وہ بچارہ گھوڑا اور خچر جنکی گذشتہ رات بہت کم غور پرداخت کی گئی تھی اس ندی میں پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پیکر تازہ دم ہوگئے اِسکے بعد چڑھائی شروع ہوئی جو سخت ترین کہر دری تھی اور جس کے دو طرفہ پتھروں کے ڈھیر اسقدر سخت لگے ہوئے تھے کہ آپس میں بالکل جوڑے ہوئے تھے بعض مقامات میں پتھر کی قدرتی سیڑھیاں ایسی آرام دہ اور باقاعدہ بنی ہوئیں تھیں کہ آدمی کی دستکاری کا شبہ ہوتا تھا سُرخ مٹی کے بڑے بڑے

ڈھیر کہیں کہیں پائے جاتے تھے اور ایک قسم کی گھاس جہانتک نگاہ کام دیتی تھی نظر آتی تھی ہمارے بدرقہ کے دونوں سپاہی جانوروں کو ہاتھ سے پکڑے ہوئے لئے جارہے تھے اور بعض عرب جو ہمسے کسیقدر آگے جارہے تھے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے بندوقوں کے فیر کرتے تھے جسکی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ یہ لوگ پہاڑوں میں بندوق کی فیر کا گونج سننے کے شوقین تھے آدھے راستہ میں ترکی فوج کا ایک سپاہی جوازمیر کا باشندہ تھا ملا اور مجھسے یونانی زبان میں اُس اختلاف کا ذکر کرنے لگا جو ترکی مکان کی مسرتوں اور ہمارے زیرین یا غبردیحیپ اور ڈڈاؤ نے میدانوں میں پایا جاتا ہے یہ شخص بھی مثل اپنے بہت سے ہم ملکوں کے نہایت سادہ مزاج اور نیک طبیعت آدمی تھا چنانچہ بیچارہ مجھسے بیان کرتا تھا کہ عزیزیہ سے چار روٹیاں اپنے ہمراہ لیکر اگلے روز روانہ ہوا تھا اور ان روٹیوں کا بڑا حصہ راستہ میں گداگر عربوں کو دیدیا تھا جسکی وجہ سے فی الحال اُسکے پاس کوئی روٹی موجود نہیں تھی مینے یہ کیفیت سُنکر روٹی کا ایک ٹکڑا دیا لیکن وہ برابر انکار کرتا رہا اور آخرکار جب اُس نے لے لیا تو تقریبًا سب کا سب ایک سپاہی کو دیدیا جو ہم سے زیادہ بلند مقام پر موجود تھا اور جس کے پاس کھانیکی کوئی چیز باقی نہیں رہی تھی۔

دو گھنٹے کی چڑھائی کے بعد ہم درّہ کی چوٹی پر پہونچ گئے اور آرام کرنیکے لئے تھوڑی دیر مقیم رہے یہاں کا منظر بہت شاندار تھا ایک نہ ختم ہونے والی پہاڑ کی چوٹیوں کی قطار مشرق اور مغرب کی جانب پھیلی ہوئی تھی انکا سلسلہ عمیق وادیوں سے منقطع ہوتا تھا جن میں بہ کثرت درخت

پائے جاتے تھے ہمسے بہت دور نشیب میں غاریان کے سلسلے اور ساحل سمندر کے درمیانی میدان پھیلے ہوئے تھے اس مقام سے جبل زاوایہ ایک چھوٹی سی پہاڑی معلوم ہوتا تہا اور عزیزیہ اُسکے نشیب میں ایک سفید لکیر سی معلوم ہوتی تھی حتیٰ کہ اسوقت صاف ہوا میں شہر طرابلس تقریباً دکھائی دے سکتا تھا یہاں ہمنے ایک توپ چلنے کی مدہم آواز بھی سُنی جب ہم نے ریت اور چٹانوں کے ٹیلوں پر جو ہمارے نشیب میں واقع تھے اور اُن گہرے نالوں اور پہاڑیوں کے پہلوؤں پر جنپر کنکر اور چٹانیں پہیلی ہوئیں تھیں نظر ڈالی تو مجھے معلوم ہوا کہ عثمانی افواج کا یہ تیسرا خط مدافعت قدرتی طور پر کسقدر محفوظ ہے اگر کبھی توپیں ان دشوار گذار پہاڑوں کے نیچے پہنچا دیجاویں تب بھی توپ خانہ اور رسالہ ذرا بھی کارآمد نہیں ہو سکتا ہے خصوصاً وہ اطالوی پلٹنیں جو اپنے آپ کو خندقوں میں چہپاتی ہیں اور اپنی حقیر قلیل التعداد دشمن کے مقابلہ میں حرکت کرنیکی جرائت نہیں رکھتیں ہیں بغیر اسکے کہ ایک زبردست میدانی توپ خانہ اُنکی مدد نہ کرے اِس قسم کی فوج نہیں ہیں جو غاریان جیسے فوجی مقام پر زیادہ اثر پیدا کر سکیں چنانچہ ایک عربی ترکی فوج جو اس پہاڑی سلسلہ میں کافی خوراک کے ساتھہ اور عمدہ پانی کے قریب میں مقیم ہو وہ سالہا سال تک بزدل اطالویوں کو خیال میں نہیں لائیگی وہ ترکی ردیف فوج جسنے ولسٹنو کی جانب پیش قدمی کی تھی اپنی جیبوں میں دشمن پر پہینکنے کے لئے پتھر لیتی گئی تھی۔ پس میں خیال کرتا ہوں کہ یہاں بھی اگر چند چٹانوں کو اچھی طرح پہینکا جائے تو اطالویوں کو دور رکھنے کی کافی تدبیر ثابت ہوگی لیکن مجھے اِس امر میں بہت شبہ ہے کہ اطالوی فوج کو کبھی یہ بات نصیب ہو کہ وہ عثمانیہ فوج

کو اندروں ملک میں موجودہ مقامات سے زیادہ پیچھے ہٹا سکے چنانچہ بہر طریق
ہیں تازہ ترین مضحکہ خیز ناکامیابی اِسکی شاہد ہے اور اگر کل ہی ساری عثمانی
باقاعدہ سپاہ قتل کر بھی دیجائے تب بھی عرب لوگ غیر محدود زمانہ تک
جنگ جاری رکھیں گے۔

ایک گھنٹہ سفر کرنیکے بعد ہم ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں چاروں طرف زراعت
ہو رہی تھی نیا غلہ اپنے خوشوں میں سے نکل رہا تھا اور زیتون کے درخت
سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے راستہ کے دونوں جانب اُگے ہوئے تھے
غاریان سے چند ہی میل کے فاصلہ پر ہمیں توپ خانہ کی تین گاڑیاں ملیں جن
دیکھنے سے مجھے بہت تعجب ہوا کیونکہ یہ وزنی اور بڑی گاڑیاں بظاہر اس دشوار
گذار راستہ پر پہنچکر نہیں لائی جا سکتی ہیں بعض کوہی توپیں خچروں کے ذریعہ
سے جنگ طبروق سے چند دن پیشتر غاریان سے عزیزیہ پہونچائیں گئیں ہیں
لیکن یہ کام بالکل ہی مختلف تھا بہ نسبت اسکے کہ توپ خانہ کی گاڑیوں کو تقریباً
ناممکن الگذر راستہ پر پہنچکر بلندی پر چڑھایا جائے

درّے کی چوٹی سے غاریاں تک زمین کی زرخیزی کا دلخوش کن منظر پیش
نظر رہا۔ سبز درخت اور گھاس نے اُس آنکھہ کے لئے جو بیابان کی یکرنگی
دیکھنے کی عادی ہو گئی ہو بہت کچھ خوشنمائی پیش کی۔ علاوہ ازیں جنگلی پھولوں
نے ہوا کو معطر کر رکھا تھا۔ تیتریاں اور پرندے زیتون کے تختوں میں اِدھر
اُودھر اُڑتے ہوے دیکھائی دیئے۔ مینے گنجشک خانگی لوا اور فاختہ کے علاوہ
اور کئی قسم کے پرندے بھی دیکھے۔ یہاں کیڑے اور تیتریاں صرف چند ہی
قسم کے دیکھنے میں آئے۔ تیتریوں میں افشان تیتری بکثرت موجود تھی۔ مگر
میرے پاس اُنکی گرفتاری کا کوئی ساماں موجود نہ تھا تاہم مینے چند قسم کے

کیڑے اور تیتریاں پکڑ لئے امید کہ اُنکے ذریعہ سے اپنے شوقین حشرات الارض دوستوں کو خوش کرونگا۔ ہر ایک واقف شخص بلا خوف تردید شبہ کرسکتا ہے کہ علم نباتات اور حشرات الارض کے متعلق اِس فراموش شدہ ولایت میں کافی تحقیقات نہیں کی گئی ہے۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا طرابلس اور مصر کی نباتاتی اور حیوانی زندگی میں بین فرق پایا جاتا ہے حالانکہ ٹیونس الجیریا اور مراکو کی حیوانی زندگی نمایاں طور پر امتیاز رکھتی ہے۔

مجھے غاریان میں اسقدر پُرشغل و مصروفیت زندگی کا منظر دکھائی دینے کی امید نہ تھی جیساکہ مجھے اِس گاؤں میں داخل ہونے پر دکھائی دیا۔ قبل مشاہدہ میں نے قیاس کیا تھا کہ غاریان کو مثل ایک دوسری خوبصورت عزیزیہ کے جو تندرستی کے لئے زیادہ مفید ہو زیتون کے درختوں میں ادنے درجہ کے مکانات کی شکل میں پاؤنگا لیکن اپنی آمد پر ایک بڑے مقام کو دیکھا جس میں قیاس چاہتا ہے کہ کم از کم دو ہزار آبادی موجود ہوگی۔ سفید کوٹھری میں پہونچکر مجھے خوشی ہوئی کہ ہماری آمد شب کی تاریکی سے بے لطف ہونے پائی تھی ورنہ راستے کے دونوں جانب چند گز کے فاصلہ پر عمیق غاروں کی موجودگی جنکے کناروں پر کوئی روک استادہ نہ تھی فی الحقیقت خالی از خطرہ نہ ثابت ہو سکتی تھی خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اجنبی مسافر کے لئے خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے کوئی شخص تعینات نہیں تھا۔ کوٹھری سے چند گز اور آگے بڑھ کر ولایت طرابلس کی جدید ترین تعمیر شدہ عمارت دیکھی جو ضلع کا ابتدائی اسکول تھی۔ اِس کی سفید دیواریں بالکل صاف اور تمام چوبی کام روغن دار تھا۔ یہہ دریافت کرنا میرے لئے تعجب آمیز مسرت کا باعث ہوا کہ اِس مفلس ولایت کے حکام ابتدائی مدارس پر روپیہ

صرف کرنے میں ذرا بھی تنگدلی سے کام نہیں لیتے ہیں زلو یہ میں اسقدر بڑے پیمانہ پر مدرسہ تعمیر کیا گیا ہے کہ فاصلہ سے دیکھنے پر کونک کا گمان ہوتا ہے عزیزیہ میں وہ خوبصورت وہوادار عمارت جو فی الحال شفاخانے کے کام میں لائی جاتی ہے بحالت امن مدرسہ کا کام دیتی تھی خود سلطان عبدالحمید خاں بھی باوجود اپنی ساری غلطیوں کے قومی تعلیم سے حقیقی دلچسپی رکھتے تھے اور کم از کم دو سو مدرسے سلطان موصوف نے اپنے مختلف حصص سلطنت میں لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے قائم کئے تھے اس بدنصیب سلطان کے متعلق بطور جملہ معترضہ عرض کرتا ہوں کہ یہ امر بہت مشتبہ ہے کہ ایا وہ ابھی تک زندہ ہیں؟ اور گو ایک مکان سلطان معزول کی جائے سکونت کے لقب سے ابھی تک سلونیکا میں مشہور ہے لیکن کیا کوئی شخص بیان کر سکتا ہے کہ اُس نے اس کے مکین کو بچشم خود کبھی دیکھا ہے۔ جبل کی آبادی زیادہ تر حمیص کے خوبصورت فرقہ سے تعلق رکھتی ہے جو تمباکو اور شراب سے بالکل پرہیز کرتا اور سلطان کی خلافت تسلیم کرنے سے منکر ہے بلکہ غاریان اور جبل کے دوسرے مواضعات کی مساجد میں ترکوں کو اسوجہہ سے داخل نہیں کیا جاتا ہے کہ جمعہ کے دن نماز کے بعد سلطان کے لئے دعا نہیں کیجاتی ہے۔

غاریان کا اسکول آج کل طبی اسٹاف کے قبضہ میں ہے چنانچہ اُس میں عمدہ سامان سے قرین ایک وسیع ہسپتال نقیہ اور بہ اصلاح مریضوں کے لئے قائم ہے۔ جو عزیزیہ سے لائی جاتے ہیں جو مریض اونٹ پر بیس میل محنت سفر کرکے اخر کا غاریان پہونچتا ہے وہ یہاں کے آرام و آسائش اور کارکنوں کی توجہ سے تکلیف سفر کا کافی معاوضہ حاصل کرلیتا ہے اِس عمارت سے دو سو گز فاصلہ پر وسیع کونک جو ہماری عارضی قیام گاہ تھا سرشام دھوندلی

روشنی مین قرون متوسط کا ایک قلعہ معلوم ہوتا تھا گو تک مذکور جو ایک
بڑی عمارت ہے اپنی قدرتی خوبصورت ساخت کے باعث باقاعدگی
نقشہ اور جگہ کی عدم کفایت ان عیوب کا کافی معاوضہ کیے ہوئے
قائم ہے غالباً یہ بیان کرنا بے محل نہو گا کہ اسکا سلسلہ تواریخ گوما کے
زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جو قزاقون کا بڑا سردار اور ترکی الحاق
طرابلس سے پہلے طرابلس کے وسیع اضلاع پر حکمران تھا یہ فوجی مقام
پہاڑی کے کنارہ پر تعمیر کیا ہوا ہے اور مغربی چبوترہ سے اسکی عمارات
اسقدر نیچے دکھائی دیتے ہین گو یا وہ وادی مین گرا جاتا ہے اس چبوترہ
سے اُن پہاڑون کا کوہستانی سلسلہ جو قصر نفرین تک پھیلے ہوئے ہین ۔
خوب فساندار نظر آتا ہے ہماری آمد پر کمانڈنٹ طاہر بے نے ۔جو ایک
عرب افسر ہین نہایت مہربانی سے ہمارا استقبال کیا اور دو عمدہ کمرے
ہمارے قیام کے لیے دیے جیسے ہی کہ مین ان کمرون مین داخل ہوا
مجھے پردہ دار کھڑکیان دکھائی دین جن سے خیال پیدا ہوا کہ مین بڑے
دن کی شام ایک حرم مین گذارنیوالا تھا ۔ اُس شخص کا بُرا ہو جو بدی کا
خیال کرتا ہے تاہم یہ ضرور عرض کرونگا کہ وہ خوبصورت شریف
بیبیان جوان تاریک کمرون مین کبھی رہایش رکھتی ہون گی ۔کبھی کی غائب
ہوگئین تھین ۔ ہماری آمد کا بظاہر انتظار ہو رہا تھا کیونکہ تختے اور فرنیچر وغیرہ
حال ہی مین دھوئے جانے کے باعث ابھی تک گیلے ہو رہے تھے ۔
جن کمرون مین ہم ٹھیرے اُن سے ملحق باورچی خانہ غسل خانہ اور نوکرون
کے رہنے کی جگہ تھی ۔ بہرحال وہ صنف پاکیزہ کے ارکین جو کسی قریب
یا بعید زمانہ مین ان چار دیواریون کی زینت کا باعث ہو رہی تھین

سب سے اچھے اور آرام دہ کمرون مین جو تمام کانون مین پائے جاتے
ہین سکونت رکھتی ہون گی۔ جیساکہ فی الحقیقت ان کی حالت کے بہترہونے مین
تھا امور خانہ داری کے انتظام کے متعلق بطور جملہ معترضہ یہ کہنا مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ ترک باوجود پیری لوٹی کے ممنون احسان
ہونے کے بدین وجہ کہ اس شخص نے ترکون کی زبردست حمایت
کی ہے تاہم یہ لوگ اُن تصاویر سے نفرت ظاہر کرنے سے باز نہین
رہتے ہین جو حرم کی زندگی کے متعلق اس شخص نے شایع کی ہین اور جن کو ترک
غلط اور بیہودہ بتلاتے ہین کوئی شخص اسبات کے یقین کرنے سے
انکار نہین کرسکتا ہے کہ اجنبی آدمیون کی گھڑی ہوئی حکایت جو غیر اقوام
کی شکایات نسوان ظاہر کرتی ہین مبالغہ سے پاک اور بدشکل نہ بنائی
جاتی ہون اس قسم کے معاملات کا تعلق زیادہ تر خود عورتون کی ذات سے
وابستہ ہے اور اگر آج بیسوین صدی مین ابھی تک ترکی عورتون کو میل جول
کے وہ مراعات حاصل نہین ہوے ہین جو ان کی عیسائی بہنون کو
بڑی حد تک حاصل ہین تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ بہ حیثیت مجموعی وہ
مسلمانون کے طریقہ میل جول سے خوش اور مطمئن ہین اور اگر ترکی عورتین
اس جانب کو کوئی تبدیلی چاہتین کہ زیادہ آزادی اور معمولی میل جول اپنے
دوستون کے بھائیون بیٹون اور باپون سے پیدا کرسکین تو یہ بات
یقیناً ہوکر رہیگی اور درحقیقت کسیقدر پیدا بھی ہوچکی ہے اُس نئے اور
زبردست اثر کے باعث جو ترکی قومی زندگی مین جوان ترکی تحریک نے پیدا
کردیا ہے۔ مسئلہ زیربحث کا ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ مجھے ترکی
افسرون ڈاکٹرون اور حکام بالا وخصوصیت سے اُن اصحاب مین جنکی

تعلیمی حالت بہت اچھی ہے اور ذی حیثیت درجہ رکھتے ہین یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ اُن کی بڑی تعداد تجرد انہ زندگی بسر کر رہی تھی ۔ گو عاقبت اندیشی اور کفایت شعاری کے وجوہات کسی حد تک اس کثرت تجرد کا باعث ہون تاہم ایک افسر جس سے مجھے اس مضمون پر طولانی گفتگو کا موقعہ میسر آچکا تہا بیان کرتا تھا کہ تمام عمر ایسی عورت سے بند ہے رہنا جس کے چال چلن اور طبیعت سے کوئی عملی واقفیت حاصل نہو ایک ایسا امر ہے کہ جس کے خلاف دن بدن کثرت آرا ترقی پذیر ہے علاوہ ازین اُس نے یہ بھی کہا کہ دیکھو میرے دوستون کی کسقدر بڑی تعداد صرف اسی وجہ سے آسٹریون فرانسیسیون اور اطالویون مین اپنے لیے بیویان تلاش کرتی ہے نئی ٹرکی کے مردون کے ان خیالات کی اشاعت نے ساتھ ساتھ عورتین بھی جلد اور مستعدی سے تبدیل شدہ خیالات کے لیے تیار ہوتی جاینگی ۔ آج کل نقاب کا استعمال جسے یشماق کہتے ہین ترکی اعلی گھرانون مین رواج سے زیادہ وقعت نہین رکھتا ہے چنانچہ ریشمین کپڑے کا وہ ٹکڑا جو ترکی شریف مستورات کے چہرون کو پوشیدہ رکھنے کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے ۔ اسقدر باریک اور چھوٹا ہوتا ہے کہ بمشکل اس مطلب کو پورا کر سکتا ہے یہ عجیب بات ہے کہ اگر یشماق کا رواج بالکل متروک کر دیا جائے جیسا کہ مسلمانی دنیا کے ایک حصہ مین ہو چکا ہے تو قرآن شریف کے احکام کی حرفاً کوئی خلاف ورزی نہو گی گو یہ صحیح ہے کہ احکام قرآنی مستورات کو ایک حجاب آمیز رکھ رکھاؤ کا رویہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہین اُسوقت جبکہ وہ مردون کے مجامع مین جائین لیکن ضروری لباس کے متعلق

ؔ یہ مصنف کی غلط فہمی یا عدم واقفیت ہے۔

جو ممانعت اس غرض سے تعلق رکھتی ہے وہ صرف اسیقدر ہے کہ عورتین اپنے بالون کو نہ کہ چہرون کو مجامع مین ڈھانکے رکھین۔ یہ زبردست ہدایت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہت عرصہ پیشتر سے نفاذ پذیر ہے اور اون دقیق خطوط کا مسئلہ زیر بحث رہ چکی ہے جو حواریون نے کار نتھین لوگون کے نام لکھے تھے ازانجملہ ایک حواری نے لکھا ہے کہ کوئی عورت مردون کے مجمع مین ننگے سر نہ جائے کیونکہ اوسے بری روحون کی نگاہ بد سے بچنے کے لیے فرشتون کے احکام کی تعمیل کرنی چاہیے۔ جب کوئی شخص ایک انگریزی عورت سے اوس کی مظلوم بہن کے حرم مین بند ہونے کی افسوسناک کیفیت سنے تو اُسے یہ یاد رکھنا چاہیے جو خالی از دلچسپی نہین ہے کہ انگلستان کے قوانین متعلقہ ملکیت ازواج کے پاس ہونے سے صدیون پیشتر سے یہ ستروری حق جس کی رو سے عورتین اپنی جائداد اور مال پر قابض ہوسکتین ہین ترکی مین موجود ہے درخت اور اُس کے پھل کی تمثیل پیش کر کے بحث کرنے سے بآسانی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ان پاکیزہ و سنجیدہ مہربان اور بہادر عثمانیون کی مائین امرا کی چھچوری اور بے وقوف داشتہ عورتین یا غریبون کی مظلوم اور فراموش شدہ بیبیان نہین ہوسکتین ہین جیسی کہ مغربی رسالون اور ناولون مین عام طور پر حرم کی زندگی کی تصویر کھینچی جاتی ہے۔

کچھ دیر تک وہسکے بعد کھانے سے ہم فارغ ہوئے ہی تھے کہ پانچ افسر بغرض ملاقات وارد ہوئے جن مین سے ایک ارخان بے نامی نے تھوڑی سی انگریزی بول کر بی کو بہت خوش کیا۔ ان افسرون مین ایک جوان ڈاکٹر بھی شامل تھا جو حال ہی مین پیرس سے خاص

طور پر امراض چشم کی تعلیم حاصل کرکے طرابلس پہونچا تھا۔ کمانڈنٹ دوبارہ
ہم سے ملنے آیا اور ہماری ضروریات اور آسایش کے متعلق دریافت حال
کرنے کے بعد واپس ہوکر بی کے لیے دو کمبل بھجد ئے واضح رہے کہ
اس عرب افسر کا ہمارے ساتھ عمدہ برتاو اوس کج خلقی سے زمین و آسمان
کا اختلاف رکھتا تھا جو ہمیں غریلات مین ایک دوسرے عرب افسر
علی فہمی بے کے ہاتھون نصیب ہوئی تھی اور جس کا ذکر کسی دوسرے
باب مین کیا جائیگا۔
بی کے بعض دلی جذبات اور مناسب وقت اظہار خیالات کے بعد
کہ اسوقت بڑے دن کی خوشی مین انگلستان مین لوگ کیا کیا کام کر رہے
ہون گے ہم سو گئے۔ دوسرے دن صبح ہی عالم خواب سے بیدار ہونے
کے بعد اُن مختلف دلچسپیون مین گھومنے لگے جو غاریان کی مخصوص
عجائبات کہلائی جا سکتی ہین۔ ایک کشادہ صحن مین بیسیون روز ریخ
اونٹ اور اُن کے قریب مختلف قسم کے سامان کے جسے عزیزیہ پہونچانا
مقصود تھا انبار لگے دیکھے اس اسباب مین پچاس بڑے بڑے بورے
دیکھے آٹے سے بھرے ہوئے اور منون کی مقدار مین گولہ باروت دیکھے
یہہ تجسس میری خواہش اور ضرورت سے باہر تھا کہ اس پہاڑی قلعہ پر
کارتوس کہان سے اور کس طرح دستیاب ہوئے تھے؟ فی الحقیقت عثمانی
فوج کے لیے موجودہ مستحق داد و ستایش مدافعت مین بمقابلے اپنے قزاق
دشمن کے کسقدر تفاوت قطع نظر دیگر حالات صرف ایک رسد رسانی
کے مسئلہ مین پایا جاتا ہے۔ توپون اور رائفلون کے آتشگیر سامان حرب
اطالوی فوج سسلی سے صرف چوبیس گھنٹے مین حاصل کر سکتی ہے

برخلاف اس کے عثمانی فوج باربرداری ورسدرسانی کے لیے مجبوراً صرف
اونٹون پر اکتفا کرتی ہے جن کی سست رفتاری صرف ایک چوکی سے
دوسری چوکی تک بڑی تکلیف وہ اور پریشان کن ثابت ہوتی ہے چہ جائیکہ
طولانی سفرون کی قطع منازل ترکون کی خوش قسمتی جیسا کہ مین پہلے بیان
کر چکا ہون صرف اسی بات پر منحصر تھی کہ گوحقی پاشا نے حماقت کو کام
مین لاکر طرابلس سے ۷۵ فیصدی فوج باہر روانہ کر دی تھی تاہم گولی باروت
کی معقول تعداد گوداموں اور طرابلس کے قلعون مین موجود تھی جو خاطر خواہ
کام مین لائی گئی۔ لیکن ایک ذلیل اعلان جنگ کی شرائط اور تخلیۂ
شہر کی جلدی نے ترکون کو سوائے چند میدانی توپون اور نسبتاً قلیل التعداد
گولون سے کچھہ زیادہ سامان جنگ اپنے ساتھ لیجانے کی اجازت نہین
دی کیونکہ بیابان مین میدانی توپون کے کھینچنے کے لیے کم از کم اونیس ۱۹
گھوڑے درکار ہوتے ہین علاوہ ازین اگر ترک یہ توپین اپنے ساتھ لیجاتے
تو انہین توپخانے کا ساز و سامان بڑی مقدار مین اپنے ساتھ رکھنے کیلیے
سیکڑون خچر درکار ہوتے جن کی فراہمی جلدی کی وجہ سے ناممکن تھی
چنانچہ شہر طرابلس مین اطالویون نے ترکی میدانی انواب پر فاتحانہ
قابض ہونے کی جو تصاویر شایع کی ہین وہ دراصل انھین ترکی توپون
سے تعلق رکھتی ہون جنھین ترک کر دینا ترکون نے ضروری خیال کیا
تھا موجودہ شاندار حملہ آوری کے ساتھ ساتھ اطالوی نامہ نگارون نے
ابتدا ہی سے کارنامہ تلوار کی عدم موجودگی مین شیخی اور زنگ ظرفی
سے مذکورۂ بالا سستی فتوحات کو خوب شاندار بنا کر ظاہر کیا ہے
غاریان مین بڑے دن کی صبح کو سورج کی تیزی اور ہوا کی گرمی

سے نا موں رہنے کے لیے ایک چھوٹی سی عمارت کے سایہ مین وہ پانچ
ترانوین نمبر کی رجمنٹ کے اطالوی قیدی بیٹھے پائے گئے جن کا
میدان جنگ کا تجربہ مختصر اور تلخ تھا یہ اطالین سپاہی بظاہر اُس
کمک کا ایک حصہ تھے جو اکتوبر کی ہزیمتون کے بعد طرابلس بھیجی گئی
تھی اور جس نے اپنے دو سو اطالین سپاہی طرابلس کے مشرق مین خشکی پر
اُتار نے کی غلطی کا بُری طرح نتیجہ پایا تھا۔ کیونکہ عربون کی ایک جماعت
نے اپنے اُن وارد مہمانون کا اس قدر سختی سے شاندار استقبال کیا کہ
بجز اُن معدودے چند نفوس کے جو بمشکل اپنی کشتیون تک پہونچ سکے
باقی ان پانچ قیدیون کے سب کے سب ملک الموت کی مہمانی کے اسباب
مین شمار ہو گئے ان پانچ اطالین قیدیون کی جان بخشی کے اسباب
سے نہ خود قیدی باخبر تھے اور نہ اُن کے عرب قید کرنے والے
ایسی حالت مین کہ قتل عام نخلستان کیوجہ سے عربون کو غصہ نے مجنون
کر دیا تھا اور عرب اپنے کسی ایک دشمن کا زندہ چھوڑنا بھی گوارا نہین کرتے
تھے ان قیدیون کے زندہ باقی رہنے کی بابت بجز اس کے کیا کہا جائے
کہ موت کا وقت مقررہ خود محافظ زندگی ہے چاہتا ہے کہ کسی ترکی افسر
یا سپاہی نے ان پانچون کی شفاعت کی ہو جیسا کہ ہوتا رہتا ہے
یا بدبخت اطالین سپاہیون نے عربون کے تند حملون سے مرعوب
ہو کر چلانا اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنا شروع کر دیا
ہو کہ ہم بھی مسلمان اور قابل رعایت ہین اور سادہ لوح عربون کے بآسانی
اس دہوکے مین آجانے سے ان جلد باز نومسلمون کی جان بخشی عمل مین
آئی ہو اس موقعہ پر یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ ترکی افسرون نے

حتی الوسع عربون کو اپنے قیدیون کے قتل کرنے سے باز رکھا ہے حتی کہ نشاطبے نے ایک معقول رقم فی اطالوی ہر ایک زندہ گرفتار کرلانے والے کے لیے بطور انعام مقرر کر رکھی ہے اس سے زیادہ عربون کے لیے ترغیب و تحریص کا اور کونسا طریقہ موثر ثابت ہو سکتا تھا جو شریف ترکون نے اپنے دشمنون کی خاطر مرعی رکھا ہے۔ اور جو اپنی آپ ہی نظیر ہے موجودہ حالت پر نظر کرکے ان پانچ قیدیون کو بتبدیل لباس طربوش وغیرہ پہناکر ساٹھ ترکی باقاعدہ جوانون کی حفاظت او رمشابہت مین غاریان بہجدیا گیا تھا۔ اور اسی طرح سنو سے زیادہ اطالوی اسیران جنگ بحفاظت تمام فیزان بھیجے جا چکے تھے اس سے صرف یہ ہی غرض نہین تہی کہ اندرون ملک کے طولانی راستہ پر زندہ ثبوت کے ساتھ اطالیون کے حسب منشا کام کرنے کی ناقابلیت کی تشہیر کی جائے بلکہ بڑی وجہ یہ تھی کہ فیزان کے محنتی ہوشیار اور مہذب باشندون مین ان قیدیون کی حفاظت قابل اعتبار ثابت ہوگی۔ پانچ اطالین سیولینو نکی ایک پارٹی جو قبل اعلان جنگ بغرض تحقیقات بعض امور تجارتی فیزان گئی تھی وہین روک دی گئی کیونکہ ساحل سمندر یا دور دراز واقع شدہ دونون سرحدون پر بھیجنا اُن کی حفاظت کے خلاف تھا۔

ان پانچ اسیران جنگ مین فرقہ اشتراکیہ کا جوشیلا ممبر اور جنگ کی عام پالیسی کا مخالف ایک نن کمیشنڈ افسر بھی تھا جس کا بیان تھا کہ موقعہ پرست یا اُس کے ملکی ساہوکار اس خلاف انسانیت جنگ کا باعث ہین وہ اور اُس کے ہمنشین دوست یکسان زندگی سے گھبراتے ہوئے معلوم ہوتے تھے مگر متفقہ طور پر بیان کرتے تھے کہ اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ ہوتا ہے

اور اُنھیں ایسا ہی اچھا کھانا ملتا ہے جیسا کہ ترکی باقاعدہ فوج کو اس جگہ یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ غذا کی تعریف معمولی نہیں ہے کیونکہ ترکی باقاعدہ افواج کو کھانا نفیس ولذیذ قسم کا ملتا ہے۔ جب مینے اُن سے دریافت کیا کہ آیا مین بعد حصول اجازت کمانڈنٹ اُن کے دوستون کو اونکی خیر و عافیت سے مطلع کرون تو انھون نے بیان کیا کہ یہ امر پہلے ہی طے ہوگیا ہے اور ترکون نے اُن کے دوستون کے نام بہیجے ہوئے تارون کے اخراجات اپنی جیب سے ادا کیے ہین۔ ونیز وعدہ کیا ہے کہ سرحد ٹیونس کی جانب سے بڑے دن کے جو تحائف اُن کے نام موصول ہون گے وہ اُن کے پاس پہونچا دیے جائین گے بعدش نشاط بے نے قیدیون کو اجازت دیدی تھی کہ وہ اپنے دوستون سے خط و کتابت جاری رکھنے کے مجاز ہین چونکہ اندرون ملک کا انتظام ابھی تک سیول گورنمنٹ کے سپرد تھا اسلیے یہ ضرور تھا کہ بیرون طرابلس بھیجے جانے ولے خطوط پر طرابلسی ٹکٹ چسپان کیے جائین فی الحال تمام وخط و کتابت براہ دیہات باقاعدہ طور پر غیر ولایتون سے جاری ہے۔

بڑے بڑے غارون کی موجودگی جن کو مینے اپنی آمد کے موقعہ پر بہ نگاہ سرسری دیکھا تھا سورج کی روشنی مین پوری طرح ظاہر ہوئے اور مین آخر کار ایک ایسی زمین پر پہونچ گیا جو غارون سے بھری ہوئی تھی اور اُنھین غارون کی جو ہر طرف دکھائی دیتے تھے مناسبت سے غاریان نام رکھا گیا ہے اُن مین سے بعض غار چالیس فٹ تک عمیق تھے اور اسیقدر طویل جن کی چٹانین بہت ڈھالو ہوتی ہین۔ اور جن کے اندر اوس غلیظ اور سبز رنگ کے پانی سے بھرے ہوئے حوض بنے ہوئے ہین جو غالباً

اُن غاروں کے عجیب ساکنوں کے کپڑے دھونے اور پینے کے کام میں آتا ہوگا جن کے متعلق بعض غاروں میں کوئی ایسا ظاہر ذریعہ نظر نہیں آتا کہ اُن کے ساکن جس کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر بیرونی دنیا سے تعلق معاشرتی بسہولت پیدا کرنے پر قادر ہوں اور چونکہ یہ بھی ناممکن ہے کہ کمند یا اور کوئی چیز لگا کر بوجہہ کناروں کی زمین کے کمزور ہونے کے باہر آجا سکیں اس لیے قیاس چاہتا ہے کہ کم و بیش بغرض آمد و رفت خفیہ راستے ان غاروں میں ضرور ہوں گے غاریان میں ان غاروں کے ساکنین برا برتاؤ کرنے اور کندہ ناتراش ہونے میں خاص طور پر زیادہ بدنام ہیں۔ ان سے خواہ کیسی ہی نیک نیتی کے ساتھ بے تکلفی ظاہر کیجائے مگر یہ اُسے بُری نظر سے دیکھتے ہیں بعض اوقات ترکی سپاہی ان وحشیوں سے مذاقاً کہتے تھے کہ تم اپنی بدشکل عورتوں کو زیر زمین براہ رشک قید رکھتے ہو جس کی صحت کا مجھے کسیقدر اس طرح تجربہ ہوا کہ اتفاقاً ایک غار کے کنارہ پر کھڑے ہوکر جوں ہی میں نے نیچے کو نظر ڈالی ایک بدشکل جوان عورت نے جو بالکل مردانہ وضع میں تھی مجھہ سے گالیاں سناتے ہوئے بھاگ جانے کو کہا لیکن قبل اسکے کہ میں اسکے حکم کی تعمیل کرتا اسی اثنا میں مردانہ وضع کی پہلی سے زیادہ کریہ المنظر عورتوں کو بلا لیا گیا اور وہ بھی چلاتے ہوئے میری طرف عجیب وضع سے دیکھنے اور منہ بنانے لگیں اور ان کی بلند آواز نے مجھے یاد دلا دیا کہ آج سے قبل از ہزار سال کس طرح" ابوالتواریخ" نے" غارنشینوں کی کیفیت ان الفاظ میں بیان کی ہے کہ "یہ لوگ چھپکلی اور سانپ کھاتے ہیں اور عام انسانوں کی مانند بات چیت نہیں کرتے بلکہ چمگادڑوں کی طرح چلاتے ہیں" الغرض ان عجیب المخلوقات وحشیوں کی نظر بد سے بچکر میں ایک ردمیوں کے

زمانہ کے بنائے ہوئے ستون کے نیچے بیٹھ گیا اور اپنے اُس زمانہ کا خیال کرنے
لگا جب ہیروڈوٹس کی کتاب پڑھا کرتا تھا اور اسکے تمام دلچسپ مقامات کو حفظ
کیا کرتا تھا مجھے یہ بھی خیال آیا کہ مقابلتہً موازنہ کرنے پر حضرت عیسیٰؑ سے چارسو سال
پیشتر حصص اندرون ملک افریقہ کے متعلق معلومات بہم پہونچانا سہل الحصول
تھا بہ نسبت آج بیسوین صدی کے۔

کسقدر طول طویل زمانہ گذرا کہ ہیروڈوٹس کو اُن زمین پر گھسیٹنے والے دمون کے
بکرون کا حال معلوم تھا جن کی دمین اسقدر بڑی ہوتی ہین کہ گاڑیون مین رکھکر
چلایا جاتا تھا۔ اور اُس نے اُن آدمیون کا ذکر بھی سُنا تھا جن کے جسم پر بال
ہوتے ہین۔ نیز افریقہ کے اُن بڑے بندرون سے واقف تھا جن کی قوت
اور خونخواری خاص طور پر مشہور ہے اور جن کو دوبارہ ڈیو چیلیو نے اُس کے
ایک عرصہ بعد دریافت کیا ہے۔ اور کیسی کیسی عجیب و غریب حکایتین طرابلس کے
ان ہی حصون کے متعلق اُسے معلوم تھین جن مین سے ایک اُن پانچ جوان
آدمیون کی ہے جو بنی غازی یا اُس کے قرب و جوار کے باشندے تھے اور
نئی معلومات حاصل کرنے کے شوق سے بھرے ہوئے یہ دیکھنے کی غرض
سے کہ آیا وہ اُس مسافر سے جو ان اجنبی حصون مین زیادہ سے زیادہ اب تک
دُور گیا ہو اور آگے کہان تک جا سکتے ہین۔ شمالی افریقہ کے ان اندرونی
حصون مین سے ہو کر گذر رہے تھے جہان درندون کی بڑی کثرت
تھی ان جوانون کا انتخاب بوجہ کثرت اُمیدواران بذریعہ قرعہ اندازی
عمل مین آیا تھا اور قبل روانگی اِن جوانون نے ازراہ پیش بندی پانی کا
ایک ذخیرہ ہمراہ لے لیا تھا۔ اور بر بنا خصوصیت ممتاز ایک طویل سفر
کی مغرب کی طرف سے ابتدا کی گئی۔ یہ بیچارے دوران سفر مین چند درختون

کے قریب پہونچے اور اُن کے پھل جمع کرنا چاہتے تھے کہ بہت سے پستہ قامت آدمیون نے انھین مثل قیدیون کے گرفتار کرکے دلدل پرسے گذر ایک ایسے شہر مین لے لیے جہان کے تمام باشندے سیہ فام اور پستہ قامت تھے - ان قیدیون کے ساتھ بظاہر بونون کی طرف سے عمدہ برتاو کیا گیا اور آخر کار بحفاظت بنی غازی کے راستہ پر پہونچا دیا گیا جنھون نے بن غازی پہونچکر علاوہ اور باتون کے یہ بیان کیا کہ اُن کے بوَنے میزبان سب کے سب جادوگر تھے - میرا خیال ہے کہ اس قصہ کی سرزمین نفاریان سے مرادی تعلق رکھتی ہے کیونکہ یہان دلدل کے باشندے اور وہ جنگل موجود ہے جس کا دریائے کانگو گہڑیالون سے معمور رہتا ہے اور جو سائیرنیون کے دریافت کرنے کے بعد یورپ کی نظرون سے اُسوقت تک پوشیدہ رہا جب تک اسٹینلی کو کینہ توز جنگلیون کے زہر آلود تیرون کا مقابلہ نہ کرنا پڑا جس جگہ مین بیٹھا ہوا تھا اُس کے داہنی جانب ایک سوراخ کے منہ پر اُسکی نکلی ہوئی مٹی کا ایک ڈہیر لگا ہوا تھا عندالاستفسار ایک ترک سپاہی نے کہا کہ یہ کارروائی ایک چیونٹی کی ہے جس پر بلحاظ مٹی کے بڑے ڈہیر اور چیونٹی کی ننھی سی بساط کے فی الحقیقت اعتبار کرنا ناممکن تہا - اس موقعہ پر ایک دفعہ اور خیالات نے ہیروڈوٹس کی دلچسپ کہانیون کی طرف توجہ کی از انجملہ ایک کہانی مین وہ بیان کرتا ہے کہ چیونٹی کس طرح زمین کہود کر سنہری مٹی کے ڈہیر لگا دیتی ہے اور جو شخص روپیہ کی خاطر خطرہ مین پڑنے کے لیے تیار ہو جاتا ہی تین ایسے اونٹ جس مین ایک بچے والی اونٹنی بھی شامل ہوتی ہے اور جسکا بچہ مان کے جلد واپس ہونے مین کوشش کرنے کی غرض سے مکان پر چھوڑ دیا جاتا ہے ہمراہ لیکر سنہری مٹی کی تلاش مین جاتا ہے

اور کامیابی کی صورت مین سنہری مٹی کو جلد جلد جمع کرکے اونٹون پر بار کرینگی اسوقت تک کوشش کرتا ہے جب تک کہ چینوٹیان سوراخ سے نکلنی شروع نہو جاوین ورنہ فوراً ہی بچہ والی سانڈنی پر سوار ہوکر اوسے گھر کی جانب دوڑانا شروع کرتا ہے اور جب کبھی ان تیز رفتار چینوٹیون نے طلاآمیز مٹی کے کسی حریص کو پکڑ لیا ہے تو اس کی بدقسمتی کا کچھ ٹھکانا نہین رہا ہے اسموقعہ پر یہ ظاہر کردینا بھی ضروری ہے کہ ہیروڈوٹس کا مطلب درحقیقت اس چینوٹی سے نہین ہے جس کا مٹی کا ڈھیر لگایا ہوا ہمین نے دیکھا تھا اوسکا مطلب اُن جانورون سے ہے جو رات کے وقت شکار کی تلاش مین پھرا کرتے ہین۔ اور جن کا نام اینٹ بیر یعنی چینوٹی کا ریچھ اور قد چھوٹے سور کے برابر ہوتا ہے یہ جانور بہت کم دکھائی دیتا اور گھر جانے پر بڑی بہادری ظاہر کرتا ہے جو صاحب جنوبی افریقہ مین بسلسلہ ملازمت رہ چکے ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ اون کے گھوڑے اور وہ خود ان جانورون کے سوراخون کی وجہ سے بڑے خطرہ مین رہا کرتے تھے

بازار سے مختلف چیزین خریدنے کے بعد ایسی چہل قدمی کے طور پر جو انگلستان سے روانگی کے بعد پہلی ہی مرتبہ طرابلس مین کی گئی تھی زیتون کے تختون مین گئے اور جا ر قیام کی واپسی پر ہمین معلوم ہوا کہ ہماری اس کوہستانی جنت مین ہیضہ نمودار ہوگیا ہے جس پر بلحاظ آب و ہوا کی عمدگی کے یقین آنا مشکل تھا لیکن ہیضہ کے کیس ہمارے سامنے موجود تھے ایک روز بیشتر عزیزیہ کے طبی اسٹاف نے باوجود کارآزمودگی ازراہ نادانی ایک ایسے بڑے ہسپتال مین جو ہیضہ سے پاک تھا چار ہیضے کے مریضون کو بھیجدیا تھا جن مین سے ایک مرچکا تھا۔ طرابلس مین باوجود ہر قسم کی نگرانی کے

وبا ہیضہ کے پھیلنے کی روک تھام ناممکن ہے کیونکہ عرب ہر وقت حتی کہ علامات
مرض کے ظاہر ہو جانیکے بعد بھی مصروف نقل و حرکت رہتے ہین یہ امر یقینی ہے
کہ شہر طرابلس سے وارد ہونے والے شتر بانون اور آوارہ گردعربون کے ذریعہ
سے زرزلیس اور غبیض مین ہیضہ کی ابتدا ہوئی شتر بانون کا قاعدہ ہے کہ منزل
مقصود پر پہونچنے کے بعد ایسی حالت مین بھی کہ موت کا ہاتھ اپنے صاف دکھائی
دیتا ہو قصبات یا مواضعات کے غلیظ صحنون یا کھلی ہوا مین اپنے رفقا کے شریک
حال ہو جاتے ہین اس وجہ سے بھی معمولی حالت مین وبا ہیضہ کو پھیلنے کے لئے
میدان صاف ملتا ہے تاہم عزیزیہ کے طبی اسٹاف کا یہ فعل کہ اُسنے چار آدمیون
کو جن کے متعلق ہیضہ مین مبتلا ہونے کے بارہ مین کسی قسم کا شک نہین کیا جاسکتا تھا
ایسے راستہ پر سفر کرنے کے لئے بھیجدیا جو دشوار گذار اور طویل تھا اور جسکا منتہا
ایک ایسی جگہ تھی جو اب تک اس مرض سے بالکل پاک تھی تقریباً ناقابل عذر ہے
اور جو ہیضہ کے یکایک ایک اچھی صحت گاہ مین نمودار ہو جانے کے باعث طبی
اسٹاف غاریان کی بڑی پریشانی کا باعث ہوا۔ علاوہ اور آدمیون کے ارخان
بے بھی میرے پاس آے اور غاریان کو چھوڑ دینے کا پرزور الفاظ مین مجھے مشورہ
دیا لیکن مین نے اُن سے کہا کہ مین جوش کیا ہوا پانی پیتا ہون اور کھجورین یا ایسی
خوراک نہین کھاتا جو کھلی ہوئی رہتی ہو اس صورت مین اپنی ذات کے متعلق مجھے وبا
ہیضہ سے کچھ خوف نہین ہے تاہم چند اور بھی وجوہات تھے جن کی وجہ سے جلد روانہ ہونا
ضروری تھا ابتدا میرا خیال غاریان سے سیدھا زاویہ جانے کا تھا اس صورت مین مثلث کے
ایک ضلع کے دو ٹکڑے کرنے کے بجائے ایک پر سفر کرنا ہوتا اور ایک نئی سرزمین
سے بھی واقفیت حاصل ہو جاتی جسمین غاریان سے دو منزل پر وہ خاص دلچسپ
مقام بھی واقع تھا جسکا نام سن ہے اور جو غالباً گول یا کسی اور قسم کے پتھر سے بنایا گیا

ہے لیکن چند در چند قباحتوں کی وجہ سے ارادہ ابتدائی عمل مین نہ آسکا کیونکہ اول تو تمام
اونٹ سرکاری خدمات کیلیے کرایہ پر حاصل کرلئے گئے تھے اور ذاتی استعمال کیلیے اونٹ
کا ملنا ناممکن تہا دوم گھوڑے اور خچر بھی کرایہ پر نہین مل سکتے تھے کیونکہ کمزور اور بیمار جانورونکا
علاج کرکے میدان جنگ مین جانیکے قابل بنا دینے کے کوشان مویشی کے ڈاکٹرون کا ہیڈ
کوارٹر اس کوہستانی گانون مین تہا اور انکی نگرانی مین تقریباً تمام اور گھوڑے موجود تھے
علاوہ اسکے مجھے اگر کوئی گھوڑا مل ہی جاتا تو ساری آبادی مین ایک زین بھی موجود نہین تہا
اور اگر صرف اسباب کیلیئے کوئی اونٹ ملجاتا اور مین پیدل سفر کرنا بھی گوارا کرلیتا تو عام راستون
سے جداگانہ راستہ پر جسکی حفاظت نہایت خطرہ مین تھی سفر کرنا ہوتا اور سپاہی بدرقے کے
طور پر بھی ملنے ناممکن تھے چنانچہ ان دقتون کو محسوس کرکے مین نے ظاہر بے کو اطلاع
دی کہ مین اسکی نصیحت کیمطابق عام راستے سے بزیہ ہوتا ہوا واپس جاؤنگا میری یہ اطلاع
دہی شریف کمانڈنٹ کیلیئے خوشی کا باعث ہوئی کیونکہ ظاہر بے معہ اسٹاف میرے
نئے راستہ پر سفر کرنیکی خواہش سے متردد نظر آرہے تھے اور میرا سفر کی بیان کردہ
دقتون کی عدم موجودگی کیصورت مین بھی انکے تردد کا باعث ہونا ایک بڑی کج خلقی
ہوتی کیونکہ یہ لوگ از راہ شرافت ذمہ واریون اور امتحان کی نازک حالت مین بھی
میری ذاتی خوشی اور آرام کا خیال رکھتے تھے پھر کس طرح ممکن تہا کہ مین کوئی ایسا کام کرنے
پر آمادہ ہوجاتا جو میرے مہربان میزبانون کی پریشانی اور تکلیف کا باعث ہوتا مین نے
شروع ہی سے یہ اصول مقرر کر رکہا تہا کہ حتی الوسع اس جنگ مین ترکی اسٹاف کو کوئی
تکلیف نہ دون جب کوئی شخص ان بہادر سپاہیون کی سخت دقتون کو دیکھے اور اُن کی ہر قسم
کی مہربانی اور مہمان نوازی کا تجربہ حاصل کرے تو اُسے فی الحقیقت محسوس ہوگا کہ
انسے واجبی ضروریات کا بھی اظہار کرنا ظلم ہے مجھ سے ایک ہفتہ پیشتر ایک نامہ نگار
کو سواری کے لئے گھوڑا دیا گیا تہا اور دوسرے نامہ نگار کو ایک گول ڈیرہ مین اُن

نامہ نگارون پر ان چیزون کے متعلق اعتراض نہین کرونگا کیونکہ وہ جس طرح میری بہی خواہ ہین اسی طرح ترکی کے مگر یہ ضرور کہون گا کہ ہم لوگون کو اپنی خوش قسمتی سے ایسے شریف اسٹاف سے واسطہ پڑا ہے جنہون نے خندہ پیشانی سے یہ چیزین نذر کین ورنہ دنیا مین کوئی دوسری فوج نامہ نگارون کو ان چیزون کے مفت دینے کا خواب مین بہی خیال نکریگی نامہ نگار و اچہی طور پر فوج سے جو طلب کرسکتے ہین وہ خوراک ہے بشرطیکہ وہ باضابطہ مقرر کئے گئے ہون یہان نامہ نگاران کو حرکات و سکنات کی اسقدر آزادی حاصل تہی کہ وہ گویا خود مختار حکمران تھے مگر اسوجہ سے کہ ترکی فوجون کا تسلط ایک بہت بڑے میدان پر تھا اور ذرایع احمال و انقال محدود اس لئے نامہ نگارون کو خاطر خواہ جنگ کی حالت دیکھنے مین کامیابی نہین ہوئی ورنہ ترکون کی فیاضی اور کشادہ دلی تو اس سے ظاہر ہے کہ برٹش رعایا کا ایک ایسا شریف آدمی بہی میدان کارزار مین موجود تہا جو مشرق قریب کا متوطن تھا اور بلا ایسے کاغذات کے جسے اخبار کا نامہ نگار ہونا ثابت کیا جاسکے وہ اپنے آنے کی وجہ کتاب کی تصنیف کی نسبت ظاہر کرتا تہا یہ شخص قابلیت اور وسیع معلومات رکہنے کے علاوہ مشرق مغرب اور ہندوستان کا بھی سفر کرچکا تھا مگر جنگ کے متعلق کوئی تجربہ نہین رکہتا تہا حتی کہ فوجی معاملات کی معمولی باتون سے بہی واقفیت نہین تہی باوجود اسکے کہ اُسکی نسبت معلوم ہوچکا تہا کہ اُسنے اُس پارٹی کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی ہے جسکا فتحی بے جان نثار حامی ہے اُسے ترکی اسٹاف کے امراء علی نے اعلیٰ اور ہر قسم کا اخلاق برتا بلکہ اسے ترکی مدافعانہ لائنون کے دیکھنے کی اجازت بہی دیگئی جنکی نسبت مین پورے طور پر یقین رکہتا ہون کہ وہ ان معلومات کو بری طرح استعمال نہین کریگا ساتھ ہی اُس کے مین اسے مبارکباد دیتا ہون کہ اسنے اپنی خوش قسمتی سے عزیزیہ کے جیسے بامروت اور مہربان افسرون کو پایا ورنہ مہذب دنیا مین کسی جگہ بہی ایک معمولی نامہ نگار کو جو باضابطہ وثایق کی بنا پر فوج مین

تعنیات ہو مرضی کے مطابق میدان جنگ مین گھومنے اور آنے جانے کی ہرگز اجازت
نہ دی جائے گی مین اس بات کے ظاہر کرنے پر مجبور ہون کہ زمانہ حال کی جنگونکا تجربہ
رکھنے والے شخصونکی نظر مین اجنبیون سے ترکی اسٹاف کا بامروت برتاؤ مناسب اخلاق کی حد سے
آگے بڑھگیا تہا اور اس درجہ پر پہونچگیا تہا کہ بیہودہ اور لغو خلق کہا جا سکے۔

مین نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر ایک اونٹ کرایہ پر کرلیا ایک چھوٹا سا کاروان شام کیوقت
بسر کروگی ایک ایسی زندہ دل سارجنٹ کے عزیزیہ جانیوالا تھا جو ایسا شخص تہا کہ ن کشیدہ افسر مین
کم پایا جائیگا اور جسے افسر اور ڈاکٹر افندی کے نام سے مخاطب کرتے تھے یہ شخص فرانسیسی زبانکے
چند لفظ جانتا تھا اور جب کبھی مجھسے ملتا حتی کہ آدھی رات کو بھی گڈ مارننگ کہتا۔ یہ سارجنٹ عربون
سے بحسن اخلاق پیش آتا تھا اور عرب بھی بظاہر اسکا خیال کرتے تھے و نیز اس کے احکام کی
جلد تعمیل ہنسے طاہر بے کو الوداع کہی اور دوسرے آدمیون سے بھی رخصت ہوا طالین قیدیون نے بھی کچھ بات
چیت کی بی نے چلتے وقت زیادہ تر ملائم جملہ پڑا دن مبارک اپنی زبان سے ادا کیا ہم شمال کیجانب
روانہ ہوگئے اطالین اسیران جنگ ہمارے پیچھے غمگین نظرون سے دیکھتے ہوئے رہے تھے
ان بیچارون کو سال گذشتہ کے بڑے دن کب یہ خیال گذرا ہوگا کہ سال آئندہ مین عید کا
دن غاریان کے غار نشین لوگون مین بحالت اسیری گذرے گا۔

پہلون کی خوشبو سے لدی ہوئی ہوا آہستہ آہستہ چل رہی تہی اسمرتبہ ہمارا سفر تاریر تہا ایک مرتبہ
بظاہر نہ ختم ہونیوالا صحرا کا ہے پیچھے پھیلا ہوا دیکھا اور اسمرتبہ بھی توپ کی دہیمی گرج سنائی دی راستہ مین
دو عرب عورتین اور عورتونسے ملاقات کرتی ہوئی دکہائی دین ان عورتون نے ایک دوسرے کو پرندون
جیسی الفت سے پیار کیا قبل ازین ان عورتونکا طریقہ اظہار محبت نہین دیکھا تہا اسلئے مینے خیال کیا کہ
سب باہمدگر رشتہ دار ہونگی کیونکہ عام قاعدہ کے مطابق ایک عورت دوسری کے پاس سے بدون سلام
ودعا کے گذرتی دیکھی گئی تہی اور جب وہ راستہ مین ہمارے قریب پہونچتی تہین تو اپنے چہرون کو بخوبی
فرجہ کے اندر چھپا لیا کرتی تہین سورج غروب ہونیسے پیشتر ہم فندق پہونچگئے ہین یہ دیکھکر

مایوسی ہوئی کہ اُس خوبصورت حجرہ مین وہ عرب خاندان جنکی مجموعی تعداد معہ بچون کے دس آدمیون کی تھی مقیم تھے اگر ہم انہین وہان سے نکال بھی دیتے تو اُن کے قیام کی نفرت دلانیوالی نشانیان پاتے اسلئے ہمنے صبر اور بڑے دن کی نیک نیتی کے ساتھ خاموشی اختیار کرتے ہوئے دوسرے کمرہ مین قیام کیا شریف سارجنٹ نے جو کچھ ممکن ہوسکا ہمارے لئے راحت کا انتظام کیا ایک عرب کو نکالنے کے بعد جو کمرہ مین میری پائنتین آن کر لیٹ گیا تھا مین نے سارجنٹ اور اسکے آٹھ ساتھیون مین سے چار پر زور دیا کہ وہ ہمارے ہی کمرہ مین سوئین ہمارے کمرہ مین آگ جلانے کیوجہ سے دہوان اس کثرت سے پہیل گیا کہ ہم اندہے ہوے جاتے تھے کیونکہ دہوان نکلنے کیواسطے سوائے دروازہ کے اور کوئی راستہ نہین تہا ہم سب نے نزدیک بیٹھکر کہانا کہایا اور چارپائی سونے کے واسطے لیٹے ہی تھے کہ ہمپر کیڑے حملہ آور ہوے اور ہمارے تمام بستروں اور کپڑون کے اندر پہیل گئے اور کاٹنا شروع کیا سب لوگ جسم کہجانے لگے حتی کہ بیچارہ نے کراہنا شروع کیا مینے اپنے بستر کی چادر اتار کر اسے دی سنہ ۱۹۱۱ء کے بڑے دن کی رات کا جب کبھی مین خیال کرتا ہون تو میرے جسم مین سوزش ہونے لگتی ہے ایک گھنٹہ اس تکلیف مین گزار کر ہی اور سارجنٹ اپنے بسترون سے اٹھ بیٹھے اور باہر آگ جلا کر طلوع آفتاب تک ہم جسم کہجانے اور رگڑتے رہے انکے قریب ہی ایک چھوٹی سی دیوار کے نیچے ایک عرب خاندان ابلطوس سے شب باش تہا کہ درمیان مین مان باپ اور چارون طرف چھوٹے چھوٹے بچے اور ان کو بڑے بچے محاصرہ کئے ہوے پڑے تہے غریب بلی جو موسم اور وقت کے رواجی محسوسات کا خوگر ہے گہر پہونچنے کیلئے بیچین ہو رہا تہا اور گذشتہ رات کی تکلیف فراموش نہین کرسکتا تھا اور جیسا کہ اُسنے کہا وہ بڑے دن کی رات مین کچھ لطف نہین اٹہا سکا حقیقت مین یہ بہت برا ہوا کہ اسے ایک بڑے تہوار کی رات کو شب خوابی کے کمرے سے کیڑون نے بے عزتی کے ساتھ نکالدیا مین نے اُس سے بیان کیا کہ بقول مارک ٹوین ایک ہوٹل کی ساری مکھیان متحد ہو کر چاہین تو وہ مسافر کو بستر سے کہینچکر نیچے گرا سکتی ہین مین نے اس کی جسمانی اور دلی تکلیف کو کم کرنے کی خاطر کبر ہے مکوڑون کے لطیفہ بیان کئے اور سر دلفر ولاسن کے اس فیاضانہ قول کو بھی نقل

کیا کہ کہان اپنی ذات سے مکروہ نہین ہین بلکہ انکا طریقہ زندگی مکروہ ہے لیکن میری ہر ایک
کوشش جو ظرافت اور دل لگی پر مبنی تھی بی کیلئے کار آمد ثابت نہین ہوئی کیونکہ بڑے دن
کے موقعہ پر کہان تو انگلستان کی چہل پہل عیب شب چمکتی ہوئی شراب قسم قسم کے لذیذ کہانے
صاف ستھرے کپڑے اور نرم گرم بستر وغیرہ وغیرہ اور کہان ہماری موجودہ ذلیل اور درد
ناک حالت ان دونو نکا باہمی اختلاف خود دردناک تھا بہر صورت ہمنے گرم گرم قہوہ کا ایک
ایک آب خورہ پیا اور کچھ ناشتہ کیا جسکی وجہ سے دل لگی اور مذاق کے مقابلہ مین زیادہ آرام ملا اور جب
فرشتہ رحمت جیسے کارکن فنیجی بے کے بھیجے ہوے گھوڑے ملگئے تو ہمارے حواس بجا ہو گئے غاریان
کے مہربان افسر نے بغیر ہماری اطلاع کے ہیڈ کوارٹر کو بذریعہ تار اطلاع بھیجدی تھی کہ ہم پیدل
روانہ ہو گئے ہین اسکا یہ نتیجہ تہا کہ رات ہی رات ہماری لیے دو گہوڑے بھیجے گئے جو صبح ہی سواری کیلئے
تیار ملے جنکی بدولت ہم اپنے پرانے ہیڈ کوارٹر مین پہونچگئے جہان ہمین ہیضہ کے پھوٹ نکلنے
کی خوفناک خبر ملی جسکی ابتدا ایک دن پیشتر ہوئی تھی اور چوبیس گھنٹہ مین چودہ آدمی مبتلا ہوے
تہے جس کمرہ مین ہم سوئے تہے اسکے باہر چار شخص ہیضہ کے مریضون کی موجود نہین تحقیقات
سے ثابت ہوا کہ مریض عرب ایک رات قبل ایک جنوبی گانون مین شب باش رہے تھے اور
کسی متاثر کنوئین کا پانی سب نے پیا تہا گویہ تحقیق ہو گیا کہ یہ مرض عزیزیہ کے پانیکی خرابی کی
وجہ سے پیدا نہین ہوا تہا تاہم اس مرض کا فوری اثر کیمپ کیواسطے خطرناک تھا اسلئے فوراً لال
احمر کے ڈاکٹرون نے بڑی مستعدی سے اپنا کام شروع کیا تمام بازار کی جگہ غلیظ اونٹون اور تاجرون سے
صاف کر کے ازسرنو بازار کو فاصلہ پر قائم کیا گیا اور دونون کنون مین پرمین گینٹ آف پٹاس ڈالا
گیا اسیر بھی پانی جوش دیکر یا فلٹر کر کے کام مین لایا جاتیگا غلیظ اونٹون اور بستر بانون سے فوجی
کیمپ کے صحن کو بھی صاف کیا گیا اب کہین جا کر فرشتہ اجل کا ہاتھ جلد ہی رک گیا اور میرے باقی
ماندہ زمانہ قیام طرابلس مین عزیزیہ یا غاریان کے کیمپون کے اندر اور کوئی کیس ہیضہ کا نہین
ہوا یہ مرض جسقدر جلد شروع ہوا تہا اسیقدر جلد ختم کر دیا گیا اور ہمارے دلونسے ایک بہت بڑا

اندیشہ اٹھگیا جن لوگون نے اس مرض کے مریضون کو دیکھا ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہین
کہ مشرقی حالات مین یہ لفظ کیا معنی رکھتا ہے اور کس طرح استفراغ اور بے انتہا درد
ہوتا رہتا ہے ہونٹ نیلے ہوجاتے ہین اور پھر موت سے قبل تکلیف کو کم کرنیوالی بے ہوشی
طاری ہوجاتی ہے اور سب سے زیادہ یہ کہ ان نعشونکی تدفین مین حیوانون جیسی بے پرواہی عمل مین آتی ہے۔

بڑے دن کے ایام مین یہ ایک دوسرا سنسنی خیز واقعہ پیش آیا جب سے اطالیون نے
شہر طرابلس پر قبضہ کیا ہے سلطانی فوج کے ملازم عربون کی ایک تعداد کو اپنا جانب دار بنا لیا
ہے مجھے ہمیشہ سے اس نالائقانہ اور بے حیایانہ حرکت سے نفرت رہی ہے کہ کوئی قوم دشمن کے دغاباز
لوگون کی جماعت کو اپنی اغراض کا آلہ بنائے مجھے خوب معلوم ہے کہ ہمنے بھی جنوبی افریقہ مین
پانچ شلنگ اون مشہور عام قومی جاسوسون کو دیکر اس مکروہ فعل سے پرہیز نہین کیا تھا جنہون
نے ضرورت کی حالتین اپنے ملک اور ابناء ملک سے مخالفت اختیار کرلی تہی فی الحقیقت یہ مشکل
ہے کہ ان حرامزادون کی زیر انتظام لائی ہوئی فوج کی تیاری کی کوئی معقول وجہ بتائی جاسکے

تین اطالوی جاسوسون کی ایک جماعت کو عین زارہ کے قریب ایک ترکی پیدل نے گرفتار
کر گھیر لیا معلوم ہوجانیپر ان لوگون نے اپنے آپ کو حوالہ کردینے کے مقابلہ مین لڑنا پسند کیا
آخرکار ایک اطالوی النسل جاسوس مارا گیا اور دو عرب جاسوس زندہ گرفتار کرکے عزیزیہ
لائے گئے جنکی نسبت معلوم ہوا کہ اطالین فوج مین ملازم ہین اور تاحال عثمانی خزانہ سے
بھی تنخواہ پاتے رہے ہین اور یہ جاسوس وقت گرفتاری اس ذراسی تبدیلی کیساتھ ترکی
نیلی وردی پہنے ہوئے تھے کہ بجائے ترکی نشانون کے کالرون پر اطالوی نمبر لگائے ہوئے
تھے۔ نشانات کے کمرہ مین کورٹ مارشل منعقد ہوا اور پیٹھ پر ہاتھ بندھے ہوئے دونون
ملزم پیش کئے گئے جرم کے متعلق کوئی شبہ نہ تھا نہ صفائی لہذا باضابطہ پھانسی کی سزا تجویز کی
گئی اثنا تحقیقات مین کمانڈر انچیف کے یہ دریافت کرنیپر کہ انہون نے سلطانی اطاعت کی
حلف کی کیون خلاف ورزی کی تہی ان دونون مین سے زیادہ عمر کے شخص نے کہا کہ بال

بچون کے فائدہ کی خاطر لیکن جیسا کہ ظاہر ہوا اس عذر مین معقولیت نہین تہی کیونکہ اسے اطالوی خزانے سے جو تنخواہ ملتی تہی وہ اس سے زیادہ نہین تہی جو ترک ادا کرتے رہے تہے دوسرے کم عمر مجرم نے صرف یہی کہا کہ مین مجرم ہون اور میرے پاس کوئی عذر ہی نہین ہے مین اپنے آپ کو کورٹ کے رحم پر چھوڑتا ہون اور باقی ماندہ کیلئے خدا سے رحم کی درخواست کرتا ہون دونون مجرم تحقیقات کے وقت ثابت قدم رہے اور انہنے کسی قسم کی لغزش ظاہر نہین ہوئی کم عمر آدمی نے ابتدائے کارروائی مین سگرٹ مانگا جنی کہ سزا ہے موت کے سنائے جانے کے بعد ہی باطمینان سگریٹ پیتا رہا رات گذارنے کیلئے دونون مجرم ترکی لائنون کو بہیجدیئے گئے اور دوسرے دن سات بجے صبح کے دونون مجرمونکو علیحدہ علیحدہ بغرض تنبیہ سنت بنی آدم اور بنی عشیر مین کہجور کے درختونسے لٹکا کر پہانسی دیدی گئی تاکہ اُن تمام لوگون کو جو موجودہ ضرورت اور خطرہ کی حالت مین اپنے مذہب سلطان اور ساتہیون کو دغا دینے کے لئے لالچ دئے جائین عبرت حاصل کرنے مین مدد ملے

وہ سب سے بڑا دغاباز حسونہ پاشا جو نسلاً ترک اور مذہباً مسلمان سعاشتہ تا گورنمنٹ عثمانیہ کا نمک خوار ہے اپنے ایسے بیٹے کو جو ترکی افسر تھا نمک حرام بنانیکی کوشش مین ناکامیاب رہا اُسکا بیٹا باپ سے ناراض ہوکر جنگل کو نکل گیا اور اپنے رفیقون کے شریک حال ہوکر مثل سلطان کے ایک سچے سپاہی کے اوسوقت تک دشمنون سے لڑتا رہا جبتک کہ اُس نوجوان کی زندگی کو بیوقت موت کے ہاتہنے جو بخار کی وجہ سے دور دراز پہاڑ مین واقع ہوئی تہی قطع نہین کیا جسکا نام سچے بہادرون اور ملکی جان نثارون کو تا ابد افسوس رہے گا۔

باب ششم

بغداد کو واپسی

عزیزیہ پہونچنے پر ہمیں معلوم ہوا کہ ٹیلیہم اور اوسلر فندق بنی غشیر چلے گئے تھے اور سپنگ رائٹ نے شدید پیچش سے حال ہی مین افاقہ پانا شروع کیا تھا مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس ملنسار اخبار نویس کے وفادار ملازم سلیم نے اپنے آقا کی تیمارداری مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا تھا موسی بے نے سپنگ رائٹ کو عارضی قیام کے لیے ایک کشادہ اور آرام دہ خیمہ عنایت کیا تھا۔ جو مرض کیجات مین خصوصیت سے آرام و آسایش کا باعث ثابت ہوا۔ گو مریض کو افاقہ ہونا شروع ہو گیا تھا تاہم مینے زیادہ اصرار کیا کہ وہ دوسرے ہی دن میرے ساتھ عزیزیہ سے روانہ ہو جائے۔ سپنگ رائٹ نے پہلے ہی سے روانگی ٹیونس کا ارادہ کر لیا تھا تاکہ وہان پہونچکر پوری شفا حاصل کرنے کے بعد کپڑے و خوراک مہیا کر کے دوبارہ ترکی فوج سے آملے چنانچہ میرے مشورہ نے جلد روانہ ہو جانے پر اُسے بالکل ہی مستعد کر دیا میرے دوست نے پیچش جیسے جلد صاحب فراش کر دینے والے مرض کو قابل تعریف مستقل مزاجی سے برداشت کیا تھا لیکن پھر بھی یہ نہایت ضروری تھا کہ وہ جلد کیمپ کی جراثیم سے موثر شدہ سرزمین سے علیحدہ

ہوکر بیابان کی صاف اور کھلی ہوئی ہواءین زندگی بسر کرے۔ علاوہ ازین اس کی ہمسفری میرے لیے لطف صحبت کو پُر مسرت بنانیوالی تھی۔

شیخ بیرونی کی عنایت جو سپنگ رائٹ کا دوست تھا بدینوجہ قابل شکرگذاری ہے کہ انھون نے بیس فرانک کی حقیر رقم پر ایک اونٹ ہمارے لیے کرایہ پر دلوادیا۔ حالانکہ آج کل اونٹون کا کرایہ بہت گران ہو رہا ہے۔ ایک اور اونٹ سپنگ رائٹ کی سواری یا یون کہیے کہ اُس کے بیٹھنے کے لیے کرایہ کیا گیا۔

دوسرے دن پریشان کن تاخیر ولیت ولعل سے بکوشش چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد دو بجے کے قریب ہماری روانگی کا وقت آگیا چنانچہ مین فتحی بے سے مختصر الوداع کہنے جس جدا ہونا خالی از افسوس نہ تھا کونک گیا۔ لیکن یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا کہ یہ شاندار افسر جس کی متعدد شاندار خدمات اپنے ملک کا واجبی شکریہ حاصل کر رہی ہین بخار مین مبتلا ہو کر صاحب فراش ہو رہا تھا تاہم مینے اپنے دل کو ہلال احمر کے تین ڈاکٹرون کی اس رائے سے تسکین دی کہ فی الحال بخار مین خطرہ کی کوئی علامت نہین پائی جاتی۔ اگرچہ اطالوی اخبار نویسون کی دروغ بیانیان متعدد مرتبہ فتحی بے کو قتل کر چکی ہین تاہم مجھے یقین ہے کہ میرا دوست جلد صحت یاب ہو جائیگا۔ مجھے شبہ ہے کہ فتحی بے کے بخار مین شدت کا باعث وہ غلہ سے لدا ہوا کاروان ہوا تھا جسے سرحد پر فرانسیسی افسرون نے متلون مزاجی سے روک دیا تھا۔ اس کاروان کو جو ولایت طرابلس کے لیے غلہ لا رہا تھا دو ہفتہ سے زیادہ مدت تک سرحد پر پڑا رہنا پڑا اور جیسا کہ بعد مین ظاہر ہوا ہمنے فتحی بے کو جو تسکین دلائی تھی وہ صحیح ثابت ہوئی یعنی کاروان کو طرابلس مین داخل ہو جانے کے چند ہی دن بعد اجازت ملگئی فتحی بے نے اپنی مسلسل جانکاہیون اور متواتر جسمانی تکالیف کی موجودگی

مین بھی ہمارے آرام کا خیال رکھا تھا علاوہ اسکے کہ میرے لیے بلا میری درخواست
زوارہ تک سواری کے لیے گھوڑا دیا تھا اُس نے یہ حکم بھی دیا کہ طاہر بے کے
ذریعہ سے ہمارا تعارف مانشیر گاز ٹوٹ سے کرایا جاوے جو ہمارے کاروان مین
شریک ہونیوالا تھا۔ اس اجنبی ہمسفر کی صحبت میرے لیے سفر کی ابتداء
سے انتہا تک بیحد خوشی کا باعث ثابت ہوئی مانشیر تھاڈی گاز ٹوٹ پولینڈ
کا ایک ممتاز ادیب ہے۔ جو اسلام کے متعلق اپنی ایک تصنیف کے لیے مشہور
ہے۔ کتنے کم اشخاص اس امر سے واقف ہین کہ ولنا اور پولینڈ کے دوسرے
قصبون اور گانوون مین ایک لاکھ مسلمان آباد ہین؟ یہ بیان خالی از دلچسپی
نہوگا کہ مانشیر گاذ ٹوٹ کا اسلامی نام سیف الدین ہے۔ یہ صاحب یورپ
مین اسلام کی اس مغربی چوکی کی عجیب آبادی کے بڑی گرمجوشی سے مداح
و معاون تھے ولنا اور اسکے ملحقات مین اشاعت اسلام کی دلچسپ و مختصر
تواریخ یہ ہے کہ ۱۳۶۰ء مین اسلام کے ابتدائی رہنما کریمیا سے پولینڈ مین
پہونچے۔ اِن کے بعد اور مسلمان تارک الوطنون نے قرب و جوار کے سرداروں
سے مدت تک تیغ زنی کر کے کریمیا ہی سے مغرب کی جانب پیشقدمی کی۔
قوم پول نے اِن نو واردون کا خوشی سے استقبال کیا جنھون نے اس حسن
سلوک کے عوض اپنے اس نئے ملک مین فوجی ملازمت خوشی سے منظور
کرلی۔ فریقین مین کسی ایک کو بھی اس سودے مین کوئی شکایت پیدا نہین
ہوئی مسلمانون نے عمدہ شہریون کی طرح سکونت اختیار کر کے اس نئے
وطن کی خدمت وفاداری سے انجام دی۔ قوم پول نے مسلمانون کے سربرآوردہ
خاندانون کو اپنے ملک کے موروثی امرا کی فہرست مین شامل کیا اور اُن کے
قیام کو زیادہ مستقل بنانے کی خاطر مزدور اور ملبہ دیکر مساجد تعمیر کرا دین۔

جن مین سے پچاس مسجدین قدیم پولینڈ کے مختلف حصون مین ابھی تک موجود ہین۔ عیسائیون نے بھی مسلمانون کی فوجی ملازمت اختیار کی چنانچہ بہت سے پول عیسائی عثمانی فوجون مین ملازم رکھے گئے۔ جنگ کریمیا کے زمانہ مین سلطان کے پاس ڈو رسالے اور دو کاسک کمپنیان ایسی موجود تھین جن مین صرف عیسائی بھرتی کئے جاتے تھے۔ یہ رجمنٹین جو زیادہ تر روسی پولینڈ کے باشندون پر مشتمل تھین اور جن کے مخصوص علم پر صلیب اور ہلال دونون اپنی ہمنشینی سے ایک خاص امتیاز پیدا کرتے تھے۔ روسی گورمنٹ کی نظر مین کھٹکنے لگین۔ چنانچہ ۱۸۷۶ء مین جنگ سے تھوڑے ہی عرصہ پیشتر سلطان عبد الحمید خان نے اپنے اس حصہ فوج کو روسی گورمنٹ کے دباؤ سے تخفیف کر دیا۔ ولنا اور اُس کے قرب و جوار مین عیسائی اور مسلمان آج کل بھی باہمی حسن سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہین۔ مسلمانون کی بیویان اور بیٹیان سوسائٹی مین آزادی سے ملتی جلتی رہتی ہین۔ مسلمان بچون کو اکثر اوقات پال اور پیٹر کے عیسائی نامون سے پکارا جاتا ہے۔ قوم پول کے جب دو شخص آپس مین ملتے ہین تو انکا مروجہ سلام اسلام کے پُرانے اصول اسلام علیکم سے شروع ہوتا ہے جس کے جواب مین "حضرت عیسٰی کی رحمت ہمیشہ ساتھ رہے" کہا جاتا ہے۔ اور اگر ایک مسلمان اپنے عیسائی دوست کو سلام کرتا ہے تو وہ ہمیشہ مذہب عیسائیت کے اصول کے مطابق سلام کی ابتدا کرتا ہے۔ ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے سلام کے جواب مین "ہمارے پیغمبر کی رحمت ہمیشہ ساتھ رہے" کہتا ہے یعنی بجائے حضرت عیسٰی کی رحمت کے "ہمارے پیغمبر کی رحمت" جواباً کہا جاتا ہے۔ اسلام کا کوئی سچا پیرو حضرت عیسٰی کی رفیع الدرجاتی مین شبہ نہین کر سکتا ہے۔ کیا پیغمبر اسلام نے حضرت عیسٰی

کو روح اللہ کہکر مخاطب نہیں کیا ہے؟ اور اس تعریف کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ کو
اپنے اوپر[عله] زیادہ ترجیح نہیں دی ہے؟ حضرت عیسیٰ کو مسلمان لوگ درحقیقت روح اللہ
خیال کرتے ہیں لیکن ایسے تعلیم یافتہ عیسائیوں کی تعداد کسقدر کم ہے جو اسلام
کے متعلق ادنی معلومات حاصل کئے بغیر حوروں اور کثرت ازدواج کے مسائل
پر بیہودہ بکواس شروع کرتے ہوں اور کافی معلومات حاصل کرنے کے لیے اپنے
آپ کو تکلیف دینا پسند کرتے ہوں۔ متعصبانہ عقائد کے سلسلہ میں عرض کرنا
چاہتا ہوں کہ اس سے زیادہ بے بنیاد کوئی دوسرا تیقن نہیں ہو سکتا کہ ترکوں
پر مروجہ نکتہ چینی کے مطابق مذہبی تعصب کا الزام لگایا جائے۔ اسلام کو
متعصبانہ مذہب قرار دینا واقعات اور تواریخ کا صریحی بطلان ہے۔ احکام
قرآنی مذہبی معاملات میں وہ کامل آزادی گوارا کرتے ہیں جو رومن کیتھولک
اور پراٹسٹنٹ دونوں فرقوں سے اصول اور عمل میں بہت زیادہ آگے بڑھی
ہوئی ہے سلطنت عثمانیہ میں یہودیوں کو وہ شرمناک تعصب کبھی برداشت
کرنا نہیں پڑا جو یوروپ کے تقریباً تمام عیسائی ممالک میں انسے روا رکھا گیا ہے
آرمینیا کے قتل عام جن پر تمام روشن خیال ترک سلطان عبدالحمید خان
کے مردہ زمانہ کی سب سے بری یادگار کی حیثیت سے افسوس ظاہر کرتے
ہیں مذہبی خیالات سے عمل میں نہیں لائے گئے تھے۔ کیونکہ یونانی اور شامی
اور دوسرے عیسائی جو آرمینیوں کے محلوں میں رہتے تھے اس خوفناک
زمانہ میں بالکل محفوظ رہے۔ اگر کوئی شخص قرآن کی معتدل مزاجی کا ان عیسائی
فرقوں کے عام رجحان سے مقابلہ کرے جو پیغمبر عربی کے ہمعصر تھے بلکہ
مابعد زمانہ سے بھی اگر مقابلہ کیا جائے تو اس کو محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کی معتدل
مزاجی اور دوسروں کے لیے کشادہ دلی دیکھکر تعجب ہوگا۔ گو عیسائیوں

عله مصنف کا یہ انوکھا خیال مضحکہ خیز کوتاہ نظری پر مبنی ہے

کے بڑے تیوہار کے موقعہ پر جب حضرت مریم اور حواریون کی مورتون کا پیرا[1] کی گلیون مین جلوس نکالا جاتا ہے ترکی فوجون کا انھین سلامی دینا قرآن کی خلاف ورزی ہے جو کسی قسم کی تصویر یا مورت کی تعظیم کرنے سے بدینوجہ ممانعت کرتا ہے کہ ایسا کرنا باعث تقویت بت پرستی ہے تاہم یہ خوش خلقانہ فعل ایسی کشادہ دلی پر مبنی ہے جس کی مثال عیسائی دنیا مین کم پائی جاتی ہے۔ ہمین اپنے روشن خیال ملک انگلستان مین ایک دفعہ یہ ضروری معلوم ہوا تھا کہ ایک اسی قسم کے جلوس کی جسے ایک عیسائی چرچ نے انگلستان مین نکالنا چاہا تھا مخالفت کیجائے۔ قبل اسکے کہ ہم اور ون پر تعصب کا الزام لگا کر نفرت کرین۔ ہمین چاہیے کہ ہم اپنی کوتاہ بین آنکھون سے تعصب کے شہتیر نکال ڈالین۔

ہانشیر گاز ٹوٹ کے لطف صحبت مین سفر کی تکلیف بہت کم ہوگئی تھی یہ شخص جوش اور فخر سے شوپین پاڈی رف اسکی میڈم۔ کیوری۔ و دیگر پول مشاہیر کے متعلق گفتگو کرتا رہا یہ شخص نہایت ذی علم اور روشن خیال موسیقی مین پورا ماہر تھا اور اپنے تمام کمالات کو سالہا سال سے ترکی کی نئی تحریک کے لیے وقف کرکے اسکے متعلق مختلف خدمات انجام دیتا رہا تھا۔ ہمارا سفر واپسی ایسی سرزمین سے شروع ہوا تھا جو نمناک اور ہانی سے جا بجا کم و بیش بھری ہوئی تھی۔ ہمنے سپنگ رائٹ کو آرام دہ طریقہ پر گٹھری بنا اونٹ پر لاد کر بیشتر ہی روانہ کر دیا تھا۔ لیکن مین پیچھے اسوجہ سے ٹھہرا رہا کہ اپنے گھوڑون کے لیے چار دن کا دانہ خریدلون ہماری اگلی پارٹی نے بیابان مین راہ گم کرکے آوارہ گردی شروع کر دی تھی۔ لیکن ہم اس

[1] شہر قسطنطنیہ کا وہ حصہ جس مین عیسائی آباد ہین ۱۲

امر سے مطلع ہوئے بغیر بیرطرہن مین پہونچکر اوسی جگہ مقیم ہوئے جہان پہلے
ٹھہرے ہوئے تھے۔ دو گھنٹہ کے بے چین کر دینے والے انتظار کے بعد
ہمارا مریض رفیق سفر بھی ہم سے آملا چنانچہ مینے اُس کے لیے بکوشش
بھیڑ کا تازہ دودھ مہیا کیا۔ واضح رہے کہ ملک طرابلس مین مینے اپنے
سارے زمانہ قیام مین پہلی مرتبہ اسیوقت تازہ دودھ دیکھا تھا جو
سینگ رائٹ کی موجودہ حالت مین اس کے لیے موزون خوراک تھی
مینے یہ دیکھکر کہ ایک عرب گارڈ ٹوٹ کے بستر پر لیٹنے کی تیاری کر رہا ہے
کسی قدر تیزی سے اسے باہر نکل جانے کے لیے ڈانٹ کر کہا۔ لیکن یہ معلوم
ہونے کے بعد بہت لطف آیا کہ یہ عرب دراصل خود گارڈ ٹوٹ تھا جو ایک
سفید لبادہ اور کان ٹوپ سردی سے محفوظ رہنے کی خاطر پہنے ہوئے تھا
ہمارے کاروان کے اور ممبرون مین علاوہ دو ٹیونسی باشندون کے فزان
کا ایک اسکول ماسٹر بھی تھا جو قسطنطنیہ جا رہا تھا۔ اس اسکول ماسٹر کے
پاس ماؤزر رائفل تھی اور کارتوسون کی ایک پیٹی اپنے سینے سے لٹکائے ہوئے
تھا اور گو یہ اکثر چھوٹے چھوٹے پرندون پر فیر کرتا رہا لیکن اسکا کوئی نشانہ کارگر
ثابت نہوا تاہم اس شخص کی عام حالت فوجی قابلیت اور مزاج کی سختی
ظاہر کرتی تھی۔ شام کے چار بجے ہم لوگ زاویہ پہونچ گئے جہان کے عرب
قائم مقام[۱] نے ہمارا بڑی عزت سے استقبال کیا اور مجھے اپنے پاس کچہری
مین بٹھایا جہان اسوقت اہل معاملہ کا ایک گروہ موجود تھا۔ یہان
بیٹھے بیٹھے مجھے اوس موقعہ کا خیال آیا جبکہ آخری مرتبہ بحیثیت ایک
مجسٹریٹ کے مین سہ ماہی سشن کا اجلاس کر رہا تھا۔ چنانچہ مینے بے اختیار

---

۱ قائم مقام یعنی تحصیلدار ۱۲

اُس اختلاف سے مُسکرا دیا جو اکسفورڈ کے کونٹی ہال کی آرایش و خاموشی اور موجودہ حالت کے شور و غوغا مین صریح طور سے نمایان تھا۔ یہ خدا ہی کو علم ہے کہ یہ قائم مقام مقدمات کا فیصلہ کس طرح کیا کرتا تھا مینے تو صرف یہی دیکھا کہ وہ فوراً اپنا فیصلہ سُنا دیتا ہے جس سے بظاہر ہر ایک شخص حتیٰ کہ وہ قیدی بھی جسے سزا دی گئی ہو مطمئن نظر آتا ہے یہان عدالت مین ایک لانبے قد کا داروغہ جیل جس کے ہاتھ مین ایک بڑی کنجی تھی موجود تھا یہ شخص فیصلہ سنائے جانے کے بعد بلا توقف قیدی کو باہر پہونچا دیتا تھا۔ جب ایک گھنٹہ اس عدالتی شور و غل کو سُنتے ہوئے گذر چکا تو مین عدالت سے اجازت حاصل کر کے بازار کے چوک مین تازہ ہوا کھانے کے لیے گیا۔ یہان پہونچکر مجھے محمد بے خوش مستمتی سے ملگئے جو سُنت بنی آدم کے افسر رسالہ مین ہم دونون ترکی قہوہ پینے کے لیے ایک چھوٹے سے قہوہ خانے مین گئے جہان شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی ایک بڑی تصویر دیوار پر آویزان تھی۔ محمد بے اسوقت بہت خوش تھے۔ صاحب موصوف نے براہ مہربانی ایک خط اپنے بھائی کا جو بنی غازی مین انور بے کی ماتحتی مین کوئی خدمت افسری انجام دیتا رہا تھا دکھلایا۔ اس خط کا مضمون یہ تھا کہ برادر مذکور نے اطالیون پر حملہ کر کے علاوہ بہت سے آدمیون کو تہ تیغ کرنے کے ایک سو سپاہیون کو گرفتار بھی کر لیا تھا نیز یہ کہ اس مختصر لیکن شاندار کارروائی کے صلے مین۔ سُلطان نے اس افسر کو میجر کے عہدہ پر ترقی دی تھی۔ محمد بے اُسیوقت بنی آدم روانہ ہو جانیوالے تھے جہان اپنے دوست عارف بے کو دکھانیکی غرض سے تازہ خرمون کا ایک خوشہ اپنے ساتھ لیجانا چاہتے تھے کیونکہ عارف بے نے ابھی تک خرمے کا کوئی خوشہ نہین دیکھا تھا

اول الذکر نے مجھہ سے اٹھائیس دسمبر کو اُن دو آدمیون کے پھانسی دئے جانے کی کیفیت بیان کی جنکی نمک حرامی کا ذکر مین گذشتہ باب مین کرچکا ہون اور کہا کہ ان مین سے ایک کی پھانسی کے وقت مین خود بھی موجود تھا ۔

ہمارے سکون اقامت مین تین جرمن افسرون کی دفعتہً آمد سے خلل پیدا ہوگیا یہ تینون افسر پوری فوجی وردیان پہنے ہوے تھے اور جیسا کہ تعارف کے بعد ظاہر ہوا اُنسے ملاقات کرنا خالی از مسرت نہ تھا ۔ دوران گفتگو مین معلوم ہوا کہ ایک صاحب جنکا نام لفٹنٹ بیرنگ تھا انگلستان کے خاندان بیرنگ کے رشتہ دار تھے دوسرے جرمنی بیرن وہال وگ اور تیسرے صاحب اُن کے بھائی تھے ان تینون شخصون نے صاف دلی سے اقرار کیا کہ وہ درحقیقت نامہ نگار نہین تھے تاہم انھون نے میرے اس سوال کا کوئی معقول جواب نہین دیا کہ اُن کے محکمہ جنگ نے کس وجہ سے اپنے تین افسرون کو بحالت ملازمت نامہ نگارانہ حیثیت سے طرابلس مین داخل ہونے کی اجازت دیدی تھی ۔

مجھے ظاہری علامات سے معلوم ہوا کہ یہ اصحاب ہمارے ترک دوستون کی نظر مین کچھہ زیادہ وقعت نہین رکھتے تھے جنھین غالباً شبہ ہوگیا تھا کہ یہ جرمنی مواقع کے متعلق جاسوسی کی خدمت انجام دینے اور مدافعت کے عام حالات کی اطلاع اپنے وطن لیجانے کی غرض سے وارد ہوئے تھے عیب جوئی کو بالائے طاق رکھدینے کے بعد بھی مین اس خیال سے باز نہین رہ سکتا کہ ان اصحاب کا میدان جنگ کو بھیجا جانا جرمن گورنمنٹ کی منظوری بغیر عمل مین نہین آیا تھا جو ہر ایک ممکن ذریعہ سے ترکون کے دلون سے وہ خطرناک اثر دفع کرنا چاہتی تھی جو موجودہ حالت مین اُنکو جرمنی سے مدد نہ ملنے اور جرمنی کے اطالین باشندگان سلطنت عثمانیہ کی حفاظت اپنے ذمہ لینے کے باعث

پیدا ہوا تھا جب ہم پہلی مرتبہ رات کے وقت مغرب کی جانب سے زاویہ
مین داخل ہوئے تھے تو اُسوقت سُست رفتار اونٹون پر تکلیف دہ
سفر کے باعث بہت تھکے ہوئے تھے لیکن جب ہم یہان سے اپنے سفر
واپسی پر روانہ ہوئے تو اُسوقت صبح کا وقت تھا نسیم سحری چل رہی تھی۔
کھجور کے شاندار درخت آپس مین گلے مل رہے تھے ہم چند عربون کو ان خنوز
سے لٹمبی نکالتے دیکھکر رک گئے اور اس شراب یعنی درخت خرما کے قدرتی
شیرہ کو خرید کر پیا۔ یہ شیرہ بحالت تازگی بہت اچھا شربت ہوتا ہے۔
لیکن اسپر جلد ہی جھگ آجاتے ہین اور اس حالت مین ایک انگریز کو
بہ نسبت اپنی ابتدائی حالت کے زیادہ مرغوب ہوتا ہے بعض اوقات
یہ شیرہ راتون رات جھگ لے آتا ہے جس کی وجہ سے مجھے خوف ہے
کہ طرابلس کے عرب جو اس عرق کے بہت شائق ہین مبادا اس کا
استعمال قران (مجید) کی منشا کے خلاف کرتے ہون
گو کسیطرح لفظی اجازت کا استخراج کرلین۔ گو ترکون کے اعلی گھرانون مین
شراب کی ممانعت عملی اثر مین موجود نہین ہے تاہم ادنی اور متوسط طبقات
کے مسلمانون کی ٹری تعداد میخواری سے بالکل پرہیز کرتی ہے۔ خلیج سودا
مین قیام کر کے بین الاقوامی بحری بیڑہ۔ ملاکسا۔ کا بلاک ہوس جب
تباہ کر چکا تھا تو اسوقت مجھے ایک زخمی ترک کے پاس سے گذر نیکا
اتفاق ہوا جس کی ران مین گولی لگی تھی اور جو پانی کے لیے چلا رہا تھا
مینے بلا کسی خیال کے تھوڑی شراب ایک پیالی مین بھر کر اسے دیدی۔
اس بیچارے نے اضطرار اور شوق کی حالت مین پیالی جلد میرے ہاتھ سے
چھین لی لیکن جب اُس نے دیکھا کہ بجائے پانی کے شراب ہے تو پیالی

واپس کر دی چنانچہ مین کچھ دیر تلاش کرنے کے بعد اس کے پیے پانی لے آیا جس کو وہ بڑی رغبت سے بڑے بڑے گھونٹ بنا کر پی گیا۔ سمندر کے موجون کی آواز ہمارے کان مین عزیلات پہونچنے تک برابر آتی رہی جس سے طبیعت کو فرحت ہوتی تہی اور دل چاہتا تھا کہ منزل مقصود کا راستہ چھوڑ کر سمندر کی جانب چلا جاؤن اور وہان پانی مین جی کھولکر تیرون۔ لیکن میری خواہش عملی طور پر بجاے میرے گارڈ ٹوٹ نے پوری کر دی یعنی وہ اپنا راستہ چھوڑ کر سمندر کی جانب بھاگ نکلا۔ چنانچہ اُسے تیرنے کا موقعہ ملگیا۔ طرابلس مین خرگوش بہت کم ہین لیکن مجھے آج کے سفر مین ایک خرگوش میرے قریب سے نکلکر بھاگتا ہوا دکھائی دیا۔ خوشبودار پھولون سے بکثرت لدے ہوے درخت اس منزل مین بڑی تعداد مین دکھائی دیتے تھے ہمنے انھین پھولون مین خوشنما زرد پھول بھی دیکھے جو ریگستان مین جابجا موجود ہین۔ پتے اور کونپلین جو حال مین پھوٹنی شروع ہوئی تھین۔ نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے۔

ہر ایک شخص کو طرابلس مین سفر کرتے جلد ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس ملک مین اجنبی شخصون کا گذر بالکل نہین ہوتا ہے۔ ترکون کے برخلاف جو تعجب ظاہر نہین کرتے ہماری آمد اُن قصبون یا گانؤن مین جو راہ سفر مین واقع تھے لازمی طور سے عربون کے استعجاب کا باعث ہوتی تھی جب کبھی ہمارا گذر کسی عربی آبادی کے نزدیک ہوا تو کئی کئی عرب ایک ہی جگہ کھڑے ہوے ہم سے یا ہمارے متعلق گفتگو کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات یہ بھی دیکھا کہ عرب لوگ چپ چاپ کھڑے ہمارے چہرون کو ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہین۔ اگر قیام کی طوالت سے تکلف اور اجنبیت مین کمی واقع ہو جائے

تو پھر یہ لوگ ہم سے ہمارے بوٹون ریوالورون وغیرہ کی قیمتون کے متعلق بات چیت شروع کر دیتے تھے۔ اگر روپیہ درحقیقت بدی کی جڑ ہے تو عام عرب کا اخلاقی معیار بہت اعلیٰ ہونا چاہیے۔ چھوٹی چھوٹی رقوم کا خیال ان دیسی باشندون کے ہر وقت دامنگیر رہتا ہے شتربان عہ اپنی مالی مشکلات ظاہر کرنیکا کوئی موقعہ بھی بدین خیال اپنے ہاتھ سے جانے نہین دیتا ہے کہ واجبی مقدار سے زیادہ رقم مانگنے مین یہ تکالیف اس کی مدد کا باعث ثابت ہون گی۔ علاوہ ازین ختم سفر پر بخشش ضرور طلب کیجاتی ہے۔ عربون کی بزرگوئی اسدرجہ بڑھی ہوئی ہے کہ یہ لوگ آگ تاپتے ہوے بات چیت مین ساری رات گذار دیتے ہین لیکن اُن کی ساری گفتگو کا نتیجہ روپیہ اور صرف روپیہ ہوتا ہے۔ فرانک۔ پیاسٹر۔ مجیدی۔ صولدی۔ اور بخشش۔ یہ وہ مکروہ الفاظ ہین جو ہر وقت اُن کے ورد زبان رہتے ہین۔ شتربان گھنٹون آپس مین اُس حقیر مالی تفوق پر تیزی سے بحث کرتے ہین جو ایک شخص کو دوسرے پر مسافر سے زیادہ کرایہ وصول کرنے کے باعث پیدا ہوا ہو۔ ایسی حالت مین یہ بھی بہت ممکن ہے کہ متنازعہ بحث کا مسئلہ صرف فرضی منافعہ کی اُمید پر قائم ہوا ہو اس قسم کے جھگڑے ہمیشہ جاری رہتے تھے۔ چنانچہ ایک ایسا ہی جھگڑا ہمارے شتربان اور دو ٹیونسی عربون مین اسقدر بڑھ گیا کہ یہ لوگ اپنی تقریباً بیکار بندوقین چلانے پر آمادہ ہو گئے تھے گاز لوٹ نے یہ حالت دیکھکر دخل دینا مناسب سمجھا چنانچہ اُس نے تینون آدمیون سے جو غصہ مین بھرے ہوئے تھے بحیثیت خود مسلمان ہونے کے دریافت کیا کہ کیا انھین شرم نہین آتی تھی کہ میری یعنی ایک عیسائی کی موجودگی مین جو اُن کے ملک کا بیجا ہی خواہ تھا بغیر کسی معقول وجہ کے اخوت اسلامی

عہ شتربانون کا ذکر کرتے ہوئے لائق مصنف کو یورپ کے وہان آج کا خیال نہین کہ جہان نہ صرف گاڑیبان وغیرہ ٹپ کے لیے ہر وقت منہ پھیلائے رہتے ہین بلکہ خواص ملنے بھی ہمارے خود ہم سستی ٹکٹ پر بہتی ای خاطر ومدارت سستی اعتبار کر رہی ہے

کو بالائے طاق رکھکر آپس مین دشمنی کا اظہار کرین - حالانکہ صرف دو میل کے فاصلہ پر اطالوی کتون کا ایک جنگی جہاز موجود تھا بس ایسے وقت مین پیغمبر اسلام کے نام سے پیرُوون کو چاہیے کہ ذاتی اغراض کو ترک کر کے یکدل ہو جائین وغیرہ وغیرہ اس مناسب حالات گفتگو کا عمدہ اثر فوراً ہی پیدا ہوا چنانچہ ایک ہی منٹ مین ایک ہی بوتل مین سے یہ لوگ لیمو پینے لگے اور دوستانہ سلسلہ کلام شروع کر دیا میرے خیال مین یہ عرب لوگ ایسے بچے ہین جو کبھی تربیت نہون اور نہ کچھ زیادہ پیارے ہی معلوم ہوسکے ہون -

طرابلس سے درحقیقت بیرونی دنیا بالکل ناواقف ہے - یوروپ مین کسی شخص نے دیکھا تو کیا - رکڈالن - زوارہ - زاویہ - یا عزیلات - جیسے قصبون کا نام بھی نہین سنا ہے ؟ - یہ بالکل سچ ہے کہ حکامان طرابلس نے سیاحون کے لیے دقتین پیدا کر رکھی تھین حتی کہ اگر کوئی شخص قسطنطنیہ سے تذکرہ یا فرمان بھی اپنے ساتھ لائے تب بھی ایک غیر مسلم کے لیے اندرون ملک مین دور تک پیشقدمی کرنا تقریباً ناممکن تھا - تاخیر اور ممانعت کے معمولی وجوہات گورنمنٹ کی جانب سے یہ بیان کیے جاتے تھے کہ بیابان مین سفر کرنے کے لیے سواری کا اہتمام اور مذہبی مجنون عرب فرقون سے جو اندرون ملک مین آباد ہین سیاح کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کا بار اپنے سر لینا گورنمنٹ پسند نہین کرتی تھی - لیکن علاوہ ان وجوہات کے جو ایک حد تک صحیح تھین ایک دلی رکاوٹ دوسری قسم کی موجود تھی -

حکامان طرابلس و قسطنطنیہ مدت سے اس دولت سے آگاہ تھے جس کی موجودگی اندرون ملک مین بیان کیجاتی ہے اور جس مین فاسفورک ایسڈ کا نمک بھی شامل ہے - گو ترکی عہدہ داران ذرایع آمدنی کو ترقی مدینا

چاہتے ہون یا خود اس امر مین مجبور ہون تاہم انھون نے ارادہ کیا تھا کہ اندرون ملک کے اُن حالات سے کوئی اجنبی آگاہ نہونے پائے۔ اٹلی کے فرقہ اشتراکیہ یا کم از کم ایسے اصحاب کی بڑی تعداد جنھون نے مسلسل اس احمقانہ و غاصبانہ جنگ کی مخالفت کی ہے ہمیشہ بزور بیان کیا ہے کہ اس جنگ کی ابتدا ار موقعہ پرستون یا ساہوکارون نے کی ہے جو قرضی الڈورا ڈو کو ترکی طرابلس کے اندرون ملک مین دیکھنے کے خواہشمند تھے سینے ایک اطالوی سپاہی کو کھلے بندون اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتے سُنا ہے کہ موجودہ جنگ کا مخرج مسئلہ مالیہ ہے نیز یہ کہ اطالوی "طرابلس قائم رہو" کے وطن پرستانہ شور و غوغا کے پس پردہ کمپنیون کے مالکون اور بینکوڈی کے روما کی خاموش حرص و ہوا اپنا کام برابر کر رہی تھی۔ ان بیانات کی اصلیت اس اصول سے ظاہر ہوتی ہے کہ تواریخ کی بنیا تکرار روایت پر قائم ہے میری رائے مین مالیہ اور جنگ پر ایک دلچسپ و سبق آموز طغرا لکھا جانا چاہیے روپیہ کی حرص بڑے پیمانہ پر پہونچکر کسی خطرہ کی پروا نہین کرتی۔ قزاق یا نقب زن کو دیکھیئے کہ وہ اپنے اعضا کی قطع و برید و شکست و ریخت حتی کہ اپنی ہلاکت کا باعث خود آپ ہی ہوتا ہے اسی طرح نا عاقبت اندیش مہاجن اپنے ملک کی سپاہ سے ایک خطرناک و مکروہ خدمت اپنی ذات کے لیے انجام دلواتا ہے چنانچہ ناظرین خود سمجھ سکتے ہین کہ ڈاکو اور مہاجن مین کیا فرق ہے عورتون اور مردون کی خونریزی اُن کی آہ و بکا بیشمار تکالیف بیماری و تباہی کا ذرہ بھر بھی خیال نہین کیا جاتا جبکہ بحصہ رسدی عام منافعہ کی اُمید جلد آسانی سے قائم کر لی گئی ہو۔ کیا خود انگلستان کو یہ تلخ تجربہ حاصل نہین ہوا ہی؟

سلہ مدت ہوئی کہ اسپین کے متلاشیان زر نے زرخیز امریکہ کو یہ نام عنایت کیا تھا۔ ۱۲

بیس ہزار انگریزی سپاہ اور ہزارہا بوڑہ عورتون مردون اور بچون کی اموات میدان جنگ ہسپتالون اور مرکزی کیمپون مین واقع ہوئین۔ کھیت اور مکانات تباہ کیے گئے قومی قرضہ جو بڑھ گیا کہ باوجود ہماری گورنمنٹ کی شاندار مصالحتانہ کارروائی کے ابھی تک موجود ہے۔ لیکن یہ تمام آلام و مصائب ساہوکارون کی نظر مین جنہون نے یہ جنگ جاری کرائی تھی کیا وقعت رکھتے تھے۔ ہمنے اسوقت اس سفر واپسی مین ذرا سا اختلاف پیدا کر دیا تھا

چنانچہ رگڈالن ایک جانب ہماری راہ سے علیحدہ بچ رہا تھا جس کی وجہ سے ہمین اور زیادہ تجربہ ترکون اور عربون کی مختلف المزاجی کا حاصل ہوا مجھے اپنے تمام زمانہ سفر مین کبھی بھی کوئی ایسا ترک سپاہی نہین ملا جسنے انعام کی خواہش یا اُمید ظاہر کی ہو خواہ اُسنے مجھے ایسی ہی مدد کیون نہ دی ہو جو اُس کے فرائض سے بالکل باہر ہو لیکن وہ دو طرابلسی سپاہی جو ہمارے بدرقہ مین عزیزیہ سے زاویہ تک اور زاویہ سے عزیلات تک شریک تھے بدتر قسم کے چور اور اوچکے تھے ہم اپنے ساتھ گھوڑون کے لیے چاون کا دانہ لیتے آئے تھے جس کی ہمارے جانورون کو سخت ضرورت تھی۔ اس بدقسمت گھوڑے کے سم جسپر مین سوار تھا ورم کر آے تھے چنانچہ مینے اُس کے آرام کے خیال سے زوارہ تک سفر کا ⅘ حصہ پیدل طے کیا تھا لیکن مجھے بہت شبہ ہے کہ آیا اس تھکے ماندہ جانور کو منزل پر پہونچنے کے بعد مٹھی بھر دانہ دیا گیا ہو۔ گو دوسرے دن صبح خواب سے بیدار ہونے کے بعد چارون کے راتب مین ایک دانہ بھی موجود نہ پایا گیا سب غائب تھا چنانچہ دریافت پر عرب سپاہی نے بیان کیا تھا کہ قیام گاہ پر پہونچکر سارا دانہ گھوڑون کو کھلا دیا تھا تاہم مجھے یقین ہے کہ اس بدمعاش عرب نے

راتون رات فندق مین کسی اپنے ہی جیسے دوسرے بدوضع عرب کے ہاتھ سارا اثاثہ فروخت کردیا ہوگا۔ بیبے اور گارڈ توٹ نے اس شخص کی شکایت زاویہ مین محمد بے سے کی جس نے اُسے جلد ہی حراست مین لے لیا۔ نہ صرف میرا گھوڑا بُری حالت مین تھا بلکہ گارڈ توٹ کے گھوڑے کی حالت بھی کچھ اچھی نہ تھی چنانچہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ بہت عرصہ بعد مستقبل زمانہ مین جب قومین عقلمندی ترقی کرے گی اور مہذب دنیا سے تلوار کی احمقانہ مداخلت کو ترک کردیا جاویگا تو اسوقت ماہرین علم اخلاق جب گذشتہ زمانہ کی وحشتناک حماقت اور بدی پر پُر افسوس نظر ڈالکر اپنے سلسلہ خیالات مین وہ مکروہ تکالیف بھی مناسب طور پر شامل کرین گے جو آج کل تقریباً ہر ایک جنگ مین بے زبان جانورون کو پہونچتی ہین۔ زمانہ حال کی فوجی پیشقدمی کے آثار سینکڑون مردہ اور قریب المرگ جانورون کی موجودگی سے ظاہر ہوتے ہین بلوم فونٹین کیجانب پیشقدمی کی اثنا مین جانورون اور آدمیون کو کمی خوراک کی وجہ سے یکسان تکلیف محسوس ہوئی تھی لیکن اس کے مقابلہ مین ایسے جانورون کو جو عرب جیسی سنگدل قوم مین موجود ہون غیر ضروری بیرحمی و تشدد برداشت کرنا ہوتی ہے۔

چونکہ آسمان ابر کی وجہ سے تاریک ہو رہا تھا لہذا سپنگ رائٹ نے دوسرے دن بھی زوارہ ہی مین مقیم رہنے کا ارادہ کیا میرے دوست اخبار نویس کی حالت جلد جلد رو بہ صحت ہوتی جارہی تھی لہذا مجھے پوری اُمید تھی کہ وہ اور اسکا وفادار ملازم ہمین بنی گردان مین جا ملین گے۔ اور اس طرح مجھکو پھر اس کی ہمنشینی کا لطف حاصل ہوگا۔ لیکن سپنگ رائٹ بنی گردان اسوقت پہونچا جبکہ مین اس مقام سے روانہ ہو چکا تھا موجود؟

حالت مین صرف یہی اُمید کرسکتا تھا کہ یہ تعویق عود مرض کے باعث نہوئی ہوگی۔

گو صوبہ طرابلس کے ساحل سمندر پر شہر طرابلس کے مغربی جانب ہر ایک قصبہ ریت کے ٹیلون مین گھرا ہوا ہے۔ لیکن عزیلات مین ان ٹیلونکی بہ نسبت اور مقامات کے زیادہ کثرت ہے جب مسافر اپنے طویل اور بے لطف سفر سے بالکل تھک جانے کے بعد بھی خود اور اپنی سواری کو ان ٹیلون کے عبور پر مجبور پاتا ہے تو اس کو بڑی پژمردگی طبیعت محسوس ہوتی ہے۔ خصوصًا جبکہ ہوا چل رہی اور باریک ریت اُسکے چہرہ پر لگاتار برس رہی ہو ان ریتیلے ذرون سے آنکھہ مین رہے یا کوئی دوسری تکلیف پیدا ہوجانیکا احتمال رہتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۸ء اعتراتیم سے موثر شدہ مسافر کی یہ حالت تھی کہ اگر اسکا ایک ذرہ بھی منہ مین پہونچ جاتا تھا تو گلے مین ورم پیدا ہوجاتا تھا

عزیلات مین ہمین اپنا قدیمی کمرہ قیام کے لیے ملا جس مین ہمنے کھانا کھانیکا اہتمام شروع ہی کیا تھا کہ ایک سپاہی بڑی کشتی اپنے ساتھہ لئے ہوے وارد ہوا جس مین بُھنا ہوا گوشت انڈے اور چاول تھے ہمنے بلا دریافت کہ یہ کھانا کہان سے آیا تھا کھانا شروع کردیا۔ ابھی فراغت نپائی تھی کہ ایک اجنبی جرمنی کمرہ مین داخل ہوا اور ہمسے یہ اپنا تعارف پیدا کیا کہ وہ برلن کے ایک اخبار کا مصور نامہ نگار تھا اور یہ بھی بیان کیا کہ وہ دو گھنٹے پیشتر ایک ترکی اسٹاف افسر علی فہمی بے کے ساتھہ عزیلات مین وارد ہوا تھا اور ایک عرب کو دو فرانک تھوڑا سا گوشت خرید لانے کے لیے دیئے تھے لیکن نہ تو عرب ہی واپس آیا اور نہ اُسکو گوشت ہی میسر ہوا تھا۔ اس شخص نے افسر ن کے باورچیخانہ سے تھوڑی سی ترکاری لی تھی لیکن پھر بھی جیسا کہ اُسنے بیان

کیا اُس کو اشتہا باقی تھی۔ اس صورت مین ہمین سوائے اسکے اور کوئی چارہ دکھائی نہین دیتا تھا کہ اُسے اپنی لذیذ اور گرم کھانے مین شریک کرین چنانچہ کسیقدر رُوکھے سرد مہری سے اُسے مدعو کیا گیا ہمنے ابھی تک کچھ نہ کھایا تھا اور ہمارا کھانا چار بھوکے مسافرون کو بمشکل کفایت کرسکتا تھا تاہم مجبورًا اس ناخواندہ مہمان کی میزبانی کرنی پڑی کھانا کھانے کے بعد اُس نے بہت کچھ شکریہ ادا کیا اور مجھے باصرار سگریٹ کا ایک پیکیٹ دینے لگا۔

ابتک جو نہایت خوش الحان انسانی آوازین مینے سُنی ہین اُن مین غزلیات کے موذن کی آواز بھی شامل کرتا ہون جس نے مجھے طلوع آفتاب سے پیشتر جگا دیا تھا۔ روانگی سے قبل ہم علی فہمی بے سے ملے۔ صرف یہی عرب ایک اسپاطرالبسی افسر تھا جو نزکی اسٹاف مین شامل تھا اور صرف یہی ایک ایسا افسر تھا جو بدخلق اور بیمروت پایا گیا ہمنے علی فہمی بے سے زوارہ تک رہنمائی کے لیے ایک سپاہی طلب کیا لیکن اس شخص نے ہماری درخواست نفرت سے نہ صرف رد کردی بلکہ کمانڈنٹ کو بکوشش جتلا دیا کہ ہمارے لیے بدرقہ کی کوئی ضرورت نہین ہے گارڑ لوٹ نے گذشتہ رات ایک بدمعاش عرب سپاہی کو چار فرانک گھوڑون کا دانہ خریدنے کے لیے دیے تھے جس کے متعلق آج صبح معلوم ہوا کہ گھوڑون کو دانہ کھلائے بغیر یہ شخص روانہ ہوگیا ہے چنانچہ ہمنے علی فہمی کو اس کیفیت سے آگاہ کردیا لیکن اسپر بھی اس بدبخت افسر نے عرب چور کا نام نوٹ بک مین نہین لکھا۔ جیسا کہ ایک ترکی افسر نے ایسی ہی چوری کی صورت مین کیا تھا بلکہ بظاہر گارڑ لوٹ کے دہوکا دیے جانے پر خوش معلوم ہوتا تھا۔ مختصر یہ کہ اس افسر کا برتاؤ قابل نفرت تھا اور اسکی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی تھی کہ وہ چڑچڑے پن کی حالت مین تھا اور افسر تو

کوشش کر کے دو مہینے پیشتر میدان جنگ مین پہونچ گئے تھے لیکن ان عرب صاحب نے حال ہی مین ورود مسعود کی تکلیف گوارا فرمائی ہے۔ اگر ترکی محکمہ جنگ نے بجائے اجنبی فتحی بے کے علی فہمی کو اسٹاف کا اعلی افسر مقرر کیا ہوتا تو اول الذکر بے مثل افسر کی عدم موجودگی مین کس طرح عثمانی اسٹاف عیزرون سے مختلف خدمات کی انجام وہی کا خواہشمند ہو سکتا تھا۔ ؟

اس ویسی افسر کے غیر مہذبانہ برتاؤ کے خلاف ہماری منصفانہ ناخوشی ایک نئی دریافت کے باعث کسیقدر کم ہوگئی اور وہ اس طرح کہ جب ہم روانگی کے لیے سوار ہو رہے تھے تو اسوقت ہمین یہ معلوم ہوکر تعجب اور افسوس ہوا کہ گذشتہ رات ہمنے جو کھانا کھایا تھا اسکی قیمت جس مین مصور نے اپنی جیب سے ادا کی تھی، اسباب کو بالکل فراموش کر کے کہ اُسکے دو فرانک کا کیا حشر ہوا تھا مصور مذکور نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنے آپ کو اس کھانے مین شریک کیا جس کی قیمت وہ اپنی جیب سے ادا کر چکا تھا اور جب سگریٹ کا بکس میری نذر کرنے لگا تو مین خیاس کر رہا تھا کہ اس نذرانہ سے ہماری مہمان نوازی کا معاوضہ کیا جارہا ہے چنانچہ اب روانگی کے وقت ان باتو نکا خیال کر کے ہم سب نے اُسے الوداع کہتے ہوئے دل کھول کر قہقہے لگائے۔

اطالیون نے زنزور کے قریب سلسلہ تار قطع کر دیا تھا جس کی وجہ سے ہم اپنی روانگی کی اطلاع زوارہ ارسال نکر سکے جہان مقیم ہونا تھا جب ہم زوارہ پہونچ گئے اور ہماری آمد کی اطلاع قابل تعریف بپاشی موسی بے کو ہوئی اُس نے ہمارا گرمجوشی سے استقبال کیا بیچارہ حسن آفندی بیماری سے شفا پانے کے بعد اب پھر تین دن سے عود مرض کے باعث پیشتر سے زیادہ بیمار ہوگیا تھا اُس کے چہرہ سے مرض کی خوفناک ترقی کے آثار ظاہر تھے

اور نقاہت بہت بڑھ گئی تھی حسن آفندی کے ملازم ابراہیم نے جو یونانی زبان مین ہم سے گفتگو کیا کرتا تھا ہمارے آرام و آسایش مین کسی قسم کی فروگذاشت نہ ہونے دی۔ یہان مجھے وہ نن کمیشنڈ افسر بھی ملا جسکا بھائی بھاگو مین رہتا تھا اور جس سے مجھے روانگی میدان جنگ کے اثنا مین واقفیت حاصل ہوئی تھی اس شخص سے میرا پولینڈی دوست بہت دیر گفتگو کرتا رہا۔ گازٹوٹ بار بار میرا بھائی کہکر اس افسر کو مخاطب کرتا تھا چنانچہ ان دو لفظون نے اسے گازٹوٹ کی مداحی مین بندہ بے دام بنا دیا موسی بے کی نشست کا کمرہ ہمین شب خوابی کے لیے دیا گیا یہ وہی کمرہ تھا جس مین ہمنے میدان جنگ کو جاتے ہوئے قیام کیا تھا لیکن موجودہ حالت مین بہ نسبت گذشتہ ایام کے اس مین بہت کچھ تبدل و تغیر واقع ہوا تھا گو وہ بڑا سوراخ جو اندرونی جانب اطالوی گولے نے پیدا کر دیا تھا ابھی تک موجود تھا لیکن گولہ باری کی اور دیگر تمام علامات مٹا دی گئی تھین۔ اور وہ کمرہ جس مین ہمنے پہلی مرتبہ پھٹنے والی گولیون کے ٹکڑے جمع کئے تھے فی الحال میزون۔ کرسیون۔ چٹائیون پردون وغیرہ وغیرہ سے آرام دہ طریقہ پر آراستہ ہو رہا تھا۔ اس لائق افسر نے بہت انکساری سے اپنی کامیابی کا جو سیدی سعید مین خشکی پر اترنے والی اطالوی فوج کے مقابلہ مین اسے حاصل ہوئی تھی ذکر کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ اس کی باقاعدہ سپاہ اور پرجوش عرب معاونین بالکل تیار بیٹھے ہوئے ہین اس لیے کہ اطالویون نے زوارہ مین فوج اُتارنے کی جو دھمکی دے رکھی ہے اور جسکا ذکر اطالوی اخبارات مدت سے کر رہے ہین جلد عمل مین لائی جائے۔ ساحل سمندر کے اُس حصہ کی جو بمباشی کے زیر اثر ہے مسلح عرب اچھی طرح حفاظت کر رہے تھے یہ لوگ

دل سے چاہتے تھے کہ خشکی مین دشمن سے قریب ہو کر لڑنیکا موقع ہاتھ
لگے کیونکہ اطالوی سپاہی اپنے جنگی جہازون مین بالکل محفوظ ہونے ہین
زوارہ مین بدرقہ یا گھوڑا یا خچر کی دستیابی ناممکن تھی بس مینے دو مجیدیہ
پر ایک اونٹ کرایہ کیا تاکہ جب ہم پیدل چلتے چلتے تھک جائین تو
اُسپر باری باری سے سوار ہوتے رہین۔ روانگی کے وقت ابراہیم درخت
سے ایک لکڑی میرے لیے کاٹ لایا تاکہ اونٹ کے ہانکنے مین اس سے
مدد ملے۔ زوارہ سے روانہ ہوتے وقت ہمارا پختہ ارادہ تھا کہ رات شوشہ
مین گذاری جائے۔ لیکن یہ سفر بہت طویل تھا اور علاوہ ازین ایک
واقعہ نے جس کا ذکر آگے کیا جائیگا ہمین فرانسیسی سرحد پر پہونچنے سے
باز رکھا۔ جب ہم قلعۂ بوقماش کی خوبصورت دیوارون کی جانب بڑھے
چلے جا رہے تھے تو ایک توپ چلنے کی آواز سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد
گولہ پھٹنے کا دھماکا ہوا یہ آوازین سنکر ہمنے سمندر کی جانب نظر دوڑائی
چنانچہ ہمین دو جنگی جہاز دکھائی دیے جو چٹانون کی قطار کے بیرونی جانب
لنگر انداز اور کہنہ بلاک ہوس پر تیزی سے گولہ باری کر رہے تھے۔
ان دونون جہازون سے جو توپین اسوقت چل رہی تھین وہ بظاہر مختلف
پیمانہ کی معلوم ہوتی تھین پھٹنے والے گولے توپ کی نال سے نکل کے ہوا
مین سائین سائین کرتے ہوئے ریت پر پہونچتے تھے جہان اُن کے
پھٹنے سے انسان کو بہرہ بنا دینے والا شور پیدا ہوتا تھا۔ اس دوسری مرتبہ کی
گولہ باری کا نتیجہ اسقدر بے اثر ثابت ہوا کہ اسپر اعتبار کرنا ایک مشکل امر ہے
یعنی تیس سے زیادہ گولے پھینکے گئے لیکن اس ساری گولہ باری سے قلعہ
کی کسی دیوار مین ذرا سی خراش بھی نہین آئی۔ شام کے وقت مینے وہ مقام

بھی دیکھا جہان ۶- انچہ قطر کا ایک گولہ پھٹا تھا - مجھے اُمید ہے کہ یہ گران قیمت گولہ باریان اطالوی ٹیکس دہندہ کی خوب خبر لین گی چنانچہ اگر ہم اوسط قیمت سے اس گولہ باری کے صرفہ کا اندازہ کرین تو ہمین کم از کم یہ معلوم ہوگا کہ دو سو پونڈ کے گولے اس جگہ برباد کیے گئے ہین اس موقعہ پر اطالوی توپچیونکی قادر اندازی کی تعریف کیے بغیر نہین رہ سکتا۔ اس بوقماش کے سفید رنگ والے قلعہ پر جو بلندی پر واقع ہونے کے علاوہ توپون کی پوری زد اور جہازون سے خوب صاف نظر آتا تھا آدھ گھنٹے متواتر گولہ باری کی گئی لیکن ایک گولہ بھی قلعہ کی کسی دیوار سے نہین ٹکرایا - بوقماش یا زوارہ مین جو کچھہ مینے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے یا جو بیانات مینے ایسے غیر جانبدار شاہدون سے سنے ہین جو ایام جنگ مین شہر طرابلس مین موجود تھے اُن کی بنا پر مین صرف یہی کہہ سکتا ہون کہ اطالوی توپخانہ کی نشانہ بازی اسدرجہ غلط اور بے نتیجہ ہے کہ اسکو دیکھکر افسوس ہوتا ہے اور اس طرح ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے جہازون مین بھی ایسے ہی نالائق ثابت ہو چکے ہین جیسے کہ اپنی خندقونمین۔

پانچ بجے شام کے جب تاریکی پھیلنی شروع ہو گئی تھی گولہ باری بند کردی گئی لیکن جہازون کی روشنی سے اُنکی موجودگی کا پتہ چلتا تھا - اسوقت قلعہ کی جانب ہم زیادہ احتیاط سے بڑھ رہے تھے کیونکہ ممکن تھا کہ اس مین چند آدمی موجود ہون اور وہ ہمین رات کی تاریکی مین اطالوی سمجھکر کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھین جسکا نتیجہ ہمارے لیے ضرر رسان ثابت ہو - بی نے جسے جنوبی افریقہ مین خدمت جاسوسی کی انجام دہی کا تجربہ حاصل تھا ہمسے آگے روانہ ہوکر یہ دیکھنے کا ارادہ ظاہر کیا کہ قلعہ مین آیا ترکون یا عربون کی موجودگی کی کوئی علامت پائی بھی جاتی ہے یا نہین - مینے اس تجویز کو پسند کیا کیونکہ مجھے

یہ معلوم نہیں تھا کہ لفظ جاسوسی جنوبی افریقہ میں کن معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے بہرحال بی نے اس موقعہ پہ جاسوسی کی خدمت جس طرح انجام دی اگر اُسے معیار قابلیت بنایا جاوے تو میری رائے میں جنوبی افریقہ میں جاسوسی کی خدمت ایک سخت نا عاقبت اندیشانہ کارروائی ہو سکتی ہے میں نے مروجہ قواعد کا خیال کرتے ہوئے یقین کیا تھا کہ بی کسی بلندی پر چھپکر قلعہ سے تخمیناً دو فرلانگ فصل رکھتی ہو دوربین کے ذریعہ سے اسکی حالت کا اندازہ کر کے ہمیں سیٹی بجا کر اصلی حالت سے مطلع کریگا لیکن ان حضرت نے ایک عجیب جدت اختیار کی جسکا ذکر آگے کیا جائیگا۔ الغرض بی ہمارے آگے آگے اور ہم بی سے دو سو قدم پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ تاریکی برابر بڑھتی چلی جارہی تھی۔ اسی اثنا میں ہمیں یکایک سامنے سے بہت سے آدمیوں کی آوازیں بلند ہوتی سنائی دیں جن میں بی کی سیٹی بھی سنائی دی گاز ٹوٹ رہیں۔ اور میرے ٹیونسی ہمراہی فوراً لیک کر بی کے پاس پہونچے جو بڑی خطرناک حالت میں پایا گیا۔ اُسنے بظاہر تصفیہ کر لیا تھا کہ موقعہ جانچنے یا اپنے آپ کو چھپائے رکھنے کے بغیر بلاک ہاؤس کی دیواروں تک بید ہاب ڑھا چلا جاے۔ چنانچہ اسکا نتیجہ اسقدر خوفناک پیدا ہوتا کہ جسکا افسوس ناقابل تلافی ہوتا اندنوں بوفماشش میں ایک ترکی سارجنٹ اور تقریباً بیس عرب مسکن گزین تھے یہ عرب بی کو دیواروں کے قریب آتا دیکھکر فوراً ہی قلعہ سے باہر نکل پڑے اور اُسکو گھیر کر چاقوؤں سے مار ڈالنا چاہتے تھے لیکن تُرکی سارجنٹ نے اسموقعہ پہ دخل دیکر بی کی جان بچالی۔ اسوقت یہ عرب تازہ ترین گولہ باری کے باعث غصہ میں بھرے ہوئے تھے اور ایک یوروپین کو دوسرے یوروپین سے بالکل شناخت نکر سکتے تھے۔ بی عربی کا ایک لفظ بھی نہ بول سکتا تھا علاوہ ازیں

حال ہی مین اطالیون کے سیدی سیعد مین خشکی پر اُترنے سے یہ ریتیلے ٹیلون کے
محافظ عرب اور بھی چوکنے ہو گئے تھے بنظر برین بی سخت خطرناک حالت مین
مبتلا ہو گیا تھا لیکن ہمنے جلد ہی موقعہ پر پہونچکر اس کی صفائی پیش کر دی
وہ ترکی سارجنٹ جس نے عین موقعہ پر پہونچکر اپنی مداخلت سے بی کی جان
بچائی تھی ایک بہت خوبصورت خوش خلق و خوش لباس شخص صاف
ستھرا سفید کالر لگائے موجود تھا یہ شخص عربون پر اس طرح حکومت کرتا تھا
جیسے کہ کوئی حکمران باپ اپنے بچون پر۔ بی کے متعلق عربون کی رائے کا یہہ
خلاصہ کہ اس کی کارروائی بالکل احمقانہ لیکن دلاورانہ تھی بالکل صحیح تھا
ہمنے اس اظہار حماقت پر بی کو بہت کچھہ لعن وطعن کی اور اُسے جتلا یا کہ
اسکی حماقت کا کسقدر خطرناک نتیجہ پیدا ہونیوالا تھا نیز یہ کہ آئندہ مین کبھی
اس کی جنوبی افریقہ والی جاسوسی کو ہرگز دیکھنا پسند نہ کرونگا۔ بی مین باوجود
بہت سی خوبیون کے بعض قابل گرفت باتین بھی موجود تھین اس شخص نے
سوائے جنوبی افریقہ کے دنیا مین اور کچھہ نہ دیکھا تھا چنانچہ عام معلومات
خصوصاً عربون کے متعلق اس کی جہالت بیہودگی کی حد تک پہونچی ہوئی تھی
وہ ایسے آدمیون مین جو انگلستان کے باشندے ہون اور اُن باشندون
مین جو گوری آبادی سے تعلق نہ رکھتے ہون کوئی خاص امتیاز نکر سکتا تھا
ظاہرا اُسے قدرتی طور پر یہ دعوی معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہ صرف دوسرون کے
آرام کا خیال نہ رکھنے مین حق بجانب ہے بلکہ اُسے اُن عربون کو جسمانی سزا
دینے کا حق بھی حاصل ہے جو اسکے تعمیل ارشاد مین سستی کرین۔ یا اُسکی
خواہش کو نہ سمجھہ سکین ہمنے اُسے جتا دیا تھا کہ ایک مذہبی مجنون عرب
اور ایک شائستہ ہاٹن ٹاٹ مین بڑا فرق ہے نیز یہ کہ اپنے غلام کو اپنے ہاتھ سے

زدوکوب کرنا ایک ایسا اصول ہے جو طرابلس مین ناقابل عمل ورآمد ہے چنانچہ
مینے ممانعت کردی تھی کہ وہ یا کوئی دوسرا شخص میرے ملازمون کو نہ مارے پیٹے
لیکن باوجود اس تمام آگاہی کے اسکی خود پسندی وجہالت نے اِس موقعہ
پر اس کی جان لے ہی لی ہوتی بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ۳۱ دسمبر کے بعد
بل کا زندہ رہنا ایک قسم کی کرامت ہے۔

ہمارے قلعہ مین داخل ہونے کے بعد سارجنٹ اور اُسکے رفقا نے
اطالویون کی بے سود گولہ باری پر فرمایشی قہقہے لگائے چونکہ اسوقت
چاند نکل آیا تھا مینے اس کی روشنی مین تھوڑی سی چہل قدمی اُن گولون
کے پھٹنے کے نشانات دیکھنے کی غرض سے کی جنھین مین ایک میل سے
چلتے ہوے دیکھ چکا تھا ایک تین سو گز کے دائرہ مین ادہر اودہر گولون
کے گرنے اور پھٹ جانے کے آثار موجود تھے لیکن عملی طور پر کہا جاسکتا
ہے کہ بو قماش کی دوبارہ گولہ باری بغیر کسی نقصان کے ایک تھیٹر مین دکھلائی
جاسکتی ہے۔ ۴ جنوری کے اخبار پاٹن مین اسواقعہ کی جو کیفیت شایع
ہوئی ہے وہ اطالوی نامہ نگاران جنگ کی دروغ بیانیون کا ایک نمونہ
ہے جسکو یہ لوگ یوروپ ارسال کیا کرتے ہین چنانچہ یہ تحریر بھی حسب معمول
غلطیون سے پُر ہے وہ کثیر التعداد مسلح جنگجو جنکا اس واقعہ کے متعلق ذکر کیا
گیا ہے صرف ایک سارجنٹ اور بیس عرب تھے اور بجائے راہ گریز اختیار
کرنے کے جیسا کہ نامہ نگار نے ظاہر کیا ہے یہ مختصر جماعت چار دیواری
مین بیٹھی قہقہے لگاتی اور خوب غپ شپ کرتی رہی مگر جہازون کے
نالایق توپچی ان عربون کے پاس پاس گولے پھینک رہے تھے لیکن
یہ لوگ ابتدا گولہ باری سے اخیر تک اپنی جگہ سے ایک انچہ بھی نہین

پاؤن رپٹ جاے تو اُس کے وزنی بوجھ یا مسافر کو زیادہ نقصان پہونچنے کا احتمال ہوتا ہے۔

آخر کار بنی عردان کی بلندیان دکھائی دینی شروع ہوئین۔ ہمنے سفر واپسی کی اس منزل مین جو حد درجہ پریشان کن ثابت ہوئی تھی اپنے دلکو اس خیال سے تسکین دی کہ عنقریب سونے کے لیے عمدہ بستر معہ چادر اور کھانے کے لیے لذیذ کھانا معہ شراب دستیاب ہوگا لیکن ہمارے قیاس کا پہلا جز غلط ثابت ہوا کیونکہ اس عجیب عمارت مین پہونچنے پر جو براہ تکلف ہوٹل کھلائی جاتی ہے ہمین یہ معلوم کرکے مایوسی ہوئی کہ کوئی بستر کثرت مسافرون کی دستبرد سے محفوظ رہکر اسوقت ہمارے لیے ممکن الحصول نہ تھا۔ غذا کے مقابلہ مین ہمین بسترون کی کچھ زیادہ خواہش نہ تھی چنانچہ ہم بلا تامل کھانے کی جانب رجوع ہوے۔ ہمنے ہفتون ٹین مین بند کیا ہوا باسی گوشت کھایا تھا اور گندلا پانی جوش دیکر پیا تھا علاوہ ازین اور بیسیون چھوٹی بڑی تکالیف جنکا تعلق انسانی زندگی سے جدا نہین ہوسکتا تھا برداشت کی تھین لیکن صعوبات اب ختم ہوچکی تھین اسوقت میری نظر کے سامنے میز۔ کرسیان۔ ناپکین۔ انڈے۔ شراب۔ بھنا ہوا مرغ۔ شوربہ وغیرہ وغیرہ۔ مشروبات وماکولات ایسے آرام دہ طریقہ پر سجے سجاے موجود تھے کہ میرا دل خوشی سے بے قابو ہوگیا۔ ضروریات زندگی کے متعلق ایسی چھوٹی چھوٹی خوشیان جتنی کہ اسوقت مین محسوس کررہا تھا ارسطو کے اصول کے مطابق اس دائرہ مین آسکتی ہین جو اس حکیم نے محسوس کی ہوئی خواہش کے برآنے کے متعلق قائم کیا ہے اور اس قسم کی مسرتین فی الحقیقت بالکل سچی ہوا کرتی ہین خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ ایک مدت

تکلیف مین گذاری ہوبینے کارلٹن سوالے پارٹنرز کے ہوٹلون مین جو کھانے کھائے ہین وہ ہرگز اسقدر مرغوب الطبع نہین تھے جیسا اسوقت سینٹ بنی تَرِوان مین کھایا وہ کھانا جو مجکورات کے وقت عدن مین سفوطرہ سے بحرہ ہند کو ایک دیسی کشتی مین عبور کرنے کے بعد دستیاب ہوا تھا۔

چونکہ بی یا گاز ٹوٹ کے پاس کوئی ذریعہ کپڑے بدلنے یا انھین خشک کرنیکا موجود نہ تھا لہذا انھون نے بھیگے کپڑے پہنے ہوئے تناول کیا یہ ایک پرخطر عمل تھا جسکا نتیجہ علی الصباح ظاہر ہوا۔ ہم سب کی بڑی خوش قسمتی تھی یعنی سلامتہ یعنی وہ ملنسار ٹیونسی جو سفاکس کا باشندہ اور عزبریہ مین فوجی شفاخانہ کے ملازمون کو زخمیون کے میدان جنگ سے اٹھالانے وغیرہ کی تعلیم دیتا تھا اسوقت خلاف امید ہوٹل مین وارد ہوا چنانچہ ہمنے اسے اپنے ساتھ کھانے مین شریک کیا۔ بعد فراغت طعام نبی سلامہ ہمارے لیے مکان تلاش کرنے کے لیے روانہ ہوا اور تھوڑی دیر بعد ہی واپس آکر یہ خوشخبری سنائی کہ وہ اپنی جستجو مین کامیاب ہوگیا تاہم اس مہربانی کی تہ دل سے قدر کرتے ہوے اس کے ساتھ نئی فرودگاہ پہونچے جہان ہمین رات گذارنی تھی۔ بی نے یہان پہونچکر آخری مرتبہ اپنی انگیٹھی دہکائی اور گاز ٹوٹ کے شریک حال ہوکر باہمی مدد سے جہانتک ہوسکا اپنے کپڑے سکھائے لیکن اسپہ بھی آخر کار مجبوراً یہی کپڑے پہنے ہوے کمبل کوٹ برسانیان غرض جو کچھہ اُن کے ہاتھ لگا اُسے اوڑھکر زمین پر ہی پڑ رہے۔ لیکن کچھہ دیر بعد دونون کو جاڑے اور بخار نے آدبایا چنانچہ رات بھر انھین بہت کم نیند آئی ہینے بطور حفظ ماتقدم دونون کو دس دس گرین کونین کھلادی تھی۔ اس سے گو بخار نہ رک سکا لیکن اتنا ضرور ہوا کہ دھوپ

پر جو کسی زمانہ مین خوبصورت تھی خاوند کا نظر ڈالنا اور پھر فوراً ہی اپنی محبوبہ بیوی کو نظر بھر کر دیکھنا اور اس تمام خطرہ کو پوری طرح محسوس کر لینا جو انسانی زندگی سے وابستہ ہے ایسی خوبی سے بیان کیا ہے کہ مین اس کی تطبیق اُن لی جذبات سے کئے بغیر نہین رہ سکتا جو ہر ایک شخص کے دل مین خواہ وہ کیسا ہی سنگدل کیون نہو ختم سال پر الخطاط عمر و نیز دیگر جبرت آمیز دہائی سے پیدا ہوتے ہین۔ لیکن بیابان مین تھکان کے باعث عالم تخیل مین غوطہ خوری کا بہت کم موقعہ ملا ہم سب جلد ہی سو گئے۔ اور صبح ہی طلوع آفتاب سے پیشتر بیدار ہو کر کڑکڑاتی ہوئی سردی مین ایک دوسرے کو سال نو کی مبارکباد دی اطالوی جہاز ابھی تک ہماری نظر کے سامنے موجود تھے چنانچہ گاز ٹوٹ نے مجھے رائے دی کہ اگر یہ جہاز ہماری جانب نشانہ بازی شروع کرین تو مین وہ چھوٹا سا کپڑا جس پہ یونین جیک کی علامت بنی ہوئی تھی اور جس مین میرا اسٹیفر پستول لپٹا ہوا تھا کھجور کی اس لکڑی کے سرے پہ باندھکر جو میرے ہاتھ مین موجود تھی بلند کرون مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ خود اطالیون کی قادر اندازی ہمارے لیے محافظت کا کام دیگی البتہ مجھے صرف اس امر کا اندیشہ تھا کہ اگر وہ ہم پر آگ برسانے لگین تو کہین قلعہ بو غماش کو کوئی نقصان نہ پہونچے ہماری یہ آخری منزل بہ نسبت اور منازل کے سب سے زیادہ تکلیف دہ اور طویل تھی۔ گو ساحل سمندر والی تمام دوسری منزلونکو مین ہنسی خوشی طے کر چکا تھا تاہم یہ نا ممکن تھا کہ زندہ دلی اور خوش طبعی اس منزل کے اختتامی حصہ مین بھی قائم رکھی جا سکتی ہم گیارہ بجے کے قریب سرحد پار پہونچ گئے اور تقریباً ایک بجے شوشہ مین ایک دفعہ اور اپنے دوستون کے

درمیان شامل ہوے یہان عرب عمال مین سے ایک شخص مجھے پریشان کرتا رہا کیونکہ مین بی کے متعلق اس شخص کو کوئی بات بتانا نہین چاہتا تھا۔ آخرکار ہمنے بنی غمران سے بذریعہ تار آگے بڑہنے کی اجازت حاصل کرلی - اور اُس کے ساتھ ہی سگریٹ وچاء اور ادہراودہر کی غپ شپ سے سکون وآرام پاکرایک بار اور سفر شروع کیا - یہان تک تو سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ہمارے لیے دوسری دقتون کی ابتدا ہوئی - یعنی اول تو ہمپر تیز وتند ہوا کا حملہ ہوا اور بعدازان موسلہ دہار بارش شروع ہوگئی عرب لوگ گو اپنے جانورون کی آڑھ مین چھپتے رہے لیکن ایک لمحہ ہی مین پانی مین غرق ہوگئے - بی کی پرانی برساتی ایسی سخت بارش مین کام دینے کے لائق نہ تھی چنانچہ یہ بیچارہ بھی پانی مین تر بتر ہوگیا گارٹوٹ نے بارش سے بچنے کی کوئی کوشش نہ کی بلکہ اُس نے اپنا بڑا برساتی کوٹ مجھے پہننے کے لیے دیدیا چنانچہ ساری پارٹی مین اکیلا مین ہی بارش سے محفوظ رہ سکا اور وہ اسوجہ سے کہ مین علاوہ گارٹوٹ کے کوٹ کے اپنی برساتی بھی پہن رہا تھا خوش قسمتی سے عین اُسیوقت جبکہ بارش زور سے ہو رہی تھی اونٹ پر میری سواری کی باری آپہونچی - عرب لوگ تو ہمیشہ کثرت باران مین بری طرح پریشان ہو جاتے ہین - لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسوقت ہم مین سے کوئی خوش نہ تھا - کثرت بارش نے ہمارے راستہ مین جا بجا پانی بھر دیا چنانچہ اونٹ نے جو بلی کی طرح پانی سے نفرت کرتا ہے پھونک پھونک کر قدم رکھنا شروع کیا - قیاس چاہتا ہے کہ اونٹ کے پاؤن زیادہ دیر تک پانی مین بھیگے رہنے سے پھٹ جاتے ہون گے اور اسی باعث اسے پانی مین چلنے سے تکلیف ہوتی ہوگی بہرحال اگر ایسی حالت مین اس عجیب مخلوق کا

ہٹے۔ علاوہ ازین اس تحریر مین جن بعض سوارون کا ذکر کیا گیا ہے اس کی بناء غالباً ہمارے ہی اوپر رکھی گئی ہے کیونکہ مینے اور بی اور گاڑ ٹوٹ نے معہ مین ملازمون اور دو شتربانون کے قلعہ مین صرف آدہ گھنٹے سستانے کے بعد چاندنی رات مین سرحد کی جانب سفر شروع کردیا تہا چنانچہ غالباً ہماری اسی حالت کو شکست فاش کھا کر راہ فرار اختیار کرنا بیان کیا ہے لیکن مین ناظرین کو یقین دلاتا ہون کہ ہماری راہ فرار زیادہ سست رفتار تھی۔

قلعہ بوقماش مین ایک گھنٹہ آرام کرنے کے بعد ہم چاندنی رات مین پھر اپنے پُر تکلیف سفر پر روانہ ہوئے چاند مین اونٹ کے راستہ کا نشان اچھی طرح دیکھائی دیتا تھا چنانچہ ہم گم شدگی راہ سے بیخوف ہوکر چلتے رہے دونون جنگی جہازون کی روشنی چٹانون کی لانبی قطار پر پہیلی ہوئی ہین برابر دکھائی دے رہی تھی۔ ہم اس حالت مین ڈیڑھ گھنٹہ سفر کرتے رہے صبح کے آٹھ بجے روانہ ہوکر رات کے ۹ بجے تک سفر کرنا خالی از تکلیف نہ تھا گو اس عرصہ مین ہم باری باری ایک اونٹ پر جس کی سواری بجائے خود پریشان کن تھی سوار ہوتے رہے تاہم باوجود صعوبت سفر مین چاہتا تھا کہ ابھی اور آگے بڑھکر قیام کیا جائے لیکن بی نے اپنی گھائل ایڑی جس مین ریت کی رگڑ سے تکلیف پیدا ہوگئی تھی معذرت مین پیش کی اور گاڈ ٹوٹ نے آبادی مین مقیم ہونا بدینوجہ ناپسند کیا کہ وہ عربونکی دہوکہ بازی سے دق ہو رہا تھا۔ پس بیابان مین ہمنے رات کے نو بجے شب باشی کا تہیہ کرکے پانچ منٹ مین خیمہ استادہ کرلیا جس مین اگرچہ صرف ایک شخص بآرام و آسایش سو سکتا تہا لیکن اسوقت بحالت مجبوری ہم تین آدمیون نے اس چھوٹے سے ڈربے مین بند ہونا منظور کیا۔ ہمارے عرب ہمراہی خیمہ کے پہلوؤن یا اونٹون کے نزدیک اپنے لبادون مین گٹھریان

ینگر پڑ گئے - ان لوگون کو بوقماش سے ہماری روانگی ایک آنکھ نہین بہائی
کیونکہ قلعہ مین سردی سے محفوظ ہوکر اپنے بھائی بندون سے
بوقماش کی تازہ ترین گولہ باری کے متعلق غپ شپ کا بہت اچھا موقع
ملسکتا تھا۔ غالبًا یہ لوگ اپنے دل مین خیال کرتے ہون گے کہ ہم یوروپین
کسقدر بیوقوف تھے کہ طلوع آفتاب کی سخت سردی اور رات کی کثرت
شبنم کو ایک محفوظ عمارت مین شب باشی پر ترجیح دی - مینے اسوقت
اپنے بستر پر لیٹے ہوئے اُن نئے نئے تجربون کا خیال کیا جو مجھے ۱۹۱۱ء
مین دستیاب ہوئے تھے بڑے دن کی شام ایک غیر آباد حرم مین اور
اس کی رات ایک خالی مقبرہ مین گذاری تہی فی الحال نئے سال کی رات
ایک چھوٹے سے ڈیرے مین گذارنے کے لیے آمادہ تھے جو وسط بیابان مین
جنگلی درختون کے درمیان استادہ کیا تھا جسمانی تھکن کے باعث نیند
کا مجھپر اسقدر زیادہ غلبہ ہوا کہ ختم سال پر حسرت آمیز نظر ڈالنے کی مہلت
نہین ملسکی لیکن بی سے طعام شب اور ناچ کا ذکر کیے بغیر نہین رہا گیا چنانچہ
اُس نے اس سلسلہ بیان مین یہ بھی ظاہر کیا کہ آئندہ سال کے لیے
ان تفریحون مین اپنی شرکت کا وعدہ کیا تہا۔ وعدۂ شرکت کے متعلق مین
یہ خیال کرتے ہوئے سو گیا کہ بی صرف اپنی خوش طالعی سے اسوقت
زندہ ہے ورنہ اسکا سرتن سے جدا اور جسم قلعہ بوقماش کی دیوارون کے
باہر موجود پایا جاتا۔

میری سمجھ مین نہین آتا کہ لوگ کیون ختم سال کو اظہار مسرت کا خاص
موقعہ قرار دیتے ہین۔ سرکانن ڈائل اپنے ناول مین ایک نئے شادی شدہ
جوڑے کا ایک خاص مقبرہ پر پہونچنا اور وہان ایک عورت کے مجسمہ

نکل آنے پر بیچارے مریضون کے اعصابی درد اور بخار مین سورج کی رفتار کے ساتھ ساتھ بتدریج تخفیف ہونے لگی مینے خدا کا شکر ادا کیا کہ میرے دونون رفیق گٹھیا یا کسی اور سخت مرض مین مبتلا ہونے سے محفوظ رہے۔

بنی غردان مین ہمارے قیام کی پہلی رات بہ نسبت ترکی کیمپ یا طرابلس مین عام قیام کے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوئی میرے پاس ایک سفری بستر اور سونے کے لیے ایک بکس موجود تھا پس مجھے تو آرام ملا لیکن میرے رفقا نے بڑی تکلیف اٹھائی چنانچہ ہمنے دوسرے دن لفٹننٹ ڈیسی واکس سے جو ضلع بنی غردان کا فوجی کمانڈنٹ ہے ملاقات کرکے درخواست کی کہ ہمین جلد زریس روانہ ہوجانے کی اجازت دیجائے۔ لیکن اس مہربان افسر نے جس سے مجھے روانگی طرابلس کے ایام مین تعارف حاصل ہوچکا تھا جواباً کہا کہ زریس پہونچکر جہاز پر سوار ہونا ہمارے لیے تقریباً ناممکن ہے کیونکہ اس قصبہ مین ہیضہ پھوٹ نکلنے کے باعث فوج کے ذریعہ سے لوگون کی آمد و رفت بند کردی گئی تھی اس مایوس کن جواب کے ساتھ افسر موصوف نے براہ عنایت یہ بھی کہا کہ اگر ہم دو دن بنی غردان مین اور قیام کرکے براہ لبس بی بنس روانہ ہوجائین تو اس صورت مین وہ بڑی خوشی سے ایک کمرہ ہمارے قیام کے لیے دیگا۔ ہمنے اس تجویز کو جو سراسر مہربانی پر مبنی تھی سچی شکرگذاری سے منظور کیا۔ زمانہ آئندہ مین جب کبھی مین اس جنگ مین اپنی آوارہ گردی کا خیال اسی اطمینان کے ساتھ کرونگا جو ایک منزل رسیدہ اونٹ کو جگالی کیوقت میسر ہوتا ہے تو مجھے لازمی طور پر ترکی اور فرانسیسی افسرون اور سپاہیون کی

یکسان عمدہ رفاقت اور بیغرضانہ خوش اخلاقی بار بار یاد آیا کرے گی ۔
حقیقت یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس نے اہل دنیا سے تنگ آکر اُن کی
نسبت بہت بُری رائے قائم کر رکھی ہو مین مشورہ دونگا کہ وہ میرے
نقش قدم پہ چلے ۔ مجھے دعوی ہے کہ دنیا اور اہل دنیا سے سخت ترین
نفرت کرنیوالا بھی اس گرمجوشی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیگا جس کا
ذکر مین اوپر کر چکا ہون ۔ قصہ مختصر ہمنے بنی غردان مین اپنے قیام کو طول
دینا منظور کیا ہمارے عنایت فرما فرانسیسی افسر نے قیام کے لیے کمرہ
دینے کے علاوہ ہمسے باصرار درخواست کی ہم لوگ فرانسیسی افسرون کے
ساتھ جو تعداد مین صرف تین تھے کھانا کھایا کرین ان تین افسرون مین
ایک صاحب توڈیسی واکس تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے دوسرے صاحب
دومانشیر ڈی کرائیکس اور مانشیر لی کامٹی ڈی بلائس تھے ۔ بنی غردان
جیسے سرحد کے دور افتادہ مقام مین یہ افسر بظاہر وطن سے علحدگی کا
زیادہ خیال نکرتے تھے بلکہ خوش طبعی سے اپنے فرائض کے انجام دینے
مین مصروف اور کبھی کبھی تفریح طبع کی خاطر غزالہ یا تیتر بٹیر کا شکار
کیا کرتے تھے ابتدار جنگ سے بنی غردان کی رونق اور چہل پہل بہت ترقی
کر گئی ہے ۔ کیونکہ صوبہ طرابلس مین داخل ہونے کے جو دو باب ہین
ان مین ایک بنی غردان بھی ہے ۔ چونکہ یہان صرف ایک ہوٹل ہی قائم
ہے لہذا آج کل مسافرون کی کثرت کے باعث ایک ہفتہ مین اسقدر
کام کرنا پڑتا ہے جتنا کہ پہلے کبھی دو ماہ مین میسر ہوتا ہوگا سامان خوراک
بمقدار کثیر اس چھوٹے سے قصبہ سے گذرتا ہوا مشرق کی جانب لیجایا
جاتا تھا لہذا رسد رسانی کا مسئلہ فرانسیسی حکام کی پریشانی اور تکلیف کا

باعث ہو رہا تھا۔ ان افسرون نے خوراک و دیگر ضروریات زندگی کے سرحد پر سے گذرنے کے متعلق بعض اوقات عجیب بے ڈھنگے طریقہ سے کام لیا ہے تمثیلاً عرض کرتا ہون کہ جب مین سفر واپسی کے اثنا رمین بوغماش سے روانہ ہو چکا تھا تو بارش کی آمد سے تھوڑی ہی دیر پیشتر مینے ایک بہت بڑا کاروان غلہ سے لدا ہوا پہاڑی پر پہونچکر دیکھا جو باضابطہ سرحد کا کام دیتی ہے۔ اس کاروان مین بارہ سو چالیس اونٹ موجود تھے۔ اس سے زیادہ بڑا کاروان مینے کبھی نہین دیکھا تھا اور نہ آئندہ دیکھنے کی کوئی اُمید ہی بنی غردان مین اس کاروان کو دو ہفتہ سے زیادہ روکدیا گیا اور پھر دفعتاً روانگی معہ بار غلہ کے جو تخمیناً ڈیڑھ سو ٹن تھا طرابلس کی اجازت دیدی گئی مین نہین چاہتا کہ اس نازک مسئلہ پر کوئی طولانی بحث کرون ہان البتہ یہ ضرور عرض کرونگا کہ قانون اسباب ممنوعہ جنگ جسے مدت سے عمل و رواج نے قائم کر رکھا ہے بہت سہل و آسان ہے مثلاً سامان خوراک کا جنگجویون کے نام بھیجا جانا ممنوع ہے لیکن اگر اشیا خورد و نوش کسی ملک مین بحالت جنگ ایسے سوداگرون کے نام بھیجی جائین جنسے عام آبادی کو ایسی اشیاء کی دستیابی کا موقعہ ملے تو اس صورت مین قانون سامان ممنوعہ جنگ کی کوئی خلاف ورزی نہین ہو سکتی۔ گو مین یہ بیان کرنے کے لیے تیار نہین ہون کہ ہمین راستہ مین غلہ کے جو کاروان ملے تھے ان کی اصلی منزل مقصود کون جگہ تھی تاہم یہ ظاہر ہے کہ صوبہ طرابلس مین ہر وقت لکھوکھا غیر جنگجو موجود رہتے ہین موجودہ حالت مین تمام عرب جنگ نہین کر رہے ہین بلکہ بہت کم علاوہ ازین عورتون بچون اور بوڑھون کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی موجود ہے جو محض بدینوجہ فاقہ کشی کے لیے چھوڑی نہین جا سکتی

(انگ) غیر قوم نے ان کو تمام رسد سے محروم کر رکھا ہے جو سمندر سے بہونچائی جا سکتی ہے صوبہ ٹیونس سے شہر طرابلس کو ایسے جہازات روانہ ہوتے ہین جن مین گوسفند یا گوشت کی ایک معقول تعداد یا مقدار بھیجی جاتی ہے۔ کیا کوئی شخص ایک لمحہ کے لیے بھی قیاس کر سکتا ہے کہ یہ سامان خوراک شہر طرابلس مین صرف ان لوگون کے لیے مخصوص کر دیا جائیگا جو غیر جنگجو ہین ؟ ۔ بظاہر کوئی معقول شکایت اندرون ملک مین غلہ نہ بھیجے جانے کے متعلق اٹلی کو اسوقت تک پیدا نہین ہوسکتی جب تک کہ وہ اپنی محصور فوجون کے لیے طرابلسی قصبات مین غیر ممالک کے بندرگاہون سے اسباب منگوا رہی ہے۔

اونٹون کا وہ بڑا کاروان جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایسے وقت بنی غردان سے روانہ ہوا تھا کہ اپنے سفر کا وہ حصہ جو اطالوی توپون کی زد مین تھا تاریکی شب مین طے کر لیا جاوے غالبا اطالوی جاسوسون نے کاروان کے روکے جانے اور عنقریب اسکو اجازت روانگی کے ملنے کی اطلاع اپنی ساحلی فوج کو دیدی تھی چنانچہ دو جنگی جہاز اس کاروان کے انتظار مین بلاشبہ ساحل پر موجود تھے تاکہ وہ ہزار گز کے فاصلہ سے ایک دفعہ اور اپنی قادر اندازی کا امتحان کرین۔ بحالیکہ مطلع صاف ہوا اور چاندنی مین سرچ لائٹ کی مدد سے یہ قافلہ تھوڑا بہت دکھائی دے۔ جو لوگ اس کاروان کے نگران تھے وہ اس امر کے ذمہ وار تھے کہ اطالوی گولہ باری سے کاروان کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔ یہ بہت ممکن تھا کہ ایک دور دراز راستہ سے یہ لوگ گولہ باری کے خطرہ سے محفوظ ہو کر طرابلس مین اپنی منزل مقصود کو پہونچ جائین لیکن

اِن کے دلون مین کوئی اندیشہ خشکی مین اطالوی فوج سے مڈبھیڑ کا معلوم نہ ہوتا تھا۔ اس بڑے کاروان کے شتربانون کو جو طرابلس سے صوبہ ٹیونس مین داخل ہوئے تھے اپنے تمام اسلحہ شوشہ مین باضابطہ داخل کرنے پڑے تھے چنانچہ جس کمرہ مین یہ اسلحہ رکھے تھے وہ ایک فوجی عجائب خانہ کیطرح گذشتہ زمانہ کی عجیب وغریب بندوقون اور زمانہ حال کی چند رائفلون سے پُر ہو گیا تھا واپسی پر ان شتربانون نے جو تعداد مین کم ازکم بارہ سو تھے اپنے اسلحہ واپس حاصل کرکے مسلح ہو گئے پس اِس طرح یہ تعداد بزدل اطالیون کی خشکی پر اُترنیوالی فوج کی مدافعت کے لئے کافی سے زیادہ معلوم ہوتی تھی۔

جسوقت بی میدان جنگ کو عجیب وغریب طرح سفر کرتا ہوا بنی غردان مین پہونچا تو ایک مرفہ الحال عرب نے اس کے ساتھ بڑی کشادہ دلی و مہمان نوازی کا برتاؤ کیا تھا یہ عرب اُس قصبہ کے اطراف وجوانب مین ایک بڑی جائداد کا مالک تھا لیکن جب مینے اس شخص کا پتہ لگانا چاہا تاکہ بی اُس سے ملکر ایک دفعہ اور شکریہ ادا کرے تو مجھے معلوم ہوا کہ اُسکو گرفتار کرکے جیلخانہ بھیجدیا گیا تھا۔ بظاھر اس پر ایک ایسے جرم کا الزام لگایا تھا جس کی کوئی شرح معین نہین ہوسکتی البتہ قیاس چاہتا ہے کہ وہ سرحد کے پرے ممنوع سامان جنگ کے بھیجنے مین مشتبہ تھا۔ گو مجھے اسکے مقدمے کے حالات ٹھیک معلوم نہین ہوئے اور گو مین اس امر سے بھی خوب واقف ہون کہ جو شخص کوئی خطرناک کھیل کھیلے تو پہلے ہی اُسے خطرہ برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے تاھم مجھے ایک ناگوار تعجب اس علم سے محسوس ہوا کہ ایک تعلیم یافتہ وذی حیثیت عرب

کسیقدر سیاسی جرم کی خلاف ورزی کے باعث معمولی مزدورون کی طرح
سڑکون وغیرہ پر محنت کرنے کے لیے مجبور کیا جاوے مجھے ایسے اشخاص سے
جو بظاہر واقعات سے آگاہ اور راست گو دکھائی دیتے تھے معلوم ہوا
کہ بنی غردان جیسے ملحقات مین جہان فوجی قانون جاری ہے عرب لوگ
بالکل فوجی حکام پر چھوڑ دیئے گئے ہین چنانچہ کوئی باقاعدہ مرافعہ کسی سزا
کے خلاف خواہ وہ کیسی ہی نامناسب اور حد سے بڑھی ہوئی کیون نہو
دائر نہین ہو سکتا ہے مجھے بعد مین یہ بھی مسموع ہوا کہ اس عرب امیر کو
جس طرح یکایک بلا معقول تحقیقات کے جیلخانہ بھیجدیا گیا تھا اسی طرح دفعتاً
بلا کسی اظہار وجہ کے رہا کر دیا گیا۔ جو کچھ مینے سنا ہے اُس کی بنا پر کہہ سکتا
ہون کہ فرانس کے لیے اخلاقی نقطہ خیال سے علیحدہ ہو کر بھی مناسب و
سودمند معلوم ہوتا ہے کہ تیونسی باشندون کے مقدمات کی مختصر طریقہ
کارروائی پر پورا غور و خوض کر کے ضروری اصلاحین عمل مین لائی جائین۔
عربون مین خود مختارانہ فیصلون اور غیر منصفانہ سزاؤن کی حکایات کے
باعث جو اُن کے ہم مذہبون پر عائد کیے گئے ہین فرانس کے برخلاف
تلخ ترین دشمنی پھیل رہی ہے۔

بنی غردان کی ساری سرزمین مین جاسوسی کی بدبو پھیلی ہوئی محسوس
ہوتی تھی مجھسے مختلف لوگون نے بیان کیا کہ فلان فلان اشخاص جاسوس
ہین لیکن جن لوگون کے متعلق جاسوسی کی افواہ مشہور تھی وہ اور آدمیون کو
اس خدمت مین ملوث ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے یہان مینے ایک
عجیب بات یہ دیکھی کہ طعن کے طور پر عرب لوگون نے بعض الفاظ کے معنی
بالکل برعکس قرار دے رکھے ہین مثلاً دغاباز کو صادق یا وفادار

کوئلہ کوع بعید یعنی سفید وغیرہ وغیرہ ایسے الفاظ ہین جو آج کل بنی غردان مین
بکثرت برعکس مفہوم مین استعمال کئے جاتے ہین ہمنے ہوٹل مین آخری دفعہ
ناشتہ کھانے کے وقت ایک شخص کو دیکھا جو میلی کچیلی وضع مین ایک جھوٹی
سی برجیس اور چھوٹے سے کوٹ مین ملبوس اور خاکی رنگ کی پٹیان باندھے
ہوے تھا یہ بد وضع شخص جس کی نسبت مجھے پہلے ہی سے اطالوی جاسوس
ہونے کی اطلاع تھی بڑا لسّان تھا چنانچہ اس سے پیچھا چھڑانے مین دقت
محسوس ہوئی گو اثنائے گفتگو مین اس شخص نے اپنے آپ کو مالٹا کا باشندہ
ظاہر کرکے فخریہ بیان کیا کہ تواریخ مین کوئی مثال اس وفادار ملک کے کسی
ایسے باشندے کی نہین پائی جاتی ہے جس نے برٹش شہریت ترک کردی ہو
تاہم اس شخص کا ہر ایک دیکھنے والا سمجھ سکتا تھا کہ ایسے لسان آدمی کو
پولیٹیکل خیالات تبدیل کرانے کی خاطر کوئی بہت بڑی رقم دینے کی ضرورت
نہین ہوتی ہے۔

بنی غردان سے روانہ ہوکر ہمنے وہ راستہ ترک کردیا جدھر سے مین اس سے
پہلے سفر مین سرحد پہونچا تھا بس اس صورت سے سفاکس پہونچکر لسبائی تنشی
سے براہ سمندر حسب مشورہ فرانسیسی کمانڈنٹ روانگی کا ارادہ کیا اس اہتمام
سے زریس مین روکے جانے کا کوئی اندیشہ نہ تھا بنی غردان سے مغرب
کی جانب معمولی مسافر گاڑیون مین سفر کرنا بہت تکلیف کا باعث ہوتا
ہے۔ یہ مسافر گاڑیان جو جنوبی ٹیونس مین عام طور سے رائج ہین بھدی
وضع کی چوبی ہوتی ہین ان مین بڑے بڑے پہیے لگے ہوتے ہین اور خچر جوتے
جاتے ہین۔ گو یہ گاڑیان اسباب لادنے کے لیے نہایت کارآمد و
موزون ہین۔ تاہم کمانی دار نہونے کے باعث مسافرون کو ہچکولون سے

ناقابل برداشت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے اور اگر کوئی مسافر ایسی حالت میں اونگھ رہا ہو تو زمین پر آرہنے یا پہیے میں پہٹ کر کچل جانیکا خطرہ بعید از قیاس نہین علاوہ ازین بدنین سے جو مسافر گاڑیان رات کے وقت روانہ ہوتی ہین اُن مین ہوا کی آمد و رفت کا کوئی ذریعہ نہین ہے اور اگر کوئی شخص اس مسافت کو بذریعہ موٹر کار طے کرے تو اس کا کرایہ بہت گران ہے۔

ان تمام دقتون کے مقابلہ مین یہی بہتر ہے کہ سیائی بنس سے سفاکس تک صرف ۱۳ فرانک کرایہ دیکر براہ سمندر جہازی راستہ ۹ گھنٹے مین طے کر لیا جائے۔

۴ جنوری کو مین اور مین اپنا اپنا اسباب ایک خچری گاڑی مین لاد کر پیدل سیائی بنس کو روانہ ہوگئے۔ گاز ٹوٹ ہمارے ساتھ شریک سفر نہو سکا کیونکہ بنی غردان مین اُسے بعض کاغذات کی آمد کا انتظار تھا تاہم وہ بنی سلامہ ہمارے ساتھ آبادی کے کنارے تک الوداع کہنے کی غرض سے آئے تھے۔ مجھے حقیقت مین اس پولینڈی دوست سے جدا ہونیکا افسوس ہوا کیونکہ اس کی رفاقت نے میرے سفر واپسی کو بہت خوش گذران بنا دیا تھا بہرحال مجھے اُمید تھی کہ گاز ٹوٹ سے ٹیونس مین ملاقات کرنیکا موقعہ ملیگا۔ بنی گردان سے مرصہ فرصہ تک صرف نو کیلومیٹر کا فاصلہ ہمین ہمین پیدل طے کرنا تھا لہذا مجھ جیسے شخص کے لیے جس نے بسا اوقات دن ہمین بیس سے پچاس کیلومیٹر تک سفر کیا تھا یہ مختصر فاصلہ خاصی تفریح تھی۔ مرصہ پہونچکر دیکھا کہ یہان صرف ایک محصول خانہ اور ایک عمارت بندرگاہ کی موجود ہے۔ یہ مقام ایک وسیع بحری جھیل کے جنوب مین واقع ہے جس کا عمق نہایت کم اور جو قسم قسم کی مچھلیون سے معمور ہے

مانشیمین جو جہاز ران کمپنی کا ایک متعلق ایجنٹ ہے ہماری آمد کے تھوڑی دیر بعد ہی اسجگہ وارد ہوا زیادہ توقف کیے بغیر ہم دونوں مانشیمین کیساتھ ایک کشتی پر سوار ہوکر لسبائی بنس روانہ ہو گئے۔ پانی پر کشتی کی تیز روانی اور ہوا کی موافقت نے اس کی رفتار کو حباب آور و تسکین دہ بنا دیا اور سورج کی حرارت جون جون وہ بلند ہوتا جارہا تھا بڑی خوشگوار معلوم ہوتی تھی ہم کشتی مین سفر کرتے ہوئے ایک گھنٹہ مین لسبائی بنس پہونچ گئے۔ یہ پرفضا مقام ایک تنہا جزیرہ کی شکل مین جو تنگ کھاڑیون کے باعث دولانبی چٹانون کی قطار سے پیدا ہوئی ہے واقع ہے یہ چٹانین زمین سے نکلتی ہوئی دونون جانب پھیلی ہوئی ہین چنانچہ سمندر کو ایک جھیل کی شکل مین گھیر رکھا ہے۔ یہان مانشیمین جہاز رانی اور ماہی گیری کی حیثیت سے بااختیارات کامل سکونت رکھتے تھے چند عرب بھی جنہون نے ماہی گیری کے وسیع کاروبار کا ٹھیکہ گورنمنٹ فرانس سے لے رکھا تھا یہین بود و باش رکھتے تھے۔ یہان سمندر مین مختلف سمتون مین لکڑی وغیرہ کے انبار ایسے مقامات مین قائم کئے گئے ہین جہان کی گہرائی نہایت کم تھی اور اس سے مقصد یہ ہے کہ پانی کاٹ کر مچھلیون کو ایسی جگہ پہونچا دیا جائے جہان سے بآسانی پکڑی جاسکین ان انبارون پر سینکڑون ماہی خوار پرند موجود تھے جنھین بظاہر سمندر سے اپنا ٹکس وصول کرنے مین۔ کسی طرح منع نہین کیا جاتا تھا۔ لسبائی بنس کے مغربی کنارہ پر مینے ایک برباد شدہ ہسپانوی قلعہ کے آثار موقعہ پر پہونچکر دیکھے اس قلعہ کی دیوارون اور چبوترہ سے باوجود شکست و ریخت ظاہر ہوتا تھا کہ یہ عمارت فوجی استحکام کی نظر سے ایسی اعلی درجہ کی ہے

کہ غاریان کے دیکھنے کے بعد سے ایسی فوجی عمارت اور کہیں نظر نہیں آئی
اس قلعہ پر تین پرانی توپیں بھی دیکھیں جو قلعہ کی گذشتہ عظمت کی یادگار ہیں
مانشیر سیمن اپنی تنہائی کا کچھ زیادہ شاکی دکھائی نہیں دیتا تھا علاوہ تین
کتوں کے ایک عمدہ کتب خانہ بھی مانشیر موصوف کی تنہائی کو خوش گذران
بنانے کے لئے موجود تھا گو یہ صحیح ہے کہ کتابیں انسان کی اُس
خواہش کو پوری نہیں کرسکتیں جو اُس کے دل میں بالطبع اپنے ہمعصروں
سے میل جول قائم کرنے کے لئے پیدا ہوتی ہے تاہم تنہائی کی تکلیف مطالعہ
کتب سے کسیقدر کم ضرور ہو جاتی ہے۔ مانشیر سیمن کے کتب خانہ میں میز پر
میں نے کارن ڈی ایچ کے فری کے دل خوش کن ظرافت آمیز نقاشی کے
نمونہ پائے الغرض ۱۰ ۲/۱ صبح سے ۴ بجے شام تک ہم نے لساؤ ینس میں بڑی
تفریح سے جہاز کی آمد کے انتظار میں اپنا وقت گذارا آخر کار ایک چھوٹا اسٹیمر
آیا اور اس ٹاپو سے کشتی کی ایک گھنٹہ کی مسافت پر لنگر انداز ہوا کیونکہ اسجگہ
سمندر کی گہرائی بہت کم ہے چنانچہ ہم ایک کشتی پر سوار ہو کر جہاز پر جا پہنچے
جو بہت دیر قیام کرنے کے بعد چاندنی رات میں روانہ ہوا اسوقت وہ خوفناک
دلدل جسمیں سے ہم گذر رہے تھے ہمپر بہت مہربان تھی۔ اس جہاز میں
ایک سپاہی نے جو اپنی رجمنٹ میں شریک ہونے کے لئے سفر کر رہا
تھا مجھسے بیان کیا کہ وہ بنی عروان سے کسقدر تنگ آگیا تھا بلکہ منظر
کی خوبصورتی سے جرأت پا کر یہ بھی کہہ بیٹھا کہ وہ کسقدر خوشی سے ٹیونس
پہونچکر اپنی منگیتر سے ملاقات کریگا۔ ہاررس کی طرح یہ شخص
بھی کسی پیاری دل لبھانے اور مسکرانے والی معشوقہ کے خیالات
میں غوطہ زنی کر رہا تھا۔

مین زرزیس جو ایک خوبصورت مقام ہے نہ جا سکا کیونکہ یہان سمندر کی گہرائی اسقدر کم ہے کہ خشکی سے ایک میل سے کم فاصلہ پر جہاز پہونچ نہین سکتا۔ علاوہ ازین یہ چھوٹا سا قصبہ فی الحال ہیضہ کے باعث ممنوع الدخل قرار دیا گیا تھا زرزیس کے بعد جہاز نے دجربہ مین قیام کیا تاریکی شب کے باعث مین اسکے مقام کو بھی نہ دیکھ سکا۔ یہ دجربہ وہی جزیرہ ہے جس مین ہومر نے اپنے خیالی کنول خور قائم کر رکھے تھے اور اس مشہور شاعر کے بعد ملبی نے بھی اس مقام کی مدح سرائی کی تھی۔ اس وقت رات کی تاریکی مین جہاز کی چھت پر سے دجربہ دُھندلا دکھائی دے رہا تھا مجھے افسوس ہے کہ مینے قبل از وقت دلدل کو اہل جہاز کے لیے مہربان کیون ظاہر کیا۔؟ ان پایاب مقامات نے جنھین طوفان نے پیدا کر دیا تھا ہمارے جہاز کو اسقدر پریشان کرنا شروع کیا کہ اُن مسافرونکو بھی کھانا کھانا دوبھر ہوگیا جو جہازی سفر کے بہت زیادہ عادی تھے۔

اسموقعہ پر مین کھانیکا مختصر حال بیان کرنا چاہتا ہون گو اس ادنی درجہ کے جہاز مین رنجیرین باورچی خانہ وغیرہ غرض کوئی آرام دہ یا مروجہ چیز موجود نہ تھی تاہم اس چارسو ٹن وزنی جیسے حقیر جہاز کے کھانے کی فہرست لیکر اُس کا دوپہر یا رات کے کھانے سے مقابلہ کیجیے جو ہملوگون کو انگلش چینل کے تیز رفتار جہازون مین ملتا ہے تو دونون مین بہت بڑا فرق پایا جائیگا کیونکہ ہمین یہانجو کھانا ملا وہ درحقیقت بہت اچھا تھا اور بڑے تکلف سے چنا گیا تھا ایک خوبصورت صاف میز پوش میز پر بچھا ہوا تہا جس پر نابلکینین سُرخ و سفید شراب کی بوتلین عمدہ قہوہ اعلی درجہ کی نارنگیان انجیر اخروٹ کے علاوہ چھہ قسم کا لذیذ کھانا موجود تھا ہماری باعظمت قوم درحقیقت

عمدہ خوراک تیار کرنے مین اور اقوام سے گری ہوئی ہے۔ جب کبھی مین فرانسیسی کھانا خواہ وہ معمولی درجہ کا ہی کیون نہو کھاتا ہون تو مجھے بے اختیار یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ انگلستان مین مسافرون کے کھانیکا انتظام کسقدر افسوس کے قابل ہے جنکو میز پوشون پر دھبون اور غذا کے ریزون سے واسطہ رکھنا پڑتا ہے علاوہ ازین نا پکنون کا پتہ نہین ہوتا۔ گوشت بُری طرح پکایا جاتا ہے۔ اُبلے ہوے آلو گلے سڑے چقندر اور سیاہ تیخ چا یہ اشیا خوردو نوش کسی طرح بھی مرغوب طبع نہین ہو سکتین خصوصًا وہ چیز جسکو انگلستان مین ریل کی ملازمہ مستورات براہ قدر افزائی قہوہ کہتی ہین مجھے تعجب ہوتا ہی کہ برٹش عوام الناس کس طرح اپنے ملک مین ریلوے ہوٹلون اور جہاز کے کمرون مین خوراک کے نا معقول اہتمام کو چپ چاپ برداشت کرتے ہین گو یہ ممکن ہے کہ میرے ہم ملک اکل و شرب کے موجودہ انتظام کو پسند کرتے ہون تاہم مجھے یہ دیکھہ کر کچھہ بھی تعجب نہین ہوتا کہ بعض اشخاص صرف ایک بسکٹ کے ناکافی اور معمولی ذائقہ کے ناشتہ کو جو کی شراب یا وہسکی اور سوڈے کے ساتھہ تناول کرنا زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اُس غذا کے جو سفر مین عام طور پر دستیاب ہوتی ہے۔

مینے سفاکس مین بی کی آرام و آسایش کا کچھہ اہتمام کردیا اس بیچارے کی آخری درخواست مجھہ سے یہ تھی کہ ہوٹل کے مالک سے کہکر اس کے لیے تھوڑا سا شوربہ منگوادون بی فی الحقیقت ایک اچھا آدمی تھا اُس نے وہ کام کیا جس کی انجام دہی کا بہت کم اشخاص خیال کرسکتے اس شخص نے طرح طرح کی دقتون پر غلبہ پایا تھا خواہ دوسرون کی آمد کے ذریعہ سے یا محض اپنی زبردست طبیعت کے باعث۔ لیکن جن لوگون نے بی کو مدد دی تھی۔

اونھوں نے اپنے اوپر اسکا غلبہ تسلیم کرلیا تھا چونکہ اس بھلے آدمی کے ارادے
بالکل غیر مستقل اور روزانہ تبدیل ہوا کرتے تھے پس میں خیال نہیں کرسکتا
کہ اس سے آئندہ پھر کبھی ملاقات کا موقعہ ملیگا بہرحال مجھے وہ خود غرضی
سے پاک کوششیں یاد آتی رہا کریں گی جو اُس سے میری راحت اور آسائش
کی خاطر عمل میں آئی تھیں اور سب سے زیادہ مجھے اس کی قابل تعریف قوت
برداشت و تحمل کا خیال آتا رہیگا خدا کرے کہ وہ ہمیشہ کامیاب اور خوش
وخرم رہے (انشاء اللہ)

ٹیونس میں داخل ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد میں نے اطالوی قونصل سے
ملاقات کی تاکہ شہر طرابلس کو دیکھنے کی اجازت اُس سے حاصل کروں گو میرے
پاس اخبار مانچسٹر گارڈن کی نامہ نگاری کا باضابطہ ثبوت موجود تھا اور میرے پروانہ
راہداری پر برٹش سفیر کی اجازت درج تھی تاہم قونصل مذکور نے ڈیسک پر سے
ایک کاغذ اٹھا کر جواباً بیان کیا کہ میرے لئے اطالویوں کے خلاف
مضامین لکھنے کے باعث ایسی اجازت ملنی ناممکن تھی یہ جواب سنکر میں نے
صاف دلی سے اقرار کیا کہ فی الحقیقت میں اطالین گولہ باری پر جو اُنھوں نے
غیر محفوظ قصبات اور دیہات پر کی تھی سختی سے نکتہ چینی کرچکا تھا
اور اسی ضمن میں میں نے ترکی سپاہیوں کی قابلیت اور اطالوی افسروں کی
ذاتی جرات کا بھی ذکر کیا تھا اطالین سفیر نے میرے ساتھ
بڑا خوش خلقانہ برتاؤ کیا اور روم سے براہ مہربانی بذریعہ تار یہ دریافت
کرنیکا وعدہ کیا کہ آیا مجھے ممنوع الدخل شہر طرابلس میں داخل ہونے کی
اجازت دیجا سکتی ہے یا نہیں؟ اثناء گفتگو میں قونصل مذکور نے مجھسے
دریافت کیا کہ ایسی حالت میں جبکہ گورنمنٹ برطانیہ

کارویہ اٹلی کی جانب بالکل درست بلکہ ہمدردانہ ہے تو پھر کس طرح اخبارون
کا عام لہجہ اسکے ہموطنون کی کھلے بندون مخالفت کر رہا ہے میری طبیعت
چاہتی تھی کہ اُسے مطلع کرون کہ (لیکن مینے اپنے خیالات اسپر ظاہر نہیں کئے)
ایک لبرل گورنمنٹ میں بھی فارن آفس کے رویہ اور اس پارٹی کے اعلی محسوسات
میں بھی تفاوت پیدا ہو سکتا ہے جسکا ایک ممبر مسند وزارت پر متمکن ہو۔ علاوہ
ازیں انگلستان میں بہ نسبت کسی اور ملک کے وزیر صیغہ خارجہ زیادہ خود مختارانہ
حیثیت رکھتا ہے اسپر کوئی کمیٹی تعلقات خارجہ کے متعلق علامت نہیں کرتی ہے
چنانچہ وہ اپنے فیصلے خود تیار کرتا اور انپر خود عمل درآمد کرتا ہے بغیر اس
امر کے کہ وہ رعایا کے انتخاب کردہ نائبوں سے کوئی مشورہ بھی لے۔ میں سنیر
بڑوڈتی (اطالوی سفیر) کے عمدہ برتاو کا شکریہ ادا کرکے رخصت ہوا۔
مجھے پیشتر سے ہی خیال تھا کہ روما سے بذریعہ تار جواب موصول ہوگا وہ مجھے شہر
طرابلس میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میں ہفتون اس شہر
سے چند میل کے فاصلہ پر مقیم رہا تھا میرے خیمہ میں اس شہر سے زوردار
سرچ لائٹ کی روشنی پہونچا کرتی تھی اور میری طبیعت چاہا کرتی تھی کہ شہر
مذکور کو اندر سے دیکھون لیکن مجھے شہر طرابلس دیکھنے کی اجازت نہ ملنے کے باعث
اطالوی افسرون سے کوئی حق بجانب شکایت
پیدا نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ میں ابتداء جنگ
ہی سے ترکوں کے ساتھ پوری ہمدردی
اُس شاندار مدافعت کے ساتھ
رکھتا تھا جو انھون نے اپنے مالک پر

ایک ناوا جبسی دستبرد کے مقابلہ مین شروع کر دی تھی مین پس و پیش اپنے خیالات کا اظہار اُن خطوط مین کر چکا ہون جو مینے مانچسٹر گارڈن کو لکھے تھے۔ اگر مین اطالوی افسرون کی جگہ تعینات ہوتا تو میرا طرز عمل بھی انھین جیسا ہوتا کیونکہ مین معقولیت کے ساتھ یہ امید نہین کرسکتا تھا کہ خرگوش کے ساتھ بھاگتا بھی رہتا اور کتون کے ساتھ شکار بھی کھیلتا رہتا یہ تو صرف سادہ لوح ترک ہی ایک ایسا شخص ہے۔ جو نامہ نگارون بلکہ مشکوک الاعتبار اجنبیون کو بھی اپنے خطوط مدافعت کے ملاحظہ کی اجازت دیدیتا ہے اور علاوہ ازین اُن کے لیے بلاقیمت روٹی اور بلا کرایہ گھوڑے ایسی حالت مین مہیا کرتا ہے جبکہ وہ خود اپنی بیشمار ذاتی دقتون مین گرفتار ہو مین آخر مین اطالوی محکمہ خبر رسانی کی تعریف کیے بغیر نہین رہ سکتا وہ اطالوی قونصل جس سے مین ملا تھا ملاقات سے قبل ہی میرے متعلق ہر ایک بات سے آگاہ تھا مثلاً یہ کہ مین ترکون کے ساتھ موجود تھا بنی غردان سے گذرا تھا ٹیوٹسیا پیلس ہوٹل مین مقیم تھا وغیرہ وغیرہ اِن سب واقعات کا اُسے علم تھا اس سفیر اور اس کی گورنمنٹ کی خدمت جاسوسون کی ایک بڑی جماعت خوب انجام دے رہی تھی جس مین سے مجھے ایک شخص کی نسبت معلوم تھا کہ وہ دو مہینے پہلے اپنے آپ کو ترکون کا زبردست حامی ظاہر کرتا تھا اور اطالیون کی علانیہ عیب جوئی کیا کرتا تھا۔

میرا دل اس بہادر فوج سے سچی ہمدردی رکھتا ہے جو اپنا تعلق دنیا کی مدد سے قطع ہو جانے کے باوجود بھی ایک کثیر التعداد دشمن

کے مقابلہ میں مردانگی سے جنگ کر رہی ہے جن دوستوں کو مینے اپنے پیچھے میدان جنگ میں چھوڑا ہے اُن سے جنگ کی سلوں مزاجیوں اور تباہ کن اثرات کے درمیان الوداع کہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اپنے ترکی میزبانوں کا لطف صحبت پُرامن حالات میں پھر کبھی اٹھاؤنگا اور اپنے خدا سے بھی یہی دعا کرتا ہوں بہت سے مناظر جنمیں سے میرا گذر ترکی اور انگریزی رفقا کے ساتھ ہوا ہے ہمیشہ میرے ذہن میں محفوظ رہیں گے۔ اور بعض اوقات سکون اور اطمینان کی حالت میں مجھے خواہش پیدا ہوسکتی ہے کہ میں پھر تواره کے جھنڈوں میں واپس جاؤں اور ان کھجوروں کے درختوں پر نظر ڈالوں جنپر چاندنی بکھر رہی ہو اور ریت کے ٹیلوں سے پرے سمندر کے بہنے کی آواز میرے کانوں میں آ رہی ہو۔

تمت بالخیر

وبہ نستعین

ود دی ٹرکس ان ٹریپولی

یعنے

دقیقہ شناس ماہر جنگ اور یورپینون مین غیر متعصب جناب
آرنسٹ این نبٹ صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ انگلستان عظمے
وحال پروفیسر دینیات متعلقہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے بہ حیثیت تجربہ کار
وثقہ نامہ نگار اخبار مانچسٹر گارڈین انگلستان کے عینی مشاہدات

جنگ طرابلس

جسمین وجوہات جنگ۔ ممکنات آیندہ۔ ترکون کی شریفانہ شجاعت
عربون کی مافوق العادت بسالت۔ اطالیون کی بزدلی وحماقت
متخاصمین کی صحیح صحیح حالت۔ اور ولایت طرابلس کی
تمدنی وطبعی کیفیت وغیرہ وغیرہ جملہ حالات وواقعات
قلمبند کیئے گئے ہین جو قابل دید ہین

راقم عبداللہ خان مترجم
کتاب ہذا